ریاض الصالحین مترجم

تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار • لاہور • پاکستان
7231788-7225231

عالم عرب میں مقبول ترین مجموعۂ احادیث

ریاض الصالحین مترجم



تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین مدظلہ العالی
صدر مدرس دار العلوم المدینہ چنیوٹ

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان صاحب



مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون: 7211788-7231788

پہلی بار کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

نام کتاب .... ریاض الصالحین مترجم (دوم)

تصنیف .... ابوزکریا یحیی بن شرف النووی الدمشقی

ترجمہ .... مولانا شمس الدین مدظلہ العالی

طابع .... خالد مقبول

مطبع .... افضل شریف

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 7224228 7221395

اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور 7223506 7230718

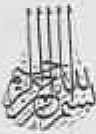
خزینہ علم و ادب الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7314169 7211468

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)



فہرست

کتاب آداب السفر

کتاب الفضائل

كتاب الاعتكاف

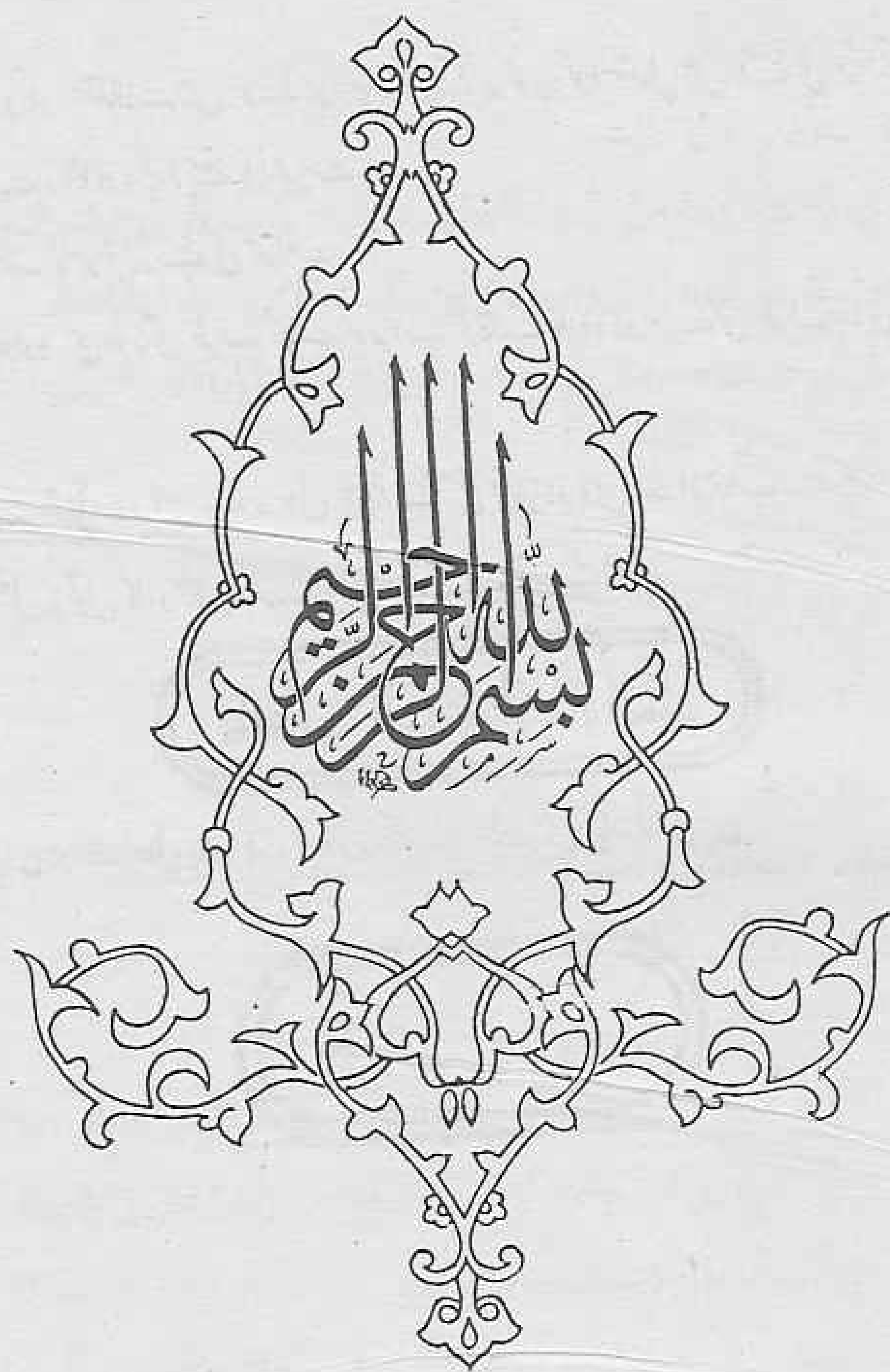
كتاب الحج

كتاب الجهاد

كتاب حمد الله تعالى وشكره

كتاب المنثورات والملح

تعارفِ راویان


بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱٤٤: بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْيِيعِ الْمَيِّتِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَحُضُورِ دَفْنِهِ وَالْمُكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

۸۹٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹٦: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا

باب: مریض کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُس کے دفن میں شرکت اور دفن کے بعد اُس کی قبر پر کچھ دیر رُکنا

۸۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے' جنازے کے ساتھ جانے' چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے' قسم کو پورا کرنے' مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا' (۲) مریض کی عیادت کرنا' (۳) جنازوں کے پیچھے جانا' (۴) دعوت کا قبول کرنا اور (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

۸۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب میں آپ کی کس طرح عیادت کرتا' جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار

مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهُ؟ یَاابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ! قَالَ : یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ؟ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ! قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہوا۔ تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تُو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا' وہ کہے گا۔ اے میرے رب میں تجھے کیسے کھلاتا جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اسے میرے ہاں پا لیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں فلاں بندے نے پانی مانگا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً اس کو میرے ہاں پالیتا۔ (مسلم)

٨٩٧ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ ، وَفُکُّوا الْعَانِیَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. "اَلْعَانِیْ" : اَلْاَسِیْرُ.

٨٩٧: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کرو اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہائی دلاؤ''۔ (بخاری)

اَلْعَانِیْ : قیدی۔

٨٩٨ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ" قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ : "جَنَاهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٩٨: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ وہ واپس لوٹنے تک جنت کے تازہ پھلوں کے چننے میں مصروف رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ: خُرْفَةُ الْجَنَّةِ کیا چیز ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے تازہ پھل چننا!۔ (مسلم)

٨٩٩ : وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِیَّةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ ، وَکَانَ لَهُ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّةِ"

٨٩٩: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مسلمان جب صبح کے وقت مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت اس کی عیادت کرتا تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں چنے ہوئے پھل ہوں گے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"الْخَرِيْفُ" : الثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ : اَیِ الْمُجْتَنٰی.

حدیث حسن ہے۔

اَلْخَرِیْفُ: چنے ہوئے پھل۔

٩٠٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ : "اَسْلِمْ" فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ : اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٩٠٠: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا' وہ بیمار ہوگیا۔ نبی اکرمؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ''تو مسلمان ہو جا'' اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں موجود تھا۔ اس نے کہہ دیا تو ابو القاسم ﷺ کی بات مان لے چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:" تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اس کو آگ سے بچا لیا''۔ (بخاری)

١٤٥ : بَابُ مَا يُدْعٰى بِهِ لِلْمَرِيْضِ

باب: مریض کے لئے دعا کی جائے

٩٠١ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِيْ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ : "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا" بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا ، يُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا ، بِاِذْنِ رَبِّنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٠١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ سے جب کوئی بیماری کی شکایت کرتا یا اس کو پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی اکرمؐ اپنی انگلی مبارک سے اس طرح کرتے۔ سفیان بن عیینہ نے اپنی شہادت والی انگلی کو زمین پر رکھا۔ پھر اٹھایا (یعنی عمل کر کے دکھایا) حضور ﷺ فرماتے: "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا" اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے لعاب سے مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا کا ذریعہ بنے گی''۔ (بخاری، مسلم)

٩٠٢ : وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٠٢ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کی بیمار پرسی کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور یوں فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ" اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے تو اس کی تکلیف کو دور فرما اور تو اس کو شفا عنایت فرما۔ تو شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا اصل شفا ہے۔ ایسی شفا دے جو بیماری کو بالکل ختم کر دے۔ (بخاری، مسلم)

٩٠٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِثَابِتٍ

٩٠٣: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثابت

رَحِمَهُ اللّٰهُ : "اَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ بَلٰى، قَالَ : اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

رحمۃ اللہ سے کہا کیا میں تم کو رسولؐ کا بتایا ہوا دم نہ کروں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو حضرت انسؓ نے اس طرح پڑھا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ: اے اللہ! جو لوگوں کا ربّ ہے، دکھ کو دور کرنے والا ہے تو شفا دینے والا ہے۔ شفا عنایت فرما۔ تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل ختم کردے۔ (بخاری)

۹۰۴ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو اس طرح فرمایا: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ (مسلم)

۹۰۵ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا — وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ، مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۵: حضرت ابو عبداللہ عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے جسم میں پائی جانے والی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو اپنے جسم کے درد والے مقام پر رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ ...... پڑھو۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور پناہ میں آتا ہوں۔ اس برائی سے جو میں پاتا اور جس کا خطرہ رکھتا ہوں۔ (مسلم)

۹۰۶ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَنْ يَّشْفِيَكَ : اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۹۰۶: حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ایسے مریض کی تیمارداری کرے۔ جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے: "اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ......" میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمتوں والا اور عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تم کو شفا دے۔ ان کلمات کے کہنے سے اللہ تعالیٰ اس مرض سے اُس کو شفا دیں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی) اور انہوں نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور بخاری کی شرط پر ہے۔

۹۰۷ : وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَرَبِيٍّ يَعُوْدُهٗ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ

۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ جب بھی کسی

عَلٰى مَنْ يَعُوْدُهٗ قَالَ : لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

مریض کی تیمارداری کے لئے جاتے تو فرماتے: ''کوئی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے''۔ (بخاری)

۹۰۸ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : "یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ؟ قَالَ : "نَعَمْ" قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ یَشْفِیْکَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۸: حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا ''اے محمدؐ! کیا آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبریل علیہ السلام نے کہا میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ آپ ﷺ کو شفا دے۔ میں اللہ کا نام لے کر آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

۹۰۹ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : "مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ - وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، قَالَ یَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ - وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْحَمْدُ وَلِیَ الْمُلْکُ - وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ - وَکَانَ یَقُوْلُ: مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۹۰۹: حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دونوں حضور ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو اس کا ربّ اس کی تصدیق فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں ہی بڑا ہوں اور جب وہ بندہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کہتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' میں اکیلا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ یوں کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے ہی تعریفیں ہیں تو اللہ فرماتے ہیں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے ہی لئے تمام تعریفیں۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہوں سے ہٹانے اور نیکی کرنے کی طاقت اسی کی مدد سے ہے تو اللہ فرماتے ہیں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے ہٹانا اور نیکی کرنے کی طاقت دینا میرے ہی قبضہ میں ہے۔ آپؐ فرماتے جس نے بھی بیماری میں یہ کلمات کہہ لئے اور پھر وہ اسی بیماری میں مرگیا تو اس کو جہنم کی آگ نہ کھائے گی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ اَهْلِ الْمَرِیْضِ عَنْ حَالِهٖ

باب: مریض کے گھر والوں سے مریض کے متعلق پوچھنا مستحب ہے

۹۱۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

۹۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ : يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس بیماری کے دوران باہر نکلے جس میں آپؐ نے وفات پائی۔ ان سے لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن، رسول اللہؐ نے کیسی صبح کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ کے فضل سے تندرستی میں صبح کی۔ (بخاری)

۱۴۷ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ اَيِسَ مِنْ حَيَاتِهِ!

باب: زندگی سے مایوس کیا دُعا پڑھے؟

۹۱۱ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ میری طرف سے سہارا لگائے ہوئے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔ (بخاری، مسلم)

۹۱۲ : وَعَنْهَا قَالَتْ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ عِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ جس میں پانی تھا۔ اس میں اپنا ہاتھ داخل فرما کر اس پانی کو چہرے پر ملتے اور فرماتے: ''اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں میں میری مدد فرما۔'' (ترمذی)

۱۴۸ : بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَخْدُمُهُ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ اَمْرِهِ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهِ بِحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

باب: بیمار کے گھر والوں اور خُدام کو مریض کے اِس احسان اور تکلیفوں پر اُس کو صبر کرنے کی نصیحت کرنا اور اِس طرح قصاص وغیرہ میں قتل والے کا حکم

۹۱۳ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ:

۹۱۳: حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئی کہ وہ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ میں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ ' فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ : "اَحْسِنْ اِلَيْهَا ' فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا" فَفَعَلَ ' فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حد کی مستحق ہو چکی ہوں پس وہ مجھ پر قائم فرمائیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے اس کے ولی کو بلا کر کہا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جب وضع حمل ہو جائے تو میرے پاس لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرمؐ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو اس پر مضبوطی سے باندھ دو پھر اس کی سنگساری کا حکم دیا۔ پس اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپؐ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (مسلم)

١٤٩ : بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ : اَنَا وَجِعٌ ' اَوْ شَدِيْدُ الْوَجَعِ اَوْ مَوْعُوْكٌ اَوْ "وَارَاْسَاهُ" وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَبَيَانِ اَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَاِظْهَارِ الْجَزَعِ

باب: مریض کا یہ کہنا بغیر کراہت کے جائز ہے کہ میں تکلیف میں ہوں' سخت درد یا بخار ہے' ہائے میرا سر وغیرہ بشرطیکہ یہ بے صبری اور تقدیر پر ناراضگی کے طور پر نہ ہو

٩١٤ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ : اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا - فَقَالَ : اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس اس حال میں حاضر ہوا کہ آپؐ کو بخار تھا۔ میں نے آپؐ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگایا اور کہا: آپ کو سخت بخار ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے۔ جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

٩١٥ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ ' فَقُلْتُ : بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى ' وَاَنَا ذُوْ مَالٍ ' وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ ' وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سخت درد کے موقع پر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے کہا درد اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ جو آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔ (بخاری، مسلم)

٩١٦ : وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : وَارَاْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۱۶: قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ''ہائے! میرے سر کا درد۔'' اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ میں کہتا ہوں۔ ''ہائے! میرے سر کا درد۔'' اور حدیث ذکر کی ہے۔ (بخاری)

١٥٠ : بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

٩١٧ : عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

٩١٨ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: فوت ہونے والے کو لا الٰہ کی تلقین کرنا

٩١٧: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد وحاکم)

یہ صحیح سند کی حامل ہے۔

٩١٨: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والے کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

١٥١ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

٩١٩ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَاَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ : "اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهِ فَقَالَ : لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: مرنے والے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا کہے؟

٩١٩: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے۔ جبکہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ پھر فرمایا: "جب روح قبض کی جاتی ہے۔ تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔" پس ان کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ زور سے رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے نفسوں کے بارے میں خیر کی دعا کرو۔ بے شک فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔" پھر فرمایا "اے اللہ! ابی سلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں اس کے پیچھے خلیفہ بن جا اور اے رب العالمین ہمیں اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر کو وسیع فرما اور ان کی قبر میں روشنی فرما۔ (مسلم)

١٥٢ : بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ مَّاتَ لَهُ مَيِّتٌ

٩٢٠ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور میت کے گھر والا کیا کہے؟

٩٢٠: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ ' قَالَ : "قُوْلِيْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً" فَقُلْتُ ' فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ : مُحَمَّدًا ﷺ— رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا : "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ" عَلَى الشَّكِّ ' وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ.

"الْمَيِّتَ" بِلَاشَكٍّ.

نے فرمایا: جب تم بیمار یا میّت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں دعا کیا کروں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ کہ اے اللہ مجھے بھی بخش اور اس کو بھی بخش اور مجھے اس سے بہتر بدل عنایت فرما۔ میں یہ کلمات پڑھتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل محمد صلی اللہ علیہ وسلم عنایت فرما دیئے۔ (مسلم) مسلم نے اس کو اس طرح روایت کیا ہے جب تم مریض یا میّت کے پاس جاؤ۔ شک کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا اور ابوداؤد نے شک کے الفاظ کے بغیر روایت کی ہے۔

"اَلْمَيِّتَ" بلاشک۔

٩٢١ : وَعَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ : اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ : اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا: اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا قَالَتْ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٩٢١: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یوں کہے: اِنَّا لِلّٰهِ...... کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس سے بہتر بدل میری مصیبت میں مجھے عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدل عنایت فرماتے ہیں۔ اُم سلمہ کہتی ہیں جب ابو سلمہ کی وفات ہوئی۔ تو میں نے اسی طرح کہا۔ جیسا رسول اللہ ﷺ نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل رسول اللہ ﷺ عنایت فرما دیئے۔ (مسلم)

٩٢٢ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَآئِكَتِهٖ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ' فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ— فَيَقُوْلُ : فَمَا ذَا قَالَ

٩٢٢: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ تم نے میرے بندے کے بیٹے کو قبض کیا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں! پھر اللہ فرماتے ہیں۔ تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں!

عَبْدِیْ؟ فَيَقُولُوْنَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَابْنُوا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے ایک گھر بنا دو' جنت میں' اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٩٢٣ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٩٢٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لئے میرے ہاں ہی بدلہ ہے جس کی میں دنیا کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز لے لوں۔ پھر وہ اس پر ثواب کی نیت کرلے کہ میں اس کو جنت دوں۔ (بخاری)

٩٢٤ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَرْسَلَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِیِّ ﷺ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهُ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا - اَوِ ابْنًا - فِی الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ : ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٢٤: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک نے پیغام بھیج کر بلوایا اور آپ کو اطلاع دی کہ ان کا بچہ یا بیٹا قریب المرگ ہے۔ آپ ﷺ نے پیغام لانے والے کو فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اور ان کو یوں کہو: '' اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى ...... الاسمه کہ بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے دیا۔ ہر ایک چیز کا اسی کے ہاں ایک وقت مقررہ ہے' پھر اس کو یہ بھی کہہ دو کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اور پوری روایت ذکر کی۔ (بخاری و مسلم)

١٥٣ : بَابُ جَوَازِ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ

باب: میت پر رونے کا جواز مگر اس میں نوحہ و بین نہ ہو

اَمَّا النِّيَاحَةُ حَرَامٌ وَسَيَاتِیْ فِيْهَا بَابٌ فِیْ كِتَابِ النَّهْیِ ' اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَاَمَّا الْبُكَآءُ فَجَآءَتْ اَحَادِيْثُ بِالنَّهْیِ عَنْهُ وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهِ ' وَهِیَ مُتَاَوَّلَةٌ اَوْ مَحْمُوْلَةٌ عَلٰى مَنْ اَوْصٰى بِهِ ' وَالنَّهْیُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَآءِ الَّذِیْ فِيْهِ نَدْبٌ اَوْ نِيَاحَةٌ

امام نووی فرماتے ہیں کہ نوحہ حرام ہے۔ کتاب النہی میں باب آئے گا ان شاء اللہ- رونے کی ممانعت میں احادیث وارد ہیں اور میت کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ ایسی روایت کی تاویل کی گئی ہے اور ان کو میت کی پسندیدگی پر محمول کیا۔ واقعتہ ممانعت اس رونے کے متعلق ہے جس میں بین یا نوحہ ہو اور رونے کا جواز ان دونوں باتوں سے خالی ہونے کی صورت میں ہے۔ اس پر

وَالدَّلِيلُ عَلٰى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا :

بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

٩٢٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكَوْا – فَقَالَ : "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ" وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٢٥: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی۔ جب کہ آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تھے، پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے رونے کو دیکھا۔ تو وہ بھی رو دیئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح سنو۔ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہیں دیتے لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتے یا رحم کرتے ہیں اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

٩٢٦ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ اِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهٖ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ : مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٢٦ : حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کا نواسہ لایا گیا جو موت کے قریب تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر سعد نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے۔ جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٩٢٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : "يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى ، فَقَالَ : "اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا ، وَاِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ

٩٢٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیمؓ کے پاس تشریف لائے۔ جب کہ وہ جاں کنی کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (روتے ہیں)؟ آپ صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا، اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ رو پڑے اور فرمایا "بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے جس سے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

لَمَحْزُوْنُوْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى بَعْضَهُ مُسْلِمٌ - وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۱۵٤ : بَابُ الْكَفِّ عَنْ مَّا يَرٰى مِنَ الْمَيِّتِ مِنْ مَّكْرُوْهٍ

۹۲۸ : عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَهُ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۵۵ : بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيْعِهٖ وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ وَكَرَاهَةِ اتِّبَاعِ النِّسَآءِ الْجَنَائِزَ

وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيْعِ

۹۲۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ" قِيْلَ : وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ : "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۳۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ

بے شک تیری جدائی پر اے ابراہیمؑ! ہم غم زدہ ہیں۔ (بخاری) اور مسلم نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث صحیح ہیں جو مشہور ہیں۔

باب: میّت کی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر زبان کو اس کے بیان سے روکنا

۹۲۸: حضرت ابو رافع اسلم جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میّت کو غسل دیا پھر اس کے کسی عیب کو چھپایا تو اللہ تعالی اس کو چالیس مرتبہ معاف فرمائیں گے۔ حاکم نے اس کو روایت کیا ہے اور کہا مسلم کی شرط پر یہ صحیح ہے۔

باب: میّت پر نماز پڑھنا اور اس کے جنازے کے ساتھ چلنا، اس کی فضیلت پہلے گزری اور عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانے کی کراہت

جنازہ کے ساتھ چلنے کی فضیلت کا بیان گزر گیا ہے۔

۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی جنازے پر اس کی نماز پڑھے جانے تک حاضر رہا۔ اس کے لئے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفن تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط''۔ آپ سے عرض کیا گیا قیراط کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔'' (بخاری، مسلم)

۹۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت سے جائے گا اور نماز پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے گا۔ اس کو دو قیراط اجر ملے گا۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جس نے نماز پڑھی اور

قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

دفن سے پہلے لوٹ آیا۔ تو وہ ایک قیراط لے کر لوٹا۔

(بخاری)

٩٣١ : وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ" : وَلَمْ يُشَدِّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدِّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ.

۹۳۱: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا لیکن ہم پر اس سلسلے میں سختی نہیں کی گئی۔ (بخاری، مسلم) مراد اس سے یہ ہے کہ یہ ممانعت اس شدت سے نہیں کی گئی جس طرح کہ محرمات سے روکنے میں کی جاتی ہے۔

١٥٦ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيْرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلٰى جَنَازَةٍ وَجَعْلِ صُفُوْفِهِمْ ثَلَاثَةً فَاَكْثَرَ

باب: جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ تعداد میں ہونا مستحب ہے اور ان کی صفوں کا تین یا تین سے زیادہ ہونے کی پسندیدگی

٩٣٢ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میت کا مسلمانوں کی اتنی تعداد جو سو تک پہنچ جائے۔ وہ نماز ادا کریں اور اس کے لئے سفارش کریں۔ تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

٩٣٣ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ پر چالیس آدمی ایسے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔ (مسلم)

٩٣٤ : وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ : كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۳۴: حضرت مرثد بن عبداللہ الیزنی کہتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی میت پر نماز ادا کرنے لگتے۔ پھر لوگوں کو تھوڑی تعداد میں پاتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے جنازہ میں تین صفیں بن جائیں تو اس نے خود پر جنت کو واجب کرلیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٥٧ : بَابُ مَا يُقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ : يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰى ' ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ' ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ ' ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ . وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُتَمِّمَهُ بِقَوْلِهِ : كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - اِلٰى قَوْلِهِ - حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - وَلَا يَقُوْلُ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَآءَتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الْاٰيَةَ - فَاِنَّهُ لَا تَصِحُّ صَلٰوتُهُ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ ' ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ وَيَدْعُوْا لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَنَذْكُرُهُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ' ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُوْا - وَمِنْ اَحْسَنِهِ ' اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ' وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ وَالْمُخْتَارُ اَنَّهُ يُطَوِّلُ الدُّعَآءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهُ اَكْثَرُ النَّاسِ : لِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَاَمَّا الْاَدْعِيَةُ الْمَاْثُوْرَةُ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الثَّالِثَةِ فَمِنْهَا :

باب: نمازِ جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

جنازہ میں چار تکبیرات کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھے پھر فاتحۃ الکتاب پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہہ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اس طرح پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ افضل یہ ہے کہ مکمل حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تک پڑھے اور اس طرح نہ کہے جس طرح عوام کی اکثریت کرتی یعنی ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ نہ پڑھے۔ اگر اس نے اس آیت پر اکتفاء کیا تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور میت کے لئے دعا کرے اور مسلمانوں کے لئے جس کے سلسلہ کی احادیث ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا کرے۔ بہتر دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ' وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ اور بہتر بات یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں لمبی دعا کرے۔ جیسا کہ حدیث ابن ابی اوفی جو باب میں آ رہی ہے' مذکور ہے۔ عام لوگوں کی طرح نہ کرے۔ تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں جو منقول ہیں۔ ان میں سے بعض ہم ذکر کر رہے ہیں۔

(دعا تیسری تکبیر کے بعد ہے نہ کہ چوتھی کے بعد جیسا کہ احادیث آ رہی ہیں)۔

٩٣٥ : عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ ' وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ ' وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ' وَنَقِّهِ مِنَ

٩٣٥: حضرت ابو عبدالرحمٰن بن عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ مجھے آپ کی وہ دعا یاد ہے کہ آپ اسی طرح فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ...... وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ " کہ "اے اللہ! اس کو بخش دے' اس پر رحم فرما' اس کو عذاب سے امن دے' معاف فرما' اس کی اچھی مہمانی فرما' اس کے داخلے کی جگہ وسیع فرما اور اس کو پانی' برف اور

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ ' وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ ' وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ' وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اولوں سے صاف کر دے۔ اس کو غلطیوں سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اس کے گھر سے بہتر گھر اس کو عنایت فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عنایت فرما اور بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما اور عذابِ قبر سے پناہ میں رکھ اور آگ کے عذاب سے بچا۔" میں نے یہ تمنا کی کہ میں ہی وہ میت ہوتا۔ (مسلم)

۹۳۶ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ قَتَادَةَ وَاَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ - وَاَبُوْهُ صَحَابِيٌّ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ' وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ' وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ' وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ' اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ ' وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ' اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ' وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْهَلِيِّ ' وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مِنْ رِوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ قَتَادَةَ - قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ ' قَالَ التِّرْمِذِيُّ : قَالَ الْبُخَارِيُّ : اَصَحُّ رِوَايَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثِ رِوَايَةُ الْاَشْهَلِيِّ - قَالَ الْبُخَارِيُّ : وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

۹۳۶ : حضرت ابو ہریرہ اور ابو قتادہ اور ابو ابراہیم الاشہلی نے اپنے والد سے بیان کیا اور ان کے والد صحابی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ' وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ' وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ' وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ' اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ ' وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ' اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ' وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. "اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ کو بخش دے ' چھوٹے اور بڑے مرد و عورت ' موجود اور غائب ' سب کو بخش دے ' اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے۔ اس کو ایمان پر فوت فرما ' اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد آزمائش میں نہ ڈال۔ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الاشہلی کی روایت سے اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ اور ابو قتادہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ حاکم نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ ترمذی نے کہا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث کی صحیح روایت الاشہلی والی ہے اور کہا کہ اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عوف بن مالک کی ہے۔

۹۳۷ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۳۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "جب تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔"

فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

(ابوداؤد)

٩٣٨ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا ، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا ، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، وَقَدْ جِئْنَاكَ شُفَعَآءَ لَهُ فَاغْفِرْلَهُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

٩٣٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنازہ کی نماز میں یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا ...... فَاغْفِرْلَهُ "اے اللہ تو سب کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا' تو نے اسے اسلام میں ہدایت دی' تو نے ہی اس کی روح قبض کی' تو ہی اس کی پوشیدہ اور ظاہر حالت کو جانتا ہے' ہم اس کے سفارشی بن کے آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے۔ (ابوداؤد)

٩٣٩ : وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ ، وَعَذَابَ النَّارِ ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَمْدِ ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

٩٣٩: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنَّ .... الرَّحِيْمُ "اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیری ذمہ داری میں ہے اور تیرے پڑوس کی پناہ میں ہے۔ پس اس کی قبر کو آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچالے۔ آپ وعدے کو پورا کرنے والے اور تعریفوں والے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے اور رحم فرما۔ بے شک آپ بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ (ابوداؤد)

٩٤٠ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَّهُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُلَهَا وَيَدْعُوْا ثُمَّ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ هٰكَذَا ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : "كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ – فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا لَهُ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : اِنِّيْ لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ، اَوْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ – رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ :

٩٤٠: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں' چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر رُکے کہ جتنا دو تکبیروں کے درمیان رکتے ہیں اور بیٹی کے لئے استغفار اور دعا کرتے رہے' پھر نماز کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر تھوڑی دیر کے لئے رکے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر کہیں گے۔ پھر انہوں نے اپنی دائیں اور بائیں سلام کیا۔ پھر جب واپس لوٹے' ہم نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے اس میں اضافہ نہیں کرتا۔ جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا' یا اس طرح کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ حاکم نے کہا

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٨ : بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو جلد لے جانا

٩٤١ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ ، وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِکُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ : "فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَیْهِ".

۹۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جنازہ میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ایک نیکی ہے جس کی طرف تم اس کو بڑھا رہے ہو اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو ایک برائی ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے اتار لو گے۔

(بخاری ومسلم)

٩٤٢ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ : "اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ ، وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا : یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ یَسْمَعُ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۹۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:" جب چارپائی رکھ دی جائے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھالیں" اگر وہ میت نیک ہے تو یوں کہتی ہے: مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ بری ہے تو کہتی ہے: ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

(بخاری)

١٥٩ : بَابُ تَعْجِیْلِ قَضَاءِ الدَّیْنِ عَنِ الْمَیِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ اِلٰی تَجْهِیْزِهٖ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ "فَجَاءَةً" فَیُتْرَکَ حَتّٰی یُتَیَقَّنَ مَوْتُهٗ

باب: میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا اور اُس کے کفن دفن میں عجلت کرنا، مگر یہ کہ اُس کی موت اچانک ہوئی ہو تو موت کا یقین ہونے تک چھوڑ دیں گے

٩٤٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۹۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:" مومن کی جان اس کے قرضے کے سبب لٹکتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔"
ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔

٩٤٤ : وَعَنْ حُصَیْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِیَ اللّٰهُ

۹۴۴: حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ طلحہ بن

عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ طلحہ میں موت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ پس مجھے ان کی اطلاع دینا اور ان کو جلد دفن کا کہا۔ اس لئے کہ کسی مسلمان میت کے لئے مناسب نہیں کہ اس کو اس کے گھر والوں کے درمیان روکا جائے۔ (ابوداؤد)

١٦٠ : بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے پاس نصیحت

٩٤٥ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ – ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: "اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٤٥: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد کے قبرستان میں ایک جنازے کے ساتھ شریک تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے سر جھکایا اور چھڑی سے زمین کو کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے دوزخ یا جنت کا ٹھکانہ لکھا جا چکا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں عمل کئے جاؤ ہر ایک کو وہی عمل میسر ہوگا جس کے لئے وہ پیدا ہوا اور پوری حدیث بیان کی۔ (بخاری و مسلم)

١٦١ : بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهٖ وَالْقُعُوْدِ عِنْدَ قَبْرِهٖ سَاعَةً لِّلدُّعَآءِ لَهٗ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: دفن کے بعد میّت کے لئے دُعا کرنا اور اُس کی قبر کے پاس دُعا و استغفار و قراءت کے لئے کچھ دیر بیٹھنا

٩٤٦ : عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو – وَقِيْلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقِيْلَ اَبُوْ لَيْلٰى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٩٤٦: حضرت ابو عمرو، بعض نے کہا ابو عبداللہ، بعض نے کہا ابو لیلیٰ۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب میت کو دفن سے فارغ ہو جاتے، قبر پر ٹھہر جاتے اور فرماتے: ''اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو پس اس سے سوال ہوگا۔'' (ابوداؤد)

٩٤٧ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَاَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَا ذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ : وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ ' وَاِنْ خَتَمُوا الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ كَانَ حَسَنًا.

۹۴۷: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم مجھے دفن کر چکو' تو میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرو جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ تا کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اللہ کے قاصدوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

یہ حدیث تفصیل کے ساتھ گذری۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے۔ یا اگر سارا ہی قرآن پڑھے تو زیادہ مناسب ہے۔

١٦٢ : بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَآءِ لَهٗ

باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ [الحشر: ١٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' وہ جو لوگ جو ان کے بعد آئے' وہ کہتے ہیں: اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی''۔ (حشر)

٩٤٨ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ' فَهَلْ لَنَا مِنْ اَجْرٍ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ ''بے شک میری والدہ اچانک وفات پا گئی میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ کیا اس کو اجر ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں؟ فرمایا ''ہاں''۔ (بخاری و مسلم)

٩٤٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ' اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ ' اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ' (۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو (۳) نیک لڑکا (اولاد) جو اس کے لئے دعا کرتا ہو''۔ (مسلم)

١٦٣ : بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

٩٥٠ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرُّوْا

۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا گذر ایک

بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "وَجَبَتْ" ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "وَجَبَتْ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: "هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جنازے کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "واجب ہوگئی" پھر دوسرے جنازے کے پاس سے ان کا گذر ہوا۔ انہوں نے (لوگوں نے) اس کی بری تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "واجب ہوگئی" عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے اچھی تعریف کی تو اس کے لئے جنت اور جس کی تم نے بری تعریف کی تو اس کے لئے جہنم واجب ہوئی تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

٩٥١ : وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَثَلَاثَةٌ" فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ – رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٩٥١: ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پس ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں کی طرف سے اس کے متعلق اچھے کلمات کہے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی بری تعریف کی۔ پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذمت کی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں میں نے کہا: اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: میں نے اسی طرح کہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے متعلق چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔ پھر ہم نے کہا اور تین؟ تو فرمایا تین بھی۔ پھر ہم نے کہا اور دو؟ تو فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہ کیا۔ (بخاری)

١٦٤ : بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب: اُس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں

٩٥٢ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٥٢: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا"۔ (بخاری، مسلم)

٩٥٣ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى : "وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا" وَالْوُرُوْدُ : هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَى الصِّرَاطِ، وَهُوَ جِسْرٌ مَنْصُوْبٌ عَلٰى ظَهْرِ جَهَنَّمَ عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا.

۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (بخاری، مسلم)

تَحِلَّةُ الْقَسَم : مراد اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾۔

وُرُوْدٌ : پل صراط سے گزرنے کو کہتے ہیں۔ یہ پل جہنم پر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عافیت میں رکھے۔

٩٥٤ : وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، قَالَ : اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا" فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَاثْنَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی باتیں لے گئے۔ پس آپ اپنی ذات کا ایک دن ہمارے لئے مقرر فرما دیں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی۔ آپؐ نے فرمایا: تم فلاں فلاں دن جمع ہو جاؤ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وہ علم سکھایا، جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا تھا۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ وہ اس کے لئے آگ کے درمیان پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا۔ دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور دو بھی۔ (بخاری و مسلم)

١٦٥ : بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ مَصَارِعِهِمْ وَإِظْهَارِ الْإِفْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّحْذِيْرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: ظالموں کی قبور اور اُن کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے ہوئے رونے اور خوف کی کیفیت اور اس سے غفلت میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کا اظہار

٩٥٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ - يَعْنِيْ لَمَّا

۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا: جب

وَصَلُوا الْحِجْرَ : دِيَارَ ثَمُوْدَ - "لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ : "لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ" ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ.

کہ وہ حجر کے مقام پر پہنچے۔ "یہ قوم ثمود کا علاقہ ہے۔" تم ان معذب قوموں کے علاقوں میں داخل نہ ہو۔ مگر یہ کہ تم رو رہے ہو۔ اگر تم رونے والے نہ ہو تو ان پر مت داخل ہو۔ کہیں تم کو وہ عذاب نہ پہنچ جائے جو ان کو پہنچا۔ (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مقامِ حجر سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ مگر یہ کہ تم رونے والے ہو۔ پھر آپؐ نے سر ڈھانپ لیا اور اونٹنی کی رفتار کو تیز کر دیا۔ یہاں تک کہ وادی کو عبور کر لیا۔

كِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ

١٦٦ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاسْتِحْبَابِهِ اَوَّلَ النَّهَارِ

٩٥٦ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ، لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ اِلَّا فِي يَوْمِ الْخَمِيسِ.

٩٥٧ : وَعَنْ صَخْرِ ابْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا" وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْجَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ — وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ — رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: جمعرات کے دن نکلنا مستحب ہے اور سفر بھی دن کے شروع میں کرنا

٩٥٦: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن ہی سفر پسند فرمانے لگے۔ (بخاری، مسلم)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ بہت کم حضور اکرم ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں سفر فرماتے۔

٩٥٧: حضرت صخر بن وداعۃ الغامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''کہ اے اللہ! میری امت کے صبح سویرے میں برکت عنایت فرما۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے لشکر یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو ان کو دن کے پہلے حصے میں روانہ فرماتے۔ یہ حضرت صخر تاجر تھے۔ یہ بھی اپنے مال تجارت کو دن کے پہلے حصے میں بیچتے۔ (اس کی برکت سے) مالدار ہو گئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٧ : بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَتَاْمِيْرِهِمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيْعُوْنَهُ

٩٥٨ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

باب: رفقاءِ سفر کا تلاش کرنا اور اپنے میں سے ایک کو امیر سفر مقرر کرنے کا استحباب

٩٥٨: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اکیلے سفر کرنے کا نقصان اتنا جان لیتے جتنا میں جانتا ہوں کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔ (بخاری)

٩٥٩ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٥٩: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلا سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار' دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔

ترمذی نے کہا یہ روایت حسن ہے۔

٩٦٠ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٩٦٠: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تین آدمی سفر پر جائیں تو ایک کو وہ امیر بنالیں۔''

حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد نے احسن سند سے روایت کی ہے۔

٩٦١ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٦١: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں' بہترین چھوٹا لشکر چار سو کا ہے' بہترین بڑا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر محض تعداد کی کمی سے ہرگز مغلوب نہ ہوگا۔''

(ابوداؤد)

ترمذی نے کہا حدیث احسن ہے۔

١٦٨ : بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمُبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِحْبَابِ السُّرٰى وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِ وَمُرَاعَاةِ مَصْلِحَتِهَا وَجَوَازِ الْاِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ اِذَا كَانَتْ تُطِيْقُ وَاَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِيْ حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا

٩٦٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى "اَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ" اَيْ اَرْفِقُوْا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعٰى فِيْ حَالِ سَيْرِهَا. وَقَوْلُهُ ، "نِقْيَهَا" هُوَ بِكَسْرِ النُّوْنِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتِ وَهُوَ: الْمُخُّ ، مَعْنَاهُ اَسْرِعُوْا بِهَا حَتّٰى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ اَنْ يَّذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ.

"وَالتَّعْرِيْسُ" النُّزُوْلُ فِي اللَّيْلِ.

٩٦٣ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ

باب: سفر میں چلنے، ستانے، رات گزارنے اور سفر میں سونے کے آداب اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کے آرام و راحت کا خیال رکھنے کا استحباب اور
جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھا لینے کا جواز
اور
اُس کا معاملہ جو جانور کے حقوق میں کوتاہی کرے

۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم خوشحالی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین میں چلنے کا موقع دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو اس پر تیزی سے سفر کرو اور اس کا گودہ ختم ہونے سے پہلے منزل تک پہنچنے میں جلدی کرو اور جب تم رات کو ٹھہرو تو راستے سے ہٹ کر ٹھہرو۔ کیونکہ وہ جانوروں کے راستے ہیں اور رات کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانہ ہے۔ (مسلم)

اَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا : چلنے میں اس کے ساتھ نرمی کرو۔ تاکہ سفر کے دوران چر سکے۔

نِقْيَهَا : مغز اور گودہ پہ نون کے ساتھ اور ق کے سکون اور اس کے بعد یا کے ساتھ ہے۔

مفہوم ان کا یہ ہے کہ ان کو تیز لے جاؤ تاکہ تم منزل تک ان کا گودہ ختم ہونے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ جو کہ راستے میں تنگی کی وجہ سے ختم ہوتا ہے۔

تَعْرِيْسٌ : رات کو پڑاؤ ڈالنے اور آرام کرنے کو کہتے ہیں۔

۹۶۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کسی جگہ رات کو ٹھہرتے وہی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے تھوڑی دیر

قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: اِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوتَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا.

پہلے ٹھہرتے تو اپنا دایاں بازو کو کھڑا کر لیتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے۔ (مسلم)

علماء نے فرمایا کہ بازو کو کھڑا کرنا یعنی صراز کرنا اس لئے تھا تا کہ دین میں استغراق نہ ہو۔ جس سے صبح کی نماز اپنے وقت یا اصل وقت سے رہ جائے۔

٩٦٤: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"اَلدُّلْجَةُ" اَلسَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

٩٦٤: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم رات کو سفر کرو، اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے"۔ (ابوداؤد)

صحیح سند سے۔

اَلدُّلْجَةُ: رات کو سفر کرنا۔

٩٦٥: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ!" فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٩٦٥: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مقام پر اترتے ہیں تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا یہ وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھرنا شیطان کی شرارت ہے۔"

اس کے بعد جس مقام پر بھی اترے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

٩٦٦: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو - وَقِيْلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

٩٦٦: حضرت سہل بن عمرو اور بعض نے سہل بن الربیع بن عمرو انصاری جو ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور تھے اور وہ بیت رضوان والوں میں سے ہیں (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پشت پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان پر سواری کرو اس حال میں کہ یہ ٹھیک ہوں اور ان کا گوشت کھاؤ۔ اس حال میں کہ یہ تندرست ہوں۔ ابو داؤد صحیح سند کے ساتھ۔

٩٦٧: وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ

٩٦٧: حضرت ابو جعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ' قَالَ : اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَهٗ وَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ ' وَکَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَآئِشُ نَخْلٍ - یَعْنِیْ حَآئِطَ نَخْلٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰکَذَا مُخْتَصَرًا ' وَزَادَ فِیْهِ الْبَرْقَانِیُّ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ هٰذَا بَعْدَ قَوْلِهٖ : حَآئِشُ نَخْلٍ - فَدَخَلَ حَآئِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا فِیْهِ جَمَلٌ ' فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ ' فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَمَسَحَ سَرَاتَهٗ - اَیْ سَنَامَهٗ - وَذِفْرَاهُ فَسَکَنَ ' فَقَالَ : "مَنْ رَّبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟" فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : هٰذَا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ : "اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰهُ اِیَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ یَشْکُوْا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ کَرِوَایَةِ الْبَرْقَانِیِّ.

قَوْلُهٗ "ذِفْرَاهُ" هُوَ بِکَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْکَانِ الْفَآءِ ' وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ - قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : الذِّفْرٰی : الْمَوْضِعُ الَّذِیْ یَعْرَقُ مِنَ الْبَعِیْرِ خَلْفَ الْاُذُنِ - وَقَوْلُهٗ "تُدْئِبُهٗ" اَیْ تُتْعِبُهٗ.

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری سے ایک بات کی۔ جو میں لوگوں میں سے کسی سے بیان نہیں کرتا' رسول اللہ ﷺ کو اپنی قضائے حاجت کے لئے کسی بلند چیز یا کھجور کے جھنڈ سے پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ مسلم نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔ اس طرح روایت کیا ہے علامہ برقانی نے مسلم کی روایت میں حَآئِشُ نَخْلٍ کے لفظ فَدَخَلَ حدیث کے آخر تک یہ الفاظ نقل کئے۔ پھر آپؐ انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ جس میں ایک اونٹ تھا۔ جب اس اونٹ نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو گڑگڑایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کی کوہان اور کان کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے" اسی وقت ایک انصاری نوجوان آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنایا ہے۔ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ وہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور اس کو تھکاتا ہے۔ ابوداؤد نے برقانی جیسی روایت کی ہے۔

" ذِفْرَاهُ ": یہ لفظ ذال کے کسرہ اور فا کے سکون کے ساتھ ہے۔ یہ لفظ مفرد مؤنث ہے۔

اہل لغت نے کہا کہ یہ اونٹ کے کان کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں پر اس کو پسینہ آتا ہے۔

تُدْئِبُهٗ : تھکا دینا۔

۹۶۸ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۹۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب کسی مقام پر تو ہم اس وقت تک نفلی نماز نہ پڑھتے جب تک اونٹوں کے پالان نہ اتار لیتے۔ ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ شرطِ مسلم کے ساتھ بیان کی۔

وَقَوْلُهٗ "لَا نُسَبِّحُ" : اَیْ لَا نُصَلِّی النَّافِلَةَ وَمَعْنَاهُ اَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَی الصَّلٰوةِ– لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰی حَطِّ الرِّحَالِ وَاِرَاحَةِ الدَّوَآبِّ.

لَا نُسَبِّحُ : ہم نفلی نماز ادا نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کا اتنا شوق رکھنے کے باوجود ہم اس کو کجاووں اور جانوروں کو آرام پہنچانے پر مقدم نہ کرتے۔

١٦٩ : بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِيْقِ

باب: رفیق سفر کی معاونت

فِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيْثِ : "وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ" وَحَدِيْثِ : "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" وَاَشْبَاهِهِمَا :

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں مثلاً وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ (الحدیث) اور حدیث "ہر نیکی صدقہ ہے"۔

اور اسی طرح دیگر روایات۔

٩٦٩ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ لَّهٗ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ" فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهٗ حَتّٰی رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٩٦٩: حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے جبکہ ایک سوار آیا اور دائیں بائیں اپنی نگاہ پھیرنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس کے پاس بچا ہوا سفرخرچ ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سفرخرچ نہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی کئی قسموں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ کسی بھی بچی ہوئی چیز میں ہمارا کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

٩٧٠ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنْ يَّغْزُوَ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَّلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ، فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَّحْمِلُهٗ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِیْ اَحَدِهِمْ قَالَ : فَضَمَمْتُ اِلَیَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَالِیْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِیْ – رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٩٧٠: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: "اے مہاجرین و انصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جن کے پاس نہ مال ہے نہ خاندان ہیں تم میں سے کوئی ایک ایک، دو دو یا تین تین اپنے ساتھ ملا لے۔ چنانچہ ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی۔ وہ بھی اس پر باری سے سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا۔ میرے اونٹ پر میری باری بھی اسی طرح تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔ (ابوداود)

٩٧١ : وعنه قال : كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير فيزجي الضعيف ويردف ويدعو له - رواه ابوداود باسناد حسن.

٩٧١: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران پیچھے رہتے اور کمزور کو چلاتے یا اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کے لئے دعا فرماتے۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

١٧٠ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ الدَّابَّةَ لِلسَّفرِ!

باب: سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے؟

قال الله تعالى: ﴿وجعل لكم من الفلك والانعام ما تركبون - لتستووا على ظهوره ثم تذكروا نعمة ربكم اذا استويتم عليه وتقولوا: سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون﴾ [الزخرف: ١٢-١٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے تاکہ تم ان کی پشتوں پر سوار ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو یاد کرو۔ جب تم ان پر ٹھیک ہو کر بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے تابع کر دیا ان کو ہم ان کو تابع بنانے والے نہ تھے اور ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

٩٧٢ : وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ كان اذا استوى على بعيره خارجا الى سفر كبر ثلاثا ثم قال: "سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين ' وانا الى ربنا لمنقلبون - اللهم انا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ' ومن العمل ما ترضى - اللهم هون علينا سفرنا هذا واطوعنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر ' والخليفة في الاهل - اللهم اني اعوذبك من وعثاء السفر وكابة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل والولد" واذا رجع قال هن وزاد فيهن: "ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون" رواه مسلم.

معنى "مقرنين" مطيقين - "والوعثاء"

٩٧٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر سفر کے لئے سیدھا بیٹھ جاتے۔ پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر کہتے: ﴿سبحان الذی سخر لنا هذا...... لمنقلبون﴾ پاک ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا' ہم ان کو تابع کرنے والے نہ تھے' بے شک ہم نے اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ' ہم آپ سے اس سفر کی بھلائی اور تقویٰ مانگتے ہیں اور وہ عمل جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر ہمارے سفروں کو آسان فرما اور اس کی مسافت کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو اس سفر کا ساتھی ہے اور اہل کا تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر کی مشقت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' منظر کی پریشانی سے' مال میں بڑی تبدیلی سے' اہل اور اولاد میں بُری تبدیلی سے۔ جب واپس لوٹتے تو انہیں کلمات کو دہراتے اور کچھ اضافہ فرماتے۔ ''ہم سفر سے لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے ربّ کی عبادت اور تعریف کرنے والے ہیں''۔ (مسلم)

بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَهِيَ: الشِّدَّةُ. وَالْكَآبَةُ بِالْمَدِّ وَهِيَ: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ. "وَالْمُنْقَلَبُ": الْمَرْجِعُ.

مُقْرِنِيْنَ: طاقت رکھنے والے اور وَالْوَعْثَاءِ واپر زبر عین پر سکون اور اس کے بعد ثا اور الف مدہ ہے یہ سختی کو کہتے ہیں اور الْكَآبَةُ مد کے ساتھ۔ غم کی وجہ سے نفس میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔

مُنْقَلَبُ: لوٹنا۔

۹۷۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ - هٰكَذَا هُوَ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ: "اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ" بِالنُّوْنِ، وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَيُرْوٰى "الْكَوْرِ" بِالرَّاءِ وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ - قَالَ الْعُلَمَآءُ: وَمَعْنَاهُ بِالنُّوْنِ وَالرَّاءِ جَمِيْعًا: الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ اَوِ الزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ: قَالُوْا: وَرِوَايَةُ الرَّاءِ مَاخُوْذَةٌ مِنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ، هُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا، وَرِوَايَةُ النُّوْنِ مِنَ الْكَوْنِ، مَصْدَرُ كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا: اِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ.

۹۷۳: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی' ناپسندیدہ واپسی' کمال کے بعد زوال' مظلوم کی بد دعا' اہل وعیال اور مال میں برے منظر سے پناہ مانگتے تھے۔ (مسلم)

صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ ترمذی اور نسائی میں اسی طرح ہے۔

ترمذی نے کہا یہ الْكَوْرُ کے ساتھ بھی ہے اور دونوں کا معنی ایک ہے۔

علماء نے فرمایا دونوں کا معنی استقامت یا اضافے سے کمی کی طرف ہے۔

علماء نے فرمایا کہ را والا لفظ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ سے لیا گیا جس کا معنی لپیٹنا اور جمع کرنا ہے۔

نون والی روایت میں وہ الْكَوْنِ کا مصدر ہے جس کا معنی پانا اور قرار پکڑنا ہے۔

۹۷٤: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَآبَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۹۷۴: حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ آپ کے پاس سواری کا جانور لایا گیا۔ آپ نے رقاب میں پاؤں رکھ کر کہا۔ بسم اللہ۔ جب اس کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ۔ پھر کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾۔ ''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے والے نہ تھے بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں''۔ پھر

- ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقِیْلَ : یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ : رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَعَلَ کَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ : "اِنَّ رَبَّکَ سُبْحَانَهٗ یَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ : اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَ قَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ - وَفِیْ بَعْضِ النُّسَخِ : حَسَنٌ صَحِیْحٌ، وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ.

الحمد للہ تین مرتبہ کہا۔ پھر اللہ اکبر تین مرتبہ کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ...... اِلَّا اَنْتَ ۔ اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنے پر ظلم کیا۔ پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر آپ ہنسے۔ آپ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنسے؟ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا جیسا کہ میں نے کیا۔ پھر آپؐ ہنسے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کیوں ہنسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تمہارا ربّ اپنے بندے پر خوش ہوتا ہے۔ جب وہ یوں کہتا ہے کہ ''اے اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے گناہوں کو میرے سوا اور کوئی نہیں بخشے گا۔ (ابوداوٗد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح کہا۔ یہ ابوداوٗد کے الفاظ ہیں۔

١٧١ : بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهٖ اِذَا هَبَطَ الْاَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهٖ

باب: مسافر کو بلندی پر چڑھتے تکبیر اور گھاٹیوں وغیرہ سے اُترتے ہوئے تسبیح کرنا اور تکبیر و تسبیح میں آواز کو بلند کرنے کی ممانعت

٩٧٥ : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٩٧٥: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے۔ (بخاری)

٩٧٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ وَجُیُوْشُهٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَایَا کَبَّرُوْا، فَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

٩٧٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے لشکر جب پہاڑیوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابو داوٗد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩٧٧ : وَعَنْهُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَفَلَ

٩٧٧: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ

مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ' ثُمَّ قَالَ : "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ' صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ' وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ' وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ ـ

قَوْلُهٗ : "اَوْفٰى" : اَيِ ارْتَفَعَ وَقَوْلُهٗ "فَدْفَدٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْفَآءَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَاٰخِرُهٗ دَالٌ اُخْرٰى وَهُوَ : الْغَلِيْظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْاَرْضِ.

رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے سے واپس لوٹتے' جب بھی کسی پہاڑی یا اونچی جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے۔ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... وَحْدَهٗ تک پڑھتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی اور سب تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ ہم لوٹ کر آنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' سجدہ کرنے والے اور اپنے ربّ کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام گروہوں کو اس اکیلے نے شکست دی۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں۔ جب لشکر کے چھوٹے دستوں یا حج یا عمرے سے لوٹتے۔

اَوْفٰى : بلند ہونا۔ فَدْفَدٍ دونوں فا پر زبر اور دال ساکن ہے۔ اونچی زمین اس کا معنی ہے۔

٩٧٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ ' قَالَ : "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ' وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ ' وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٧٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہو۔ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ لازم پکڑو اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہو۔'' جب آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ اس کے لئے فاصلے کو سمیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٩٧٩ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ' فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا ' فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ : ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ' اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

٩٧٩: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم کسی وادی پر چڑھتے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے آپ کو آسانی دو' تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے' بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ ہر بات کو سننے والا اور قریب

قَرِيبٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَرْبَعُوْا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: اَىِ ارْفَقُوْا بِاَنْفُسِكُمْ.

١٧٢ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ فِي السَّفَرِ

٩٨٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ - وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: "عَلٰى وَلَدِهِ".

١٧٣ : بَابُ مَا يَدْعُوْ اِذَا خَافَ نَاسًا اَوْ غَيْرَهُمْ

٩٨١ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

١٧٤ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

٩٨٢ : عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے۔“(بخاری ومسلم)

اَرْبَعُوْا : با کے زبر کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی اپنے آپ کو آرام پہنچانا۔

باب: سفر میں دُعا کا استحباب

٩٨٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں شک نہیں:

(١) مظلوم کی دعا

(٢) مسافر کی دعا

(٣) والد کی دعا بیٹے کے خلاف۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد کی روایت میں عَلٰى وَلَدِهٖ کے الفاظ ہیں۔

باب: جب لوگوں سے خطرہ ہو تو کیا دُعا کرے

٩٨١: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ...... شُرُوْرِهِمْ“ تک اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

باب: جب کسی مقام پر اُترے تو کیا کہے؟

٩٨٢: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو کسی مقام پر اترا۔ پھر یہ دعا پڑھ لی: ”اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ کہ میں اللہ کے کامل کلمات سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“ تو اس کو اس مقام پر کوئی چیز کوچ کرنے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

٩٨٣ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ : "يَا اَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

"وَالْاَسْوَدُ" : الشَّخْصُ - قَالَ الْخَطَّابِيُّ: "وَسَاكِنُ الْبَلَدِ" : هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ سُكَّانُ الْاَرْضِ - قَالَ : وَالْبَلَدُ مِنَ الْاَرْضِ مَا كَانَ مَاْوَى الْحَيَوَانِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ بِنَآءٌ وَّمَنَازِلُ : قَالَ: وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ: "بِالْوَالِدِ" اِبْلِيْسُ: "وَمَا وَلَدَ" الشَّيَاطِيْنُ.

٩٨٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے اور رات آ جاتی تو یوں دعا فرماتے: "یَا اَرْضُ ...... مَا وَلَدَ :" کہ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے' تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہیں' میں شیر اور سانپ کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور سانپ اور بچھو اور علاقے کے رہنے والے اور والد اور اس کی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

اَلْاَسْوَدُ : سے مراد شخص ہے۔

خطابی نے کہا سَاكِنُ الْبَلَدِ سے مراد وہ جن ہیں جو زمین پر رہتے ہیں اور بَلَدُ زمین کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں حیوان ہوں خواہ وہاں تعمیر اور مکانات نہ ہوں۔

اور ممکن ہے وَالِدِ سے مراد ابلیس اور وَلَدَ سے مراد شیاطین ہوں۔

١٧٥ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ الْمُسَافِرِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ

باب: مسافر کو اپنی ضرورت پوری کر کے جلدی لوٹنا مستحب ہے

٩٨٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ : يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَنَوْمَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"نَهْمَتَهُ "نَهْمَتَهُ" مَقْصُوْدَهُ.

٩٨٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ٹکڑا ہے' سفر کرنے والے کو وہ کھانے پینے اور نیند سے روکتا ہے۔'' جب تم میں کوئی اپنے سفر کا مقصد پورا کر لے چاہئے کہ وہ اپنے گھر جلدی لوٹے۔ (بخاری' مسلم)

"نَهْمَتَهُ" : مقصد۔

١٧٦ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَهَارًا وَّكَرَاهَتِهٖ فِى اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَتِهٖ

٩٨٥ : عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا" وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٨٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا ، وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الطُّرُوْقُ" : اَلْمَجِىْءُ فِى اللَّيْلِ.

١٧٧ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهٗ

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِىْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا.

٩٨٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ : "اٰئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٧ : بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِىْ فِىْ جِوَارِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ

٩٨٨ : عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: اپنے گھر میں سفر سے دن میں واپس لوٹنا چاہیے رات کو بلاضرورت گھر آنے کی کراہت

۹۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو گھر سے غائب ہوئے عرصہ گزر جائے تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے۔'' ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ رات کو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ (بخاری، مسلم)

۹۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں رات کو نہیں آتے تھے بلکہ صبح کے وقت یا شام کے وقت تشریف لاتے۔ (بخاری ومسلم)

الطُّرُوْقُ : رات کو آنا۔

باب: جب واپس لوٹے اور شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

اس میں ایک تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو باب تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا میں گزری۔

۹۸۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضورؐ کی معیت میں سفر سے لوٹے جب ہم مدینہ کے نواح میں پہنچے تو آپؐ نے یہ دعا فرمائی: ''ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے اور توبہ کرانے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں'' آپ یہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (مسلم)

باب: سفر سے آنے والے کو قریبی مسجد میں آنا اور اس میں دو رکعت پڑھنے کا استحباب

۹۸۸: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے ابتداء کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے ۔(بخاری ومسلم)

١٧٩ : بَابُ تَحْرِيْمِ سَفَرِ الْمَرْاَةِ وَحْدَهَا

باب: عورت کے اکیلے سفر کرنے کی حرمت

٩٨٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٨٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لئے حلال نہیں۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔(بخاری ومسلم)

٩٩٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً ، وَاِنِّيْ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ : "انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٩٠: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انہوں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے، مگر یہ کہ اس کا محرم ہو۔“ ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا کہ میری عورت حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا جا چکا ہے؟ فرمایا: ”تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر“۔(بخاری ومسلم)

كِتَابُ الْفَضَآئِلِ

١٨٠ : بَابُ فَضْلِ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

٩٩١ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٩٩١: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تم قرآن پڑھو اس لئے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا''۔ (مسلم)

٩٩٢ : وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ ' تُحَاجَّانِ عَنْ

٩٩٢: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن قرآن اور وہ قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے ان کو لایا جائے گا۔ سورۂ بقرہ اور آلِ عمران پیش پیش ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی''۔

صاحبهما رواہ مُسلم۔

(مسلم)

۹۹۳ : وَعَنْ عُثمانَ بْنِ عفّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "خَیْرُکُمْ مَنْ تعلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہُ" رَوَاہُ الْبُخارِیُّ۔

۹۹۳: حضرت عثمان عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو پڑھایا''۔ (بخاری)

۹۹٤ : وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ، وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۹۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھنے کا ماہر ہے۔ وہ بزرگ نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے۔ اس کو دوگنا اجر ملے گا۔ (بخاری ومسلم)

۹۹٥ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ : رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَۃِ: لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ : رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ : لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۹۹۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنجن جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے کہ ان کی خوشبو تو نہیں مگر ذائقہ میٹھا ہے اور منافق کی مثال جو کہ قرآن پڑھتا ہے' نیاز بو (خوشبودار پودا) جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا۔ اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ نہ اس کی خوشبو ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔

(بخاری ومسلم)

۹۹٦ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتٰبِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۹۹۶: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سربلند فرمائے گا اور دوسروں کو ذلیل کرے گا''۔ (مسلم)

۹۹۷ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ : رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ

۹۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رشک دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ رات کو اور دن کی گھڑیوں میں قیام

وَانَآءَ النَّهارِ ' وَرَجُلٌ اتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ انَآءَ اللَّيلِ وَانَآءَ النَّهارِ' مُتَّفقٌ علَيهِ.

"الآنَآءِ" : السَّاعَاتُ.

کرتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ جسے وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہو''۔ (بخاری و مسلم)

''الآنَآءِ'': گھڑیاں' اوقات۔

۹۹۸ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ ' فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوا ' وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنهَا – فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ" مُتَّفَقٌ علَيهِ.

"الشَّطَنُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ : الْحَبْلُ.

۹۹۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورہ کہف پڑھتا تھا اور ان کے پاس گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس سے قریب تر ہونے لگا تو اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے اتری''۔ (بخاری و مسلم)

الشَّطَنُ: شین کا فتحہ اور ط نقطہ کے بغیر' رسّی۔

۹۹۹ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ ' وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ : الٓمّٓ حَرْفٌ ' وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ ' وَمِيْمٌ حَرْفٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۹۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حروف تلاوت کیا۔ اس کو ایک نیکی ملے گی اور نیکی کا بدلہ کم از کم دس گناہ ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ﴿الم﴾ ایک حرف لیکن الف ایک حرف' لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۰ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ الَّذِىْ لَيْسَ فِىْ جَوْفِهٖ شَىْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ' وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ آدمی جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۱ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ : اقْرَاْ وَارْتَقِ

۱۰۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''قرآن والے کو کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو

وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا"
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیرا مرتبہ اس آخری آیت پر ہے جس کو تو پڑھے گا"۔

(ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱ : بَابُ الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ تَعْرِيْضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب: قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

۱۰۰۲ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِىْ عُقُلِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس قرآن کی حفاظت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ نکل جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسّی میں بندھا ہو (اور کھل جائے)''۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۰۳ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن والے کی مثال رسّی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔ اگر اس نے اس کی نگہبانی کی تو اس کو روک لیا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو وہ چلا گیا''۔

(بخاری ومسلم)

۱۸۲ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا

باب: قرآن مجید کو خوش آواز پڑھنے کا استحباب اور عمدہ آواز سے قرآن مجید سنانے کی درخواست اور توجہ سے سننا

۱۰۰٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنٰى "اَذِنَ اللّٰهُ" : اَىِ اسْتَمَعَ وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى الرِّضَاءِ وَالْقَبُوْلِ.

۱۰۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کی طرف کان نہیں لگاتا جس طرح اس خوش آواز پیغمبر کی طرف کان لگاتا ہے، جو قرآن کو بآوازِ بلند پڑھتا ہو''۔ (بخاری ومسلم)

اَذِنَ اللّٰهُ : کان لگانا، اشارہ قبولیت ورضامندی کی طرف ہے۔

١٠٠٥ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : "لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَآءَتِكَ الْبَارِحَةَ".

۱۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہیں داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر ملی ہے۔“ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے گزشتہ رات اپنی قراءت سنتے ہوئے دیکھ لیتے۔ (تو بہت خوش ہوتے)۔

١٠٠٦ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ قَرَاَ فِى الْعِشَآءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں ﴿والتین والزیتون﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے آپؐ سے زیادہ اچھی آواز والا کبھی نہیں سنا۔ (بخاری ومسلم)

١٠٠٧ : وَعَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ بَشِيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

مَعْنٰى "يَتَغَنّٰى" يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ.

۱۰۰۷: حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔“ (ابوداؤد)

عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔

یَتَغَنّٰی: قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا۔

١٠٠٨ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "اِقْرَاْ عَلَىَّ الْقُرْآنَ" فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ : "اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِىْ" فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ : "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" قَالَ : "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرمؐ نے فرمایا ”مجھے تم قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کو پڑھ کر سناؤ حالانکہ آپؐ پر قرآن اترا؟ فرمایا ”میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔“ چنانچہ میں نے سورۃ النساء شروع کی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ ﴿فکیف ...... شہیدا﴾ پس اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپؐ کو گواہ بنائیں گے۔“ آپؐ نے فرمایا ”اب تم بس کرو۔“ جب میں نے آپ کی طرف نگاہ دوڑائی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

١٨٣ : بَابُ فِي الْحَثِّ عَلَى سُوَرٍ وَآيَاتٍ مَّخْصُوصَةٍ

١٠٠٩ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ : لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ : "الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٠١٠ : وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ : "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ " وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ : "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ" فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا : أَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٠١١ : وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ : "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: خاص آیات وسورہ پر آمادہ کرنا

۱۰۰۹: حضرت ابوسعید رافع بن المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کی عظیم الشان سورۃ نہ سکھا دوں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم نکلنے لگے۔ میں نے کہا ''یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کیا میں تم کو قرآن کی ان عظیم الشان سورتوں کو نہ سکھا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ ہے یہ سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا''۔

(بخاری)

۱۰۱۰: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''بے شک یہ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے''۔ ایک اور حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات کو پڑھے۔'' یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو انہوں نے کہا: ''ہم میں کون یا رسول اللہ ﷺ اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے''۔ (بخاری)

۱۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ پڑھتے اور بار بار دہراتے سنا۔ جب صبح ہوئی اس نے آکر اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اس ذات کی قسم ہے' جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (بخاری)

١٠١٢ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: "اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠١٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (مسلم)

١٠١٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" قَالَ : "اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ - وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِيْحِهٖ تَعْلِيْقًا.

١٠١٣: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ کو پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اس کی محبت جنت میں لے جائے گی۔'' (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

بخاری نے تعلیقاً روایت کی ہے۔

١٠١٤ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠١٤: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا تم نے ان آیات میں غور نہیں کیا جو اس رات اُتریں کہ ان جیسی پہلے معلوم نہیں؟'' کہو پناہ مانگتا ہوں میں صبح کے رب کی''۔ اور'' کہو پناہ مانگتا ہوں میں آسمانوں کے رب کی''۔ (مسلم)

١٠١٥ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٠١٥: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانی آنکھ سے پناہ مانگتے۔ یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اتریں جب یہ دونوں اتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی)

یہ حدیث احسن ہے۔

١٠١٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ، وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ : "تَشْفَعُ".

١٠١٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن میں تیس آیات والی ایک سورۃ ہے جس نے ایک آدمی کی شفاعت کی۔ یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِیْ﴾ (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی روایت میں تَشْفَعُ ہے یعنی سفارش کرے گی۔

١٠١٧ : وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ "قَالَ مَنْ قَرَاَبِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِىْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قِيْلَ : كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ' وَقِيْلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

١٠١٧: حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھی تو یہ اس کے لئے رات بھر کفایت کریں گی''۔ (بخاری ومسلم)

بعض نے اس رات کی ناپسندیدہ چیزوں کیلئے کافی ہو جائیں گی۔ بعض نے کہا تہجد کیلئے کافی ہو جائیں گی۔

١٠١٨ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠١٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے''۔ (مسلم)

١٠١٩ : وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ' فَضَرَبَ فِىْ صَدْرِىْ وَقَالَ : "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠١٩: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوالمنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تیرے پاس اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے کہا ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (یعنی آیت الکرسی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔'' (مسلم)

١٠٢٠ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ' فَاَتَانِىْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ' فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' قَالَ : اِنِّىْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ' وَبِىْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ – فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ' مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ – فَقَالَ : "اِنَّهُ قَدْ

١٠٢٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر کا نگران بنایا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور کھانے کے چلو بھرنے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں' مجھے سخت ضرورت تھی' میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب حضور ﷺ کی خدمت میں صبح کی تو آپؐ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کا عذر کیا لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا ''اس نے تم سے جھوٹ بولا'' وہ عنقریب واپس آئے گا۔ میں نے جان لیا

كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ" فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَصَدْتُهُ - فَجَاءَ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُ وَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ - فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُ وَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ - فَجَاءَ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ! فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟" فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: مَا هِيَ؟" فَقُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ: "اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" وَقَالَ لِي: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ

کہ وہ واپس لوٹے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیا تھا۔ پس میں نے اس کا انتظار کیا چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ میں نے کہا میں تمہیں ضرور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور عیال دار ہوں۔ پھر دوبارہ نہیں آؤں گا' مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اس کو جانے دیا۔ میں صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی۔ جس پر مجھے رحم آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا'' اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور عنقریب لوٹے گا۔'' پس میں نے اس کا تیسری مرتبہ انتظار کیا تو وہ آ کر دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا ضرور میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ یہ آخری اور تیسری مرتبہ ہے تو کہتا ہے کہ واپس نہیں لوٹے گا؟ پھر لوٹتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جس سے اللہ تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا' وہ کیا؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو۔ بے شک تم پر اللہ کی طرف سے نگران مقرر ہو گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: ''تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس کا خیال یہ ہے کہ وہ مجھے کچھ کلمات سکھائے گا جس سے اللہ مجھے فائدہ دے گا۔ اس لئے کہ میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے کہا' اس نے یہ بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھو۔ پھر مجھے کہا کہ تم پر اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب ہرگز نہیں آئے گا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اچھی طرح

وَهُوَ كَذُوبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاثٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ : لا - قَالَ : "ذَاكَ شَيْطَانٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سنو بے شک اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے'' اے ابو ہریرہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون رہا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

١٠٢١ : وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ" وَفِي رِوَايَةٍ : "مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۱: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ الکہف کی دس پہلی آیات یاد کر لیں وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں ہے سورۃ الکہف کی آخری آیات۔ دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٠٢٢ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ : أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"النَّقِيضُ" : الصَّوْتُ.

۱۰۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا۔ ''یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ فرشتہ زمین پر اترا ہے' جو آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا چنانچہ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا'' حضور ﷺ آپؐ کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپؐ کو دیئے گئے اور آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: (۱) سورۃ الفاتحہ (۲) اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دی جائے گی۔

النَّقِيضُ : آواز

١٨٤ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

باب: قراءت کے لئے جمع ہونے کا استحباب

١٠٢٣ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ

۱۰۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو لوگ اللہ کے گھر میں سے کسی گھروں میں قرآن کی تلاوت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور آپس میں اس کی تکرار (اعادہ) کرتے ہیں تو ان پر تسکین اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے

الْـمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا اپنے پاس والوں میں ذکر فرماتے ہیں۔(مسلم)

١٨٥ : بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ ...... مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ، وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [المائدة:٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! جب نماز کا ارادہ کرو، تو اپنے چہرے کو دھوؤ...... آیت کے آخر تک...... اللہ نہیں چاہتے کہ تمہیں تنگی میں ڈالے، لیکن اللہ چاہتے ہیں کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کرے تاکہ تم شکرگزار ہو جاؤ"۔(المائدہ)

١٠٢٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٢٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا "میری اُمت قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں سے بلائی جائے گی جو آدمی تم میں سے اپنی روشنی کو طویل کر سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔(بخاری ومسلم)

١٠٢٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ ﷺ يَقُوْلُ : "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٢٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو یہ فرماتے سنا "مؤمن کا زیور (جنت میں) وہاں تک ہوگا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔" (مسلم)

١٠٢٦ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٢٦: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اچھے طریقہ سے وضو کیا اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی"۔

(مسلم)

١٠٢٧ : وَعَنْهُ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٢٧: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا۔ پھر کہا جس نے اس طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چلنے کا ثواب ظاہر

۱۰۲۸ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ" اَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ، حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب مسلم یا مؤمن بندہ وضو کے دوران اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر گناہ' جس کی طرف اس نے آنکھوں سے دیکھا' پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطروں کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اسکے دونوں ہاتھوں کا ہر گناہ' جو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے' پانی یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ' جس کی طرف چل کر گیا' پانی کے ساتھ یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ (مسلم)

۱۰۲۹ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا" قَالُوْا : اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ" قَالُوْا: کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : "اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ؟" قَالُوْا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبرستان میں پہنچ کر فرمایا: ''سلام ہو تم پر اے مؤمن گھر والو' بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں' میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہم آپؐ کے بھائی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ آپؐ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو آپ ﷺ کی امت میں ابھی تک نہیں آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی آدمی کے سیاہ گھوڑوں میں پانچ کلیان گھوڑے ہوں' کیا وہ اپنے ان گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''وہ وضو کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ میدانِ محشر میں آئیں گے اور میں ان کا حوض پر استقبالی ہوں گا۔'' (مسلم)

۱۰۳۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا، وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ : "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ،

۱۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں ایسی بات نہ بتلا دوں جس سے اللہ غلطیاں مٹاتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٣١ : وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ الصَّبْرِ – وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ اٰخِرِ بَابِ الرَّجَآءِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ عَظِيْمٌ، مُشْتَمِلٌ عَلٰى جُمَلٍ مِّنَ الْخَيْرَاتِ.

١٠٣٢ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ – اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ – ثُمَّ قَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ – وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ".

١٨٦ : بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

١٠٣٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ

فرمایا: "وضو کو مکمل کرنا ناپسندیدگی (وقت اور موسم کی رکاوٹ) کے باوجود، مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے۔" (مسلم)

۱۰۳۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "طہارت (یعنی پاکیزگی) ایمان کا حصہ ہے۔" (مسلم)

یہ روایت تفصیل سے باب صبر میں گزری اور اس باب الرجا کے آخر میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت ہے اور وہ بڑی عظیم روایت ہے جو بہت سے (فائدہ مند) کاموں پر مشتمل ہے۔

۱۰۳۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں جو آدمی وضو کرے، مکمل وضو کرے، پھر کہے : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ ...... آخر تک۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے وہ داخل ہو۔" (مسلم) ترمذی میں یہ الفاظ زائد ذکر کئے: "اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے"۔

باب: اذان کی فضیلت

۱۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگ جان لیں اس فضیلت کو جو اذان دینے اور پہلی صف میں ہے تو پھر وہ کوئی چارہ نہ پائیں سوائے اس کے کہ وہ قرعہ اندازی کریں۔ اگر لوگ جان لیں جو کچھ اول وقت میں فضیلت ہے تو ضرور اس کی طرف دوڑ کر آئیں اور اگر لوگ جان لیں جو عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت ہے تو ضرور ان دونوں میں

حبوًا" مُتفقٌ عليه.

"الاستهام": الاقتراع. "والتهجير": التبكير الى الصلوة.

آئیں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل ہی چل کر آنا پڑے۔ (بخاری ومسلم)

اَلاِسْتِهَامُ: قرعہ اندازی۔

التَّهْجِيْرُ: نماز کی طرف جلدی آنا۔

١٠٣٤: وعن معاوية رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة" رواه مسلم.

۱۰۳۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: '' اذان دینے والوں (یعنی مؤذن) کی قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردنیں ہوں گی''۔(مسلم)

١٠٣٥: وعن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي صعصعة ان ابا سعيد الخدري رضي الله عنه قال له: "اني اراك تحب الغنم والبادية فاذا كنت في غنمك او باديتك- فاذنت للصلوة فارفع صوتك بالنداء فانه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن" ولا انس' ولا شيء' الا شهد له يوم القيمة قال ابو سعيد: سمعته من رسول الله ﷺ - رواه البخاري.

۱۰۳۵: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا: '' میں تمہیں دیکھتا ہوں تم بکریاں اور جنگل پسند کرتے ہولہٰذا جب تم اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو اذان میں اپنی آواز کو بلند کرلو مؤذن کی آواز کی حد تک۔ جو بھی جن' انسان یا کوئی اور چیز اس کو سنے گی تو قیامت کے دن اُس کی گواہی دیں گے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

(بخاری)

١٠٣٦: وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "اذا نودي بالصلوة ادبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع التاذين 'فاذا قضى النداء اقبل حتى اذا ثوب بالصلوة ادبر حتى اذا قضى التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول: اذكر كذا - واذكر كذا - لما لم يذكر من قبل حتى يظل الرجل ما يدري كم صلى" متفق عليه.

"التثويب" الاقامة.

۱۰۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ تکبیر پوری ہوتی ہے تو پھر واپس لوٹتا ہے تاکہ آدمی اور اُس کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ وہ یوں کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو جو اس سے پہلے اس کو یاد نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ آدمی کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھیں؟ (بخاری ومسلم)

''التَّثْوِيْبُ'': اقامت۔

۱۰۳۷ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا' ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ' فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ –

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم مؤذن کو سنو (اذان دیتے ہوئے) تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلے کا سوال کرو' یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں۔ پس جس نے میرے لئے وسیلے کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(مسلم)

۱۰۳۸ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔

(بخاری ومسلم)

۱۰۳۹ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ' وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ' وَالْفَضِيْلَةَ' وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ' حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اذان سن کر یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ ...... '' ۔''اے اللہ! جو اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے' تو محمد (ﷺ) کو مقام وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما اور ان کو مقامِ محمود پر مقرر فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' اس کو میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگی۔ (بخاری)

۱۰۴۰ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ' رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا

۱۰۴۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مؤذن سے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... '' ۔''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ کے رب ہونے اور

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ' غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔" اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

١٠٤١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔" (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٨٧ : بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب: نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنكبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔" (العنکبوت)

١٠٤٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟" قَالُوْا : لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ: "فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو' جس سے وہ پانچ مرتبہ دن میں غسل کرتا ہو' کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی حال پانچ نمازوں کا ہے' اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

١٠٤٣ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ جَارٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ نمازوں کی مثال اس جاری گہری نہر کی طرح ہے' جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر ہو اور وہ اس سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔"

(مسلم)

"اَلْغَمْرُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ : اَلْكَثِيْرُ.

اَلْغَمْرُ: غین کی زبر کے ساتھ' اس کا معنی زیادہ اور گہری ہے۔

١٠٤٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ

۱۰۴۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کی اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ......﴾ آخر تک۔ اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں

اللَّيلِ ' اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ : اِلَى هٰذَا؟ قَالَ : "لِجَمِيعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کناروں اور رات کے کچھ اوقات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرنے والی ہیں۔" اس آدمی نے کہا: کیا فقط یہ میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری تمام امت کے لئے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۴۵ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ' وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ ' كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَآئِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک' یہ درمیان کے لئے کفارہ ہے۔ جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔" (مسلم)

۱۰۴۶ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا ' وَخُشُوْعَهَا ' وَرُكُوْعَهَا ' اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۶: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آ جائے پھر وہ اچھے طریقہ (اعضاء کو عمدہ طریقے سے مکمل دھونا) سے وضو کرے اور خشوع (دلی آمادگی) کے ساتھ رکوع کرے تو وہ نماز اس کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور یہ اللہ تعالی کا معاملہ ہر زمانہ میں رہتا ہے۔ (مسلم)

۱۸۸ : بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ!

باب: نمازِ صبح (فجر) اور عصر کی فضیلت

۱۰۴۷ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْبَرْدَانِ" : اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

۱۰۴۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔" (بخاری ومسلم)

اَلْبَرْدَانَ : صبح اور عصر کی نماز۔

۱۰۴۸ : وَعَنْ اَبِيْ زُهَيْرٍ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۸: حضرت ابو زہیر عمارہ ابن رویبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "ہرگز ایسا شخص آگ میں داخل نہ ہو گا جس نے سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے نماز ادا کی یعنی فجر اور عصر کی۔" (مسلم)

۱۰۴۹ : وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۰۴۹: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے، پس دیکھ لے اے ابنِ آدم کہ اللہ تجھ سے ہرگز اپنے ذمہ میں جو چیز ہے اس کے بارے میں باز پرس نہ کرے“۔ (مسلم)

١٠٥٠ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ – وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ – كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ" – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر تم میں وہ رات گزارنے والے اوپر چڑھ جاتے ہیں جن سے اللہ پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ ان کو خوب جانتے ہیں، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے“۔ (بخاری ومسلم)

١٠٥١ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ : "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ : "فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ".

۱۰۵۱: حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے کہ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”بے شک تم عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی دِقت اور مشقت نہیں۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز کے بارے میں مغلوب نہ ہو تو تم ضرور (ادا) کرو“ (بخاری ومسلم) ایک روایت ہے کہ چودہ تاریخ کے چاند کی طرف آپ ﷺ نے دیکھا۔

١٠٥٢ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عصر کی نماز کو چھوڑا تحقیق اس کے عمل برباد ہو گئے“۔ (بخاری)

١٨٩ : بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد کی طرف جانے کی فضیلت

١٠٥٣ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۱۰۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صبح سویرے یا شام کو مسجد میں آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔ جب بھی صبح یا شام کو وہ جائے۔'' (بخاری و مسلم)

١٠٥٤: وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى اِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَآئِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهُ اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو پورا کرے' اس کے قدموں میں سے ہر قدم گناہوں کو مٹاتا اور دوسرا قدم درجے کو بلند کرتا ہے۔'' (مسلم)

١٠٥٥: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا لِتَرْكَبَهُ فِي الظَّلْمَآءِ وَفِي الرَّمْضَآءِ قَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۵: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی تھا مجھے معلوم نہیں کہ کسی کا گھر مسجد سے اتنا دور ہو' جتنا اُس کا' مگر اس کی ایک نماز بھی نہیں رہتی تھی۔ اس کو کہا گیا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے جس پر سوار ہو کر اندھیرے اور سخت گرمی میں آ سکے (تو بہت مناسب ہے)۔ اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو' میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور میرا اپنے گھر کی طرف لوٹنا لکھا جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔''

(مسلم)

١٠٥٦: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: "بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ: "بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ" فَقَالُوْا: مَا يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا

۱۰۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے گرد زمین کے کچھ ٹکڑے خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے چاہا کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔'' انہوں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ' ہم اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں کو لازم پکڑو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا' پھر ہمیں پسند نہیں کہ ہم منتقل ہوں۔ (مسلم)

تحوّلنا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَرَوَى الْبُخَارِیُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ.

١٠٥٧ : وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَأَبْعَدُهُمْ - وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٥٨ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "بَشِّرُوا الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

١٠٥٩ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا ، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ : "إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٦٠ : وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ" قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" الْاٰيَةَ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

بخاری نے اسی مفہوم کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک نماز کے اجر میں وہ آدمی سب سے بڑھ کر ہے' جو نماز کے لئے دور سے چل کر آتا ہے' پھر وہ جو اس سے بھی زیادہ دُور سے چل کر آتا ہے اور وہ آدمی جو نماز کا جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لئے انتظار کرتا ہے وہ اس سے اجر میں بہت بڑھ کر ہے جو نماز پڑھے' پھر سو جائے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں مٹا دیں اور درجات بلند کر دیں گے؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟۔ آپؐ نے فرمایا: ''مشقتوں کے باوجود وضو کرنا' مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' پس یہی رباط ہے۔ پس یہی رباط ہے۔ (مسلم) اِسْبَاغُ وُضُو: دھونے والے اعضا کو مکمل دھونا' مسح پورا کرنا' وضو کے تمام آداب اور معاملات کا خیال کرنا۔ عَلٰی کا لفظ یہاں مع کے معنی میں ہے۔

۱۰۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو' اس کے ایمان کی گواہی دو۔'' کیونکہ اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ''بے شک مسجدوں کو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔'' (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٩٠ : بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

١٠٦١ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٦٢ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

١٠٦٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰی فَقَالَ: "صَلَّی النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

باب: انتظارِ نماز کی فضیلت

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو گھر والوں کی طرف لوٹنے سے روکتی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس وقت تک اس آدمی کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے اور جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو وہ یوں کہتے ہیں: ''اے اللہ اس کو بخش دے' اے اللہ اس پر رحم فرما''۔ (بخاری)

۱۰۶۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کی پھر ہماری طرف نماز کے بعد متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اس وقت سے نماز میں ہو جس وقت سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔'' (بخاری)

١٩١ : بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

١٠٦٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٦٥ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ

باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماعت سے نماز' الگ نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے''۔

(بخاری ومسلم)

۱۰۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت سے نماز اس کے گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا۔ اس کو نماز کے سوا کسی چیز نے نہیں نکالا تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک غلطی معاف فرماتے

خطوۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ - وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

ہیں۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہے اور جب تک بے وضو نہ ہو فرشتے کہتے رہتے ہیں: ''اے اللہ اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ اس پر مہربانی فرما''۔ اور اس وقت تک وہ نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے۔'' (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٠٦٦ : وَعَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: "فَاَجِبْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور کہا: ''یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لائے۔ اس نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ حضور ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپؐ نے اس کو بلا کر فرمایا: ''کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر اس کو قبول کر۔ (مسلم)

١٠٦٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - وَقِيْلَ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّهَلًا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ - بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَمَعْنٰى "حَيَّهَلًا" تَعَالَ.

١٠٦٧: حضرت عبداللہ بعض نے کہا عمرو بن قیس' جو کہ ابن ام مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں' سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (یعنی آؤ نماز کی طرف) اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ (یعنی آؤ فلاح کی طرف) سنتا ہے پس تو مسجد کی طرف آ۔'' (ابوداؤد) سند حسن کے ساتھ۔

حَيَّهَلًا: تو آ۔

١٠٦٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ

١٠٦٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ لکڑیاں لانے والے کو حکم دوں جو اکٹھی کی جائیں۔ پھر نماز کا حکم دوں جس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو امامت کروائے اور میں

اُخالف الی رجال فاُحرّق علیھم بیوتھم" متفق علیہ۔

ان آدمیوں کی طرف جاؤں (جو جماعت میں نہیں آتے) پس میں ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔" (بخاری ومسلم)

١٠٦٩ : وعن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال : "من سرّہ ان یلقی اللّٰہ تعالٰی غدا مسلما فلیحافظ علی ھؤلاء الصلوات حیث ینادی بھن، فان اللّٰہ شرع لنبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سنن الھدی وانھن من سنن الھدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ، لترکتم سنۃ نبیکم لضللتم، ولقد رایتنا وما یتخلف عنھا الا منافق معلوم النفاق، ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف" رواہ مسلم – وفی روایۃ لہ قال : "ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علمنا سنن الھدی، وان من سنن الھدی الصلوۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ۔

١٠٦٩: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ کل اللہ سے فرمانبرداری کی حالت میں ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی نگہبانی کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے۔ بے شک اللہ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے اور بے شک وہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اسی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو جس طرح پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا اور اگر تم اپنے پیغمبرؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم نے اپنے زمانے کے لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا' سوائے اس منافق کے جس کا نفاق مشہور ہو۔ تحقیق آدمی کو لایا جاتا جبکہ دو آدمی اس کو سہارا دیئے ہوئے ہوتے یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔" (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جس میں اذان دی جاتی ہو۔

١٠٧٠ : وعن ابی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ قال : سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول : "ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیھم الصلوۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطان – فعلیکم بالجماعۃ، فانما یاکل الذئب من الغنم القاصیۃ" رواہ ابوداود باسناد حسن۔

١٠٧٠: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "کسی بستی میں یا جنگل میں تین آدمی اگر رہتے ہوں اور ان میں جماعت نہ قائم کی جاتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم کرو' پس بے شک بھیڑیا دور والی بکری (جو اپنے گلہ سے علیحدہ ہو کر بھٹکی جائے) کو کھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

١٩٢ : باب الحث علی حضور الجماعۃ فی الصبح والعشاء

باب: صبح وعشاء کی جماعت میں حاضری کی ترغیب

١٠٧١ : عن عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ

١٠٧١: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ' وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ ' وَمَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی' اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی''۔ (مسلم)

ترمذی کی روایت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی عشاء کی نماز میں حاضر ہوا' تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔'' (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ' وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ.

۱۰۷۲ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا : ''اگر لوگوں کو عشاء اور صبح کی نماز کا علم ہو جاتا کہ اس میں کیا ثواب ہے؟ تو ان دونوں نمازوں کے لئے اگر گھٹنوں کے بل آنا پڑتا تو بھی آتے۔'' (بخاری و مسلم) مفصل روایت ۱۰۳۳ میں گزری۔

۱۰۷۳ : وَعَنْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''عشاء اور فجر سے بڑھ کر کوئی نماز منافقین پر بھاری نہیں' اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ثواب ہے؟ تو ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ گھٹنوں کے بل''۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۳ : بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالنَّهْيِ الْاَكِيْدِ وَالْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ فِيْ تَرْكِهِنَّ

باب: فرض نمازوں کی حفاظت کا حکم اور ان کے چھوڑنے میں سخت وعید و تاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ [البقرة:۲۳۸] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

اللہ ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: ''تم نمازوں کی حفاظت کرو' خاص طور پر درمیانی نماز میں۔'' (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور

الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ [التوبة:٥]

١٠٧٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا" قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ : "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ : "اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٧٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٧٦ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٧٧ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْيَمَنِ فَقَالَ : "اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ

زکوۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔'' (التوبہ)

۱۰۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وقت پر نماز۔'' میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک'' میں نے کہا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ۔ (۲) نماز کا قائم کرنا' (۳) زکوۃ ادا کرنا' (۴) بیت اللہ کا حج کرنا' (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۷۶: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیں' نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ فرمالئے۔ مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰۷۷: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا: ''جو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہیں پس ان کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دینا' اگر وہ اس کو تسلیم کرلیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی تسلیم کرلیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے

صدقةً تؤخذ من أغنيائهم فتردّ على فقرائهم، فإن هم أطاعوا لذلك فإيّاك وكرائم أموالهم واتّق دعوة المظلوم فإنّه ليس بينها وبين الله حجاب" متّفق عليه.

فقراء میں تقسیم کی جائے گی اور اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال (بطور زکوۃ) لینے سے خود کو روکے رکھنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔" (بخاری و مسلم)

١٠٧٨ : وعن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إنّ بين الرّجل وبين الشّرك والكفر ترك الصّلوة" رواه مسلم.

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔"

(مسلم)

١٠٧٩ : وعن بريدة رضي الله عنه عن النّبيّ ﷺ قال: "العهد الّذي بيننا وبينهم الصّلوة فمن تركها فقد كفر" رواه الترمذيّ، وقال: حديث حسن صحيح.

۱۰۷۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "وہ عہد جو ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا پس اس نے کفر کیا۔" (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٨٠ : وعن شقيق بن عبد الله التّابعيّ المتّفق على جلالته رحمه الله قال: أصحاب محمّد ﷺ لا يرون شيئًا من الأعمال تركه كفر غير الصّلوة – رواه التّرمذيّ في كتاب الإيمان بإسناد صحيح.

۱۰۸۰: حضرت شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ، جلیل القدر تابعی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی عمل کا ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے (ترک) نماز کے۔"

(ترمذی)

کتاب الایمان میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

١٠٨١ : وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إنّ أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله صلوته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن فسدت فقد خاب وخسر، فإن انتقص من فريضته شيء قال الرّبّ عزّ وجلّ: انظروا هل لعبدي من تطوّع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة؟ ثمّ تكون سائر أعماله على

۱۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلا عمل جس کا قیامت کے دن حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔ اگر اس کے فرائض میں سے کوئی چیز کم ہوئی تو رب ذوالجلال والاکرام فرمائیں گے: "دیکھو میرے بندے کے (کچھ) نوافل (بھی) ہیں پس فرضوں کی کمی کو نوافل سے بھر دیا جائے گا؟" پھر اس کے سارے اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔ (ترمذی)

هذا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٤ : بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِيَتِهَا وَالتَّرَاصِ فِيهَا :

باب: صف اوّل کی فضیلت، پہلی صف کے اہتمام کا حکم اور صفوں کی برابری اور مل کر کھڑے ہونا

١٠٨٢ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ : يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٨٢: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر (نماز سے) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا: ''وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (مسلم)

١٠٨٣ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٨٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول کا کیا ثواب ہے، پھر وہ نہ پائیں مگر اسی صورت میں کہ وہ قرعہ اندازی کریں ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔'' (بخاری و مسلم)

١٠٨٤ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا - وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٨٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صف میں سے سب سے بہتر صف پہلی اور سب سے بری صف آخری ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے آخری سب سے بہتر ہے اور سب سے بری پہلی ہے۔'' (مسلم)

١٠٨٥ : وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى فِي اَصْحَابِهِ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ : "تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ، وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٨٥: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا صفوں میں پیچھے ہٹنا دیکھا، تو فرمایا: ''آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو بعد والے ہیں وہ تمہارے اقتداء کریں اور لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو پیچھے ہٹا دے گا۔'' (مسلم)

١٠٨٦ : وَعَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا

١٠٨٦: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کاندھوں کو چھو کر

فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ : "اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

فرماتے: ''برابر ہو جاؤ' آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے اور تم میں سے میرے قریب وہ لوگ ہوں جو عقل و سمجھ والے ہیں پھر جو اُن سے قریب ہیں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں۔'' (مسلم)

۱۰۸۷ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ : "فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ".

۱۰۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرو' بے شک صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔'' (بخاری و مسلم) بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صفوں کی درستی نماز کے قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

۱۰۸۸ : وَعَنْهُ قَالَ : اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ : "اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ : "وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ".

۱۰۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ جماعت کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ بے شک میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' (بخاری) بخاری کے الفاظ کے ساتھ مسلم نے اسی معنی کی روایت کی۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملاتا تھا۔''

۱۰۸۹ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ – ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَ اللّٰهِ ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

۱۰۸۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔'' (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا کہ آپؐ اس کے ساتھ تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اندازہ فرمایا کہ ہم اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ جب تکبیر کہی جانے والی تھی کہ ایک آدمی کو صف میں سینہ نکالے دیکھا تو فرمایا: ''اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان بڑا اختلاف ڈال دیں گے۔''

١٠٩٠ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ : "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ" وَكَانَ يَقُوْلُ : "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۹۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے (درمیان) ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھو کر ارشاد فرماتے: ''آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل مختلف (ٹیڑھے) ہو جائیں گے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''اللہ اور اس کے فرشتے بھی پہلی صفوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں''۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

١٠٩١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کروں اور کندھوں میں برابری کرو اور صفوں کے خلاء کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے بارے میں نرم ہو جاؤ (ان سے تعاون کرو) اور شیطان کے لئے درمیان میں جگہ نہ چھوڑو جس نے کسی صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے کسی صف کو قطع (توڑا) تو اللہ تعالیٰ اس کو کاٹیں گے۔'' ابوداؤد صحیح سند سے۔

١٠٩٢ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ : فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو چونا گچ کرو اور قریب قریب کھڑے ہو کر گردنوں میں برابری کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صف کے خلا میں داخل ہوتا دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔''

(ابوداؤد)

شرط مسلم پر حدیث صحیح ہے۔

"اَلْحَذَفُ" بِحَآءٍ مُّهْمَلَةٍ وَّذَالٍ مُّعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَتَيْنِ ثُمَّ فَآءٌ وَّهِيَ : غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ.

اَلْحَذَف : حائے مہملہ اور ذال معجمہ دونوں زبر کے ساتھ پھر فا۔ چھوٹی سیاہ بکری کو کہتے ہیں جو (عموماً) یمن میں پائی جاتی ہے۔

١٠٩٣ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَمَا

۱۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی صف کو پورا کرو پھر وہ جو اس

كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاسْنَادٍ حَسَنٍ.

کے قریب ہو جو بھی کمی ہو وہ پچھلی صف میں ہونی چاہیے۔" (ابوداؤد) حدیث حسن ہے۔

۱۰۹۴ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيْهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِ.

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں میں رحمت بھیجتے ہیں۔" (ابوداؤد) سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر۔ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے جس کے پختہ ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے۔

۱۰۹۵ : وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ : يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : "رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کے دائیں طرف ہوں اور آپ ﷺ ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک سے متوجہ ہوں۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا: "اے میرے رب! تو اپنے عذاب سے مجھے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا۔" (مسلم)

۱۰۹۶ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَسِّطُوا الْاِمَامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام کو درمیان میں رکھو اور خلا کو بند کرو۔" (ابوداؤد)

۱۹۵ : بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَآئِضِ وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا!

باب: فرائض سمیت سنن راتبہ (مؤکدہ) کی فضیلت اور ان میں سے تھوڑی اور کامل اور جو ان کے درمیان ہو اُس کا بیان

۱۰۹۷ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالَى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۷: حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں یا جنت میں اس کے لئے ایک محل بن جاتا ہے۔" (مسلم)

١٠٩٨ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں جمعۃ المبارک کے بعد اور دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد پڑھیں۔'' (بخاری و مسلم)

١٠٩٩ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اور تیسری مرتبہ یہ فرمایا: ''اُس کے لئے جو چاہے۔'' (بخاری و مسلم)

اَلْمُرَادُ بِالْاَذَانَيْنِ : اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ.

دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

١٩٦ : بَابُ تَاكِيْدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی دو سنتوں کی تاکید

١١٠٠ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے نہیں چھوڑتے تھے۔'' (بخاری)

١١٠١ : وَعَنْهَا قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کسی چیز کا اتنا اہتمام نہ فرماتے۔ جتنا فجر کی دو رکعتوں کا۔ (بخاری و مسلم)

١١٠٢ : وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا".

۱۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے تمام دنیا سے وہ دو رکعتیں زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

١١٠٣ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ ابْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ ، فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا

۱۱۰۳: حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تاکہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کی اطلاع دیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بلال رضی اللہ عنہ کو کسی ایسے کام میں مشغول کیا جوان سے

بِامْرٍ سَالَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ اَذَانَهٗ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ، فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَالَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، وَاَنَّهٗ اَبْطَا عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ، فَقَالَ. يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّىْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَصْبَحْتَ جِدًّا؟ فَقَالَ: "لَوْ اَصْبَحْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا، وَاَحْسَنْتُهُمَا، وَاَجْمَلْتُهُمَا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

پوچھتا تھا یہاں تک کہ خوب صبح ہوگئی۔ پھر بلال کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی اور بار بار اطلاع دی' مگر رسول اللہ ﷺ نہ نکلے' جب آپؐ نکلے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کسی ایسے کام میں مشغول کر دیا جو اس سے پوچھتا تھا یہاں تک کہ زیادہ سفیدی ہو گئی اور آپؐ نے بھی نکلنے میں دیر کر دی۔ پس آپؐ نے فرمایا: ''میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو زیادہ صبح کر دی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور بھی زیادہ اگر میں صبح کر دیتا جتنی میں نے کی تو میں ان دو رکعتوں کو ضرور پڑھتا اور اچھے طریقے سے پڑھتا اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔'' (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

١٩٧ : بَابُ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يُقْرَاُ فِيْهِمَا وَبَيَانِ وَقْتِهِمَا

باب: فجر کی سنتوں کی تخفیف اور ان کی قراءت اور وقت کا بیان

١١٠٤ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يُصَلِّىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ – وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا – وَفِىْ رِوَايَةٍ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

١١٠٤: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت میں اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں پڑھتے تھے۔'' (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں پڑھتے۔ جب آپ ﷺ اطلاع سنتے' تو ان دونوں (رکعتوں) کو اتنا مختصر کرتے کہ میں کہتی کیا ان دونوں میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں؟ مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے جبکہ آپؐ اذان سنتے اور دونوں کو مختصر فرماتے۔ ایک روایت میں ہے جب فجر طلوع ہو جاتی۔

١١٠٥ : وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

١١٠٥: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے۔'' (بخاری و مسلم)

خفيفتين. متفق عليه. وفي رواية لمسلم: كان رسول الله ﷺ اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين.

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو جاتی تو کوئی نماز نہ پڑھتے' سوائے دو خفیف (ہلکی) رکعتوں کے۔''

١١٠٦: وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: كان النبي ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة من اخر الليل، ويصلي الركعتين قبل صلوة الغداة، وكان الاذان باذنيه. متفق عليه.

۱۱۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت سے وتر بناتے اور دو رکعتیں صبح کی نماز (فجر) سے پہلے پڑھتے' گویا کہ تکبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١١٠٧: وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ كان يقرأ في ركعتي الفجر في الاولى منهما: "قولوآ امنا بالله وما انزل الينا" الاية التي في البقرة وفي الاخرة منهما "امنا بالله واشهد بانا مسلمون" وفي رواية: وفي الاخرة التي في آل عمران" تعالوا الى كلمة سوآء بيننا وبينكم" رواهما مسلم.

۱۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھتے: ﴿قولوا امنا باللہ وما انزل الینا﴾ (البقرہ) اور دوسری رکعت میں: ﴿امنا باللہ واشہد بانا مسلمون﴾ (آل عمران) پڑھتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی آیت ۶۴: ﴿تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا وبینکم﴾ پڑھتے۔

(مسلم)

١١٠٨: وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قرا في ركعتي الفجر: قل يايها الكفرون، وقل هو الله احد" رواه مسلم.

۱۱۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قل یایہا الکفرون﴾ اور ﴿قل ہو اللہ احد﴾ پڑھی''۔ (مسلم)

١١٠٩: وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: رمقت النبي ﷺ شهرا يقرأ في الركعتين قبل الفجر: قل يايها الكفرون، وقل هو الله احد، رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۱۱۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہینہ توجہ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قل یایہا الکفرون﴾ اور ﴿قل ہو اللہ احد﴾ پڑھتے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٩٧ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَآءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ اَمْ لَا

١١١٠ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١١١١ : وَعَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ' فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا : "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" هٰكَذَا هُوَ فِيْ مُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ : بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

١١١٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ' وَالتِّرْمِذِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنے کا استحباب خواہ اس نے تہجد پڑھی ہو یا نہ

١١١٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں جانب پر لیٹ جاتے۔'' (بخاری)

١١١١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے اور دو رکعتوں میں سلام پھیرتے اور ایک کو ساتھ ملا کر وتر بناتے۔ جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خفیف (مختصر) رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر دائیں پہلو پر مؤذن کے اقامت کی اطلاع تک لیٹ جاتے۔'' (مسلم)

"یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ": مسلم کے الفاظ میں معنی اس کا یہ ہے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا۔

١١١٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھ لے وہ اپنی دائیں جانب پر لیٹ جائے۔'' (ابوداؤد)

اور ترمذی نے صحیح سندوں کے ساتھ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٩ : بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ!

باب: ظہر کی سنتیں

١١١٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

١١١٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''میں نے

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھیں۔" (بخاری ومسلم)

١١١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل چار رکعت نہ چھوڑتے تھے"۔ (بخاری)

١١١٥: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ- وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ- وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۱۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے' پھر نکل کر اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مغرب کی تین رکعت پڑھاتے' پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر میرے گھر میں دو رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم)

١١١٦: وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۱۶: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیں گے۔" (ابوداؤد اور ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١١٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: "اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور فرماتے: "یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا اس میں کوئی نیک عمل اوپر چڑھے۔" (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١١٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

۱۱۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھ سکتے تو ظہر کے بعد ان کو پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

حديثٌ حسنٌ.

حدیث حسن ہے۔

٢٠٠ : بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی سنتیں

١١١٩ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١١٩: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور جو ان کے پیروکار مؤمن اور مسلمان ہیں ان پر سلام کے ساتھ فاصلہ (علیحدگی) فرماتے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٢٠ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ' وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١٢٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٢١ : وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

١١٢١: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

٢٠١ : بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

باب: مغرب کے بعد اور پہلے والی سنتیں

تَقَدَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ' وَهُمَا صَحِيْحَانِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

ان ابواب میں حدیث ابن عمر اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہم گزری وہ دونوں صحیح حدیثیں ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔

١١٢٢ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : "لِمَنْ شَاءَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١١٢٢: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''تم مغرب سے پہلے نماز (نفل) پڑھو اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا جو آدمی چاہے (ان نفلوں کو ادا کرے)۔'' (بخاری)

۱۱۲۳ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ رَاَيْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف جلدی (دو سنتوں کو ادا کرنے کے لئے) کرتے ہیں۔ (بخاری)

۱۱۲۴ : وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيْلَ : اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ : كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا؟ کیا رسول اللہ نے بھی ان کو ادا فرمایا؟ فرمایا حضور ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ ہی ہمیں منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۲۵ : وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے۔ جب مؤذن مغرب کی نماز کے لئے جلدی کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ناواقف آدمی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ خیال کرتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے۔ اس لئے کہ کثرت سے لوگ یہ دو رکعتیں (قبل از نماز) پڑھ رہے ہوتے۔ (مسلم)

۲۰۲ : بَابُ سُنَّةِ الْعِشَآءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا!

باب: عشاء سے پہلے اور بعد کی سنتیں

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ، وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ.

اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں عشاء کے بعد ادا کیں' حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ والی ہے کہ ہر تکبیر اور اذان کے درمیان نماز ہے۔" (بخاری ومسلم) جیسا پہلے گزر اتھا۔

۲۰۳ : بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی سنتیں

۱۱۲۶ : فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۲۶: اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں جمعہ کے بعد ادا فرمائیں۔ نمبر ۱۰۹۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۲۷ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا صَلّٰى

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو

اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔"

(مسلم)

١١٢٨ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ واپس لوٹتے۔ پھر دو رکعت اپنے گھر میں ادا فرماتے۔

(مسلم)

٢٠٤ : بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَآءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا وَالْاَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَّوْضِعِ الْفَرِيْضَةِ اَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ!

باب: سنن راتبہ اور غیر راتبہ کی گھر میں ادائیگی کا استحباب اور نوافل کے لئے فرائض کی جگہ بدل لینے یا کلام سے فاصلہ کرنا

١١٢٩ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۲۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو، بے شک افضل ترین نماز آدمی کی نمازوں میں سے وہ ہے جو اپنے گھر میں ادا کی جائے، سوائے فرض نماز کے۔" (بخاری، مسلم)

١١٣٠ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنی نمازوں کا کچھ حصہ (نفلی) اپنے گھروں میں مقرر کرو اور ان کو قبریں مت بناؤ۔" (بخاری و مسلم)

١١٣١ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهِ" فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کرلے، تو وہ اپنے گھر کے لئے اپنی نماز (نفلی) کا کچھ حصہ رکھ لے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز سے خیر و برکت عنایت فرمانے والے ہیں۔" (مسلم)

١١٣٢ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَآءٍ اَنَّ نَافِعَ بْنَ

۱۱۳۲: حضرت عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع ابن جبیر نے مجھے سائب

جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ : نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ : لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ : اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

بن اخت نمر کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا جو ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نماز میں دیکھی تھی تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں۔ میں نے ان کے ساتھ مقصورہ (حجرہ) میں جمعہ کی نماز ادا کی' جب امام نے سلام پھیرا' میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے نماز پڑھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو میری طرف پیغام بھیج کر فرمایا' جو تم نے کیا دوبارہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو اس کے ساتھ اور کوئی نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ تم کلام کرو یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا کہ ہم کسی نماز کو نہ ملائیں۔ جب تک کہ ہم کلام نہ کرلیں یا وہاں سے نکل نہ جائیں۔ (مسلم)

٢٠٥: بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْوِتْرِ وَبَيَانِ اَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهِ!

باب: نماز وتر کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ وہ سنّتِ مؤکدہ ہے اور وقت کا بیان

١١٣٣ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ، فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١٣٣: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وتر قطعی نہیں' جس طرح کہ فرض نماز' لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو مکرر فرمایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے' پس اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٣٤ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنْ اَوْسَطِهِ وَمِنْ اٰخِرِهِ — وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٣٤: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی' شروع رات' درمیانی رات اور آخری رات (رات کا پچھلا حصہ) اور آپ کی وتر نماز سحر تک پہنچی۔ (بخاری ومسلم)

١١٣٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٣٥: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کو تم اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔'' (بخاری ومسلم)

١١٣٦ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَوْتِرُوْا قَبْلَ

١١٣٦: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا

اَنْ تُصْبِحُوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٣٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ : قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ.

١١٣٨ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١١٣٩ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٠٦ : بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْثَرِهَا وَاَوْسَطِهَا وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا!

١١٤٠ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْاِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ اِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَّا يَثِقُ بِالْاِسْتِيْقَاظِ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنْ وَثِقَ فَاٰخِرُ اللَّيْلِ اَفْضَلُ.

کرو۔" (مسلم)

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز پڑھتے میں آپؐ کے سامنے لیٹی ہوتی' جب وتر باقی رہ جاتے تو مجھے جگا دیتے' پس میں وتر پڑھ لیتی۔" مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ جب وتر باقی رہ جاتے تو آپؐ فرماتے؛ اے عائشہ! اُٹھ اور وتر پڑھ۔"

۱۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صبح سے پہلے وتر میں جلدی کرنا۔" (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کو خطرہ ہو کہ رات کے آخری حصے میں اٹھ نہ سکے گا' اسے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لینا چاہئے اور جس کو طمع ہو کہ رات کے پچھلے حصے میں جاگے' پس اس کو رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے چاہئے اس لئے کہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ افضل ہے۔" (مسلم)

باب: نمازِ چاشت کی فضیلت اور اس میں قلیل وکثیر اور اوسط کی وضاحت اور اُس کی محافظت پر ترغیب

۱۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے' چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔" (بخاری ومسلم)

اور سونے سے پہلے اس کے لئے مستحب ہے جس کو رات کے پچھلے حصے میں جاگنے کے بارے میں اعتماد نہ ہو' اگر اعتماد ہو تو رات کے پچھلے حصے میں زیادہ افضل ہے۔

١١٤١ : وعن ابى ذرٍ رضى اللّٰه عنهُ عن النبىِّ قال: "يُصبحُ على كُلِّ سُلامى مِن احدِكُم صدقةٌ فكُلُّ تسبيحةٍ صدقةٌ، وكُلُّ تحميدةٍ صدقةٌ، وكُلُّ تهليلةٍ صدقةٌ، وكُلُّ تكبيرةٍ صدقةٌ، وامرٌ بالمعروفِ صدقةٌ ونهىٌ عن المنكرِ صدقةٌ، وتجزِئُ من ذلك ركعتانِ يركعُهما من الضُّحى" رواهُ مُسلِم.

۱۱۴۱: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں ہر آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ہر ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے' پس ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر اَلحَمدُ لِلّٰہِ صدقہ ہے' ہر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صدقہ ہے' ہر بھلی بات کا حکم دینا صدقہ ہے' ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کی طرف سے کافی ہیں جس کو آدمی ادا کرے۔''

(مسلم)

١١٤٢ : وعن عائشة رضى اللّٰه عنها قالت: كان رسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصلّى الضُّحى اربعًا ويزيدُ ما شاءَ اللّٰهُ، رواهُ مُسلِم.

۱۱۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں ادا فرماتے اور جتنا چاہتے اضافہ فرماتے۔'' (مسلم)

١١٤٣ : وعن امِّ هانىءٍ فاختة بنتِ ابى طالبٍ رضى اللّٰه عنها قالت: ذهبتُ الى رسُولِ اللّٰهِ ﷺ عامَ الفتحِ فوجدتُهُ يغتسِلُ فلما فرغ من غُسلِه صلّى ثمانى ركعاتٍ وذلك ضُحى" متفقٌ عليه - وهذا مُختصرُ لفظِ احدى رواياتِ مُسلِم.

۱۱۴۳: حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں فتح والے سال حاضر ہوئی۔ اس وقت آپؐ غسل فرما رہے تھے' جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی اور یہی چاشت کی نماز ہے۔'' (بخاری و مسلم) مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے مختصر لفظ یہ ہیں۔

٢٠٧ : بابُ تجوزُ صلوةُ الضُّحى من ارتفاعِ الشّمسِ الى زوالِها والافضلُ ان تُصلّى عند اشتدادِ الحرِّ وارتفاعِ الضُّحى

باب: چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے زوال تک جائز ہے مگر افضل دھوپ کے تیز ہونے اور خوب دوپہر ہونے کے وقت ہے

١١٤٤ : عن زيدِ بنِ ارقمَ رضى اللّٰه عنهُ انّهُ راى قومًا يُصلُّونَ من الضُّحى فقال: اما لقد علِمُوا انّ الصلوةَ فى غيرِ هذهِ السّاعةِ افضلُ! انّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قال: "صلوةُ الاوّابينَ حينَ ترمضُ الفِصالُ" رواهُ مُسلِم.

۱۱۴۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''ان لوگوں کو معلوم ہے کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔'' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے

"ترمَضُ" بِفَتحِ التَّاءِ والمِيمِ وبالضَّادِ المُعجمةِ يعني شِدَّةَ الحرِّ. "وَالفِصالُ" جمعُ فصيلٍ وهو: الصَّغيرُ من الإبلِ.

لگیں۔" (مسلم)

تَرمَضُ: میم پر زبر ہے' سخت گرمی کو کہتے ہیں۔
الفِصالُ: فصیل کی جمع ہے' اونٹ کا بچہ

۲۰۸ : بَابُ الحَثِّ عَلى صَلاةِ تَحِيَّةِ المَسْجِدِ وَكَراهَةِ الجُلُوسِ قَبلَ انْ يُصَلِّيَ رَكعَتَينِ فِي اَيِّ وَقتٍ دَخَلَ وَسَوَآءٌ صَلّٰى رَكعَتَينِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ اَوْ صَلٰوةِ فَرِيضَةٍ اَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ اَوْ غَيرِهَا!

باب: تحیۃ المسجد' دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے بغیر بیٹھنا مکروہ قرار دیا گیا خواہ اُس نے تحیۃ کی نیت سے پڑھی ہوں یا فرائض وسنن ادا کئے ہوں

۱۱٤٥ : عَنْ اَبِي قَتادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذا دَخَلَ اَحَدُكُمُ المَسجِدَ فَلا يَجلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكعَتَينِ" مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

۱۱۴۵: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو' تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔" (بخاری ومسلم)

۱۱٤٦ : وَعَنْ جابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قالَ: اَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي المَسجِدِ فَقالَ: "صَلِّ رَكعَتَينِ" مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

۱۱۴۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو رکعتیں پڑھ لو۔" (بخاری ومسلم)

۲۰۹ : بَابُ اسْتِحبَابِ رَكعَتَينِ بَعدَ الوُضُوءِ

باب: وضو کے بعد دو رکعتوں کا استحباب

۱۱٤٧ : عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ لِبِلالٍ: "يا بِلالُ حَدِّثْنِي بِاَرجَى عَمَلٍ عَمِلتَهُ فِي الاِسلامِ فَاِنِّي سَمِعتُ دَفَّ نَعلَيكَ بَينَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ قالَ: ما عَمِلتُ عَمَلًا اَرجَى عِندِي مِن اَنِّي لَم اَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي ساعَةٍ مِن لَيلٍ اَو نَهارٍ اِلّا صَلَّيتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ ما كُتِبَ

۱۱۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: "اے بلال! تم مجھے اپنا سب سے زیادہ اُمید والا عمل بتاؤ جو تم نے اسلام میں کیا؟ اس لئے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں نے کوئی ایسا عمل' جو میرے پاس زیادہ امید والا ہو نہیں کیا کہ میں نے دن یا رات کسی گھڑی میں جب بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کی نماز ادا کی' جتنی نماز میرے

لِـيَ اَنْ اُصَلِّـيَ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ' وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

"الـدَّفُّ" بِالْفَاءِ : صَوْتُ نَعْلٍ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْاَرْضِ ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

٢١٠ : بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ وُجُوْبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطَيُّبِ وَالتَّبْكِيْرِ اِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[الجمعة:١٠]

١١٤٨ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ : فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ' وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ ' وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٤٩ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ ' غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ' وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٥٠ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :

مقدر میں تھی۔ (بخاری ومسلم)

یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

الدّف: جوتے کی آواز اور زمین پر اس کی حرکت اور اللہ خوب جانتا ہے۔

باب: جمعہ کی فضیلت اور اس کا وجوب اور اس کے لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا اور جلد ہی جمعہ کے لئے جانا اور جمعہ کے دن دُعا اور پیغمبر ﷺ پر درود اور قبولیتِ دُعا کی گھڑی اور نماز جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

(الجمعہ)

۱۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ وہ جمعہ کا دن ہے' اسی میں آدم (علیہ السلام) پیدا کئے گئے' اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے۔'' (مسلم)

۱۱۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جس نے عمدہ وضو کیا' پھر جمعہ کے لئے آیا' پس غور سے (خطبہ) سنا اور خاموش رہا تو اس کے جو گناہ پچھلے جمعہ اور اس جمعہ کے درمیان ہوئے' وہ بخش دیئے جاتے ہیں اور تین دن زائد کے بھی اور جس نے کنکریوں کو چھوا (خطبہ کے وقت) پس اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

۱۱۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

"الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان، مكفرات ما بينهن اذا اجتنبت الكبائر" رواه مسلم.

فرمایا: "پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان گناہوں کو جو ان کے درمیان پیش آتے ہیں۔ ان کو بخشنے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔" (مسلم)

١١٥١ : وعنه وعن ابن عمر رضي الله عنهم انهما سمعا رسول الله ﷺ يقول على اعواد منبره: "لينتهين اقوام على ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين" رواه مسلم.

1151: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: "کچھ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں، وہ اپنے جمعہ چھوڑنے میں باز آجائیں، ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیں گے پھر وہ ضرور غافلوں میں شمار ہوں گے۔" (مسلم)

١١٥٢ : وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال: "اذا جاء احدكم الجمعة فليغتسل" متفق عليه.

1152: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو چاہئے کہ وہ غسل کرے۔" (بخاری ومسلم)

١١٥٣ : وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: "غسل الجمعة واجب على كل محتلم" متفق عليه.

1153: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔"

(بخاری ومسلم)

المراد بالمحتلم: البالغ والمراد بالوجوب: وجوب اختيار كقول الرجل لصاحبه حقك واجب علي، والله اعلم.

بالمحتلم سے مراد بالغ ہے اور بالوجوب سے مراد اختیار ہے، جیسے کوئی آدمی اپنے دوست کو کہے، تیرا حق مجھ پر لازم ہے۔

١١٥٤ : وعن سمرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من توضا يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل" رواه ابو داود، والترمذي وقال: حديث حسن.

1154: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، اچھا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا، تو غسل بہت فضیلت والا ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٥٥ : وعن سلمان رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ: "لا يغتسل رجل يوم الجمعة، ويتطهر ما استطاع من طهر،

1155: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس حد تک ہو سکتا ہے، پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اپنے تیل کو

وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

لگاتا ہے اور اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرتا ہے۔ پھر نکلتا ہے اور دو کے درمیان جدائی نہیں کرتا، پھر جو فرض نماز ہے وہ ادا کرتا ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے۔ پھر اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(بخاری)

١١٥٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "غُسْلَ الْجَنَابَةِ" أَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ.

١١٥٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر جمعہ کی طرف گیا، تو گویا اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا پس گویا اس نے ایک گائے قربان کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک دُنبہ سینگوں والا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے مرغی بطور تقرب دی اور جو پانچویں گھڑی میں تو گویا اس نے انڈا بطور قرب کے دیا۔ جب امام خطبہ کے لئے (حجرے سے) نکل آتا ہے تو (مسجد میں) حاضر ہو کر خطبہ کی طرف کان لگاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

غُسْلَ الْجَنَابَةِ: ایسا غسل کیا جو غسل جنابت کی طرح عمدہ اور صفائی والا ہو۔

١١٥٧: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٥٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا تذکرہ فرمایا: "اس میں ایک گھڑی ایسی ہے، جو مسلمان بندہ اسی گھڑی کو پالے اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عنایت فرما دیتے ہیں اور آپؐ نے اس کے قلیل ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

١١٥٨: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ فِي شَأْنِ سَاعَةِ

١١٥٨: حضرت ابوبردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے جمعہ کی گھڑی کے متعلق کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے سنا؟ میں نے جواباً کہا جی

الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہاں۔ میں نے ان سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہونے کے درمیان ہے۔

(مسلم)

۱۱۵۹ : وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۱۵۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ افضل دن جمعہ کا ہے۔ اس میں مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند سے بیان کیا۔

۲۱۱ : بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ اَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

باب: ظاہری نعمت کے ملنے یا ظاہری تکلیف کے ازالہ پر سجدۂ شکر کا استحباب

۱۱۶۰ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَآءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا — فَعَلَهُ ثَلَاثًا — وَقَالَ : "اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا. ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۱۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کے لئے نکلے۔ پس جب ہم مقام عزوراء کے قریب پہنچے تو آپؐ سواری سے اترے۔ پھر اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر اللہ سے کچھ دیر دعا کی۔ پھر سجدے میں پڑ گئے۔ پس کافی دیر سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور اپنے ہاتھوں کو کچھ دیر کے لئے اٹھایا؟ پھر سجدہ ریز ہوئے۔ یہ تین مرتبہ کیا اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور میری امت کا تیسرا حصہ مجھے دے دیا۔ میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے امت کے تیسرے حصے کے متعلق میری شفاعت قبول فرمائی۔ پس میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے متعلق سوال کیا تو اللہ نے مجھے میری امت کا بقیہ ثلث بھی دے دیا پس میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا (ابوداؤد)

٢١٢ : بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ!

باب: قیام اللیل کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الاسراء: ٧٩] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة: ١٦] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴾ [الذاريات: ١٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رات کو تہجد ادا کرو یہ زائد ہے آپؐ کے لئے۔ امید ہے کہ آپؐ کا رب آپؐ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔'' (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں۔'' (السجدہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ رات میں تھوڑا آرام کرتے ہیں۔''

١١٦١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهٗ : لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ : اَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ نَحْوُهٗ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٦١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔ (بخاری ومسلم) حضرت مغیرہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

١١٦٢ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ لَيْلًا فَقَالَ : "أَلَا تُصَلِّيَانِ؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"طَرَقَهٗ" : أَتَاهُ لَيْلًا.

١١٦٢: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے اور فاطمہ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے؟ (بخاری ومسلم)

طَرَقَه : رات کو آنا

١١٦٣ : وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ" قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٦٣: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ بہت خوب آدمی ہیں' کاش کہ وہ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوتا''۔ سالم کہتے ہیں کہ اس کے بعد عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(بخاری ومسلم)

١١٦٤ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ

١١٦٤: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبداللہ تو

اللہ ﷺ: "يا عبد الله لا تكن مثل فلان! كان يقوم الليل فترك قيام الليل" متفق عليه.

فلاں کی طرح نہ بن وہ رات کو قیام کرتا تھا۔ پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(بخاری و مسلم)

١١٦٥: وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: ذكر عند النبي ﷺ رجل نام ليلة حتى أصبح! قال: "ذاك رجل بال الشيطان في أذنيه - أو قال أذنه" - متفق عليه.

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا جو رات سے صبح تک سوتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا: "وہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے جس کے کانوں میں یا کان میں پیشاپ کردیا ہے۔" (بخاری و مسلم)

١١٦٦: وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: "يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم إذا هو نام ثلاث عقد - يضرب على كل عقدة: عليك ليل طويل فارقد، فإن استيقظ فذكر الله تعالى انحلت عقدة، فإن توضأ انحلت عقدة، فإن صلى انحلت عقدة كلها فأصبح نشيطا طيب النفس، وإلا أصبح خبيث النفس كسلان" متفق عليه.

"قافية الرأس": آخره.

۱۱۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے کے وقت تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گرہ پر یہ دم پڑھتا ہے عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ اگر اس نے بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرلیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کرلیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے نماز پڑھ لی تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہے اور وہ خوش باش پاکیزہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے ورنہ اس کی صبح بدحالی اور سستی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(بخاری و مسلم)

"قافية الرأس": سر کا پچھلا حصہ یعنی گدی۔

١١٦٧: وعن عبد الله بن سلام رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: "أيها الناس أفشوا السلام، وأطعموا الطعام وصلوا بالليل والناس نيام، تدخلوا الجنة بسلام" رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! السلام علیکم کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٦٨: وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم،

۱۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے بعد سے زیادہ افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز

وَافْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رات کی ہے۔

(مسلم)

١١٦٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا خطرہ ہو تو ایک تیسری رکعت ملا کر وتر بنالو۔

(بخاری و مسلم)

١١٧٠ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ادا فرماتے' اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

١١٧١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ ، وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا ، وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ کسی مہینے میں روزہ نہ رکھتے۔ یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ ہی نہ رکھیں گے اور کبھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا کہ اس مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے ہی نہیں اور تم نہ چاہتے تھے کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں مگر دیکھ لیتے اور اگر تم نہ چاہتے ہو کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھیں مگر سوتا ہوا دیکھ لیتے۔ (بخاری)

١١٧٢ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً - تَعْنِيْ فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ، حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے اور اس میں اتنا طویل سجدہ ادا فرماتے جتنی دیر میں تم سے کوئی ایک پچاس آیتیں تلاوت کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھائیں اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹ جاتے' یہاں تک کہ نماز کی اطلاع دینے والا ہی آتا۔

(بخاری)

١١٧٣ : وَعَنْهَا قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ - فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ - عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً : يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا

۱۱۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں تہجد کی نماز میں گیارہ رکعت سے اضافہ نہ فرماتے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن و

تسال عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال: "يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي" متفق عليه.

طوالت کا مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے، ان کے بھی حسن وطوالت کا مت پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا۔'' (بخاری ومسلم)

١١٧٤: وعنها ان النبي ﷺ كان ينام اول الليل ويقوم اخره فيصلي - متفق عليه.

۱۱۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور پچھلے حصے میں اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ (بخاری ومسلم)

١١٧٥: وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال صليت مع النبي ﷺ ليلة فلم يزل قائما حتى هممت بامر سوء، قيل: ما هممت؟ قال: هممت ان اجلس وادعه متفق عليه.

۱۱۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے مسلسل قیام فرمایا۔ یہاں تک کہ میں نے برے کام کا ارادہ کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کس چیز کا ارادہ کیا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو قیام کی حالت میں چھوڑ دوں۔ (بخاری ومسلم)

١١٧٦: وعن حذيفة رضي الله عنه قال: صليت مع النبي ﷺ ذات ليلة فافتتح البقرة، فقلت: يركع عند المائة، ثم مضى، فقلت: يصلي بها في ركعة، فمضى، فقلت: يركع بها، ثم افتتح النساء فقراها، ثم افتتح ال عمران فقراها يقرا مترسلا اذا مر باية فيها تسبيح سبح، واذا مر بسؤال سال، واذا مر بتعوذ تعوذ، ثم ركع فجعل يقول: سبحان ربي العظيم، فكان ركوعه نحوا من قيامه، ثم قال: سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد، ثم قام طويلا قريبا مما ركع، ثم سجد فقال: سبحان ربي الاعلى فكان سجوده قريبا من

۱۱۷۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس آپؐ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ سو آیت پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا کہ سورۃ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے مگر آپؐ نے قراءت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا اس کے اختتام پر رکوع کریں گے، پھر آپؐ نے (سورۃ) نساء شروع فرمائی پس اس کو پڑھا۔ پھر آلِ عمران شروع کی اور اس کو پڑھا۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے۔ جب کسی تسبیح کی آیت سے گزرتے تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت کو پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت پر گزر ہوتا تو تعوذ کرتے۔ پھر رکوع کیا اور اس میں یوں پڑھنے لگے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم آپؐ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ ...... کہا پھر ایک طویل قومہ فرمایا جو رکوع کے قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا اور یہ پڑھا: سُبْحَانَ رَبِّيَ

قیامه — رواهُ مُسلم.

الْاَعْلٰی اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب قریب تھا۔ (مسلم)

۱۱۷۷ : وعَنْ جابرٍ رضی اللّٰهُ عنهُ قال : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ؟ قال : "طُوْلُ الْقُنُوْتِ" رواهُ مُسلم.

اَلْمُرَادُ بِالْقُنُوْتِ : اَلْقِیَامُ.

۱۱۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کون سی نماز افضل ہے؟'' فرمایا: طویل قیام والی۔ (مسلم)

قنوت سے مراد قیام ہے۔

۱۱۷۸ : وعَنْ عبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعاصِ رضی اللّٰهُ عنهُما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قالَ : "اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوۃُ داوٗدَ، واَحَبُّ الصِّیامِ اِلَی اللّٰهِ صِیامُ داوٗدَ : کانَ یَنامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنامُ سُدُسَهٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۱۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب نماز (نفلی نمازوں میں) داؤد علیہ السلام کی ہے اور روزوں میں سب سے محبوب روزے (بھی) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہی ہیں۔ وہ نصف رات سوتے اور ثلث قیام کرتے اور چھٹا حصہ سوتے۔ (اور روزوں میں ان کا معمول یہ تھا کہ) ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۹ : وعَنْ جابرٍ رضی اللّٰهُ عنهُ قال : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَساعَةً لا یُوافِقُها رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ تَعالٰی خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ" رواهُ مُسلم.

۱۱۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ جو مسلمان اس گھڑی کو پالیتا ہے اور اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرما دیتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہے۔ (مسلم)

۱۱۸۰ : وعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللّٰهُ عنهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قال : "اِذا قامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلٰوۃَ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ" رواهُ مُسلم.

۱۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی رات کے کسی حصہ میں بیدار ہو تو اس کو نماز کا افتتاح دو خفیف (مختصر) رکعتوں سے کرنا چاہئے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ : وعَنْ عائشةَ رضی اللّٰهُ عنها قالَتْ : کانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذا قامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ" رواهُ مُسلم.

۱۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

(مسلم)

۱۱۸۲ : وعَنْها رضی اللّٰهُ عنها قالَتْ : کانَ

۱۱۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نماز کسی درد یا عذر کی وجہ سے رہ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت بارہ رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم)

١١٨٣ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۳: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وظیفے یا اس میں سے کسی چیز سے رہ جائے۔ پھر وہ نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے متعلق لکھ دیا جاتا ہے کہ گویا اس نے وہ رات کو ہی پڑھا۔ (مسلم)

١١٨٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۱۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرتا ہے جو رات کو اٹھا پھر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اگر اُس نے انکار کیا تو اِس نے اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو بیدار ہوئی اور اس نے اپنے خاوند کو بھی جگایا۔ اگر اس نے انکار کیا تو اِس نے اُس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔'' (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١١٨٥ : وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا – اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۱۸۵: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور پھر وہ دونوں نمازیں پڑھیں یا اکٹھی دو رکعتیں وہ پڑھیں، تو ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١١٨٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں اونگھ آ جائے، اسے چاہئے کہ وہ سو جائے، یہاں تک کہ اس کی نیند دور ہو جائے اور جب تم میں سے ایک اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کر رہا ہو مگر اس کی بجائے اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔'' (بخاری و مسلم)

١١٨٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢١٣ : بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

١١٨٨ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٨٩ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِىْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢١٤ : بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ اَرْجٰى لَيَالِيْهَا!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ [القدر:١] اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ﴾ [الدخان:٣] اَلْاٰيَاتِ.

١١٩٠ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک رات کو بیدار ہو جائے۔ پھر اس کی زبان پر مشکل ہو گیا اور اس نے نہ جانا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' اس کو چاہئے کہ وہ لیٹ جائے۔
(مسلم)

باب: قیامِ رمضان کا استحباب اور وہ تراویح ہے

۱۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے اگلے (پچھلے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے قیام کی رغبت دلاتے تھے' بغیر اس کے کہ ان کو لازم طور پر حکم دیں۔ چنانچہ فرماتے جس نے رمضان میں قیام کیا' پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

باب: لیلۃ القدر کی فضیلت اور اُس کا سب سے زیادہ اُمید والی رات ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' بے شک ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اتارا۔'' (القدر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' بے شک ہم نے اس کو مبارک رات میں اتارا۔'' (الدخان)

۱۱۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے یقین اور اخلاص کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''
(بخاری و مسلم)

۱۱۹۱ : وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجالا من اصحاب النبی ﷺ اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر، فقال رسول اللہ ﷺ : "اری رؤیاکم قد تواطات فی السبع الاواخر، فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر" متفق علیہ.

۱۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خواب میں لیلۃ القدر آخر سات راتوں میں دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم سب کا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گیا جو تم میں سے اس کو تلاش کرے تو اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۱۹۲ : وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ ﷺ یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول: "تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان" متفق علیہ.

۱۱۹۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے اور فرماتے ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔''

(بخاری ومسلم)

۱۱۹۳ : وعنھا رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال: "تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان"

رواہ البخاری.

۱۱۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔''

(بخاری)

۱۱۹٤ : وعنھا رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ: "اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احیا اللیل کلہ، وایقظ اھلہ، وجد وشد المئزر" متفق علیہ.

*۱۱۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو تمام رات جاگتے اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، خوب کوشش کرتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۹۵ : وعنھا قالت: کان رسول اللہ ﷺ یجتھد فی رمضان مالا یجتھد فی غیرہ، وفی العشر الاواخر منہ ما لا یجتھد فی غیرہ" رواہ مسلم.

۱۱۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اتنی محنت کرتے جتنی کسی اور مہینہ میں نہ کرتے اور اس کے آخری عشرہ میں اتنی محنت کرتے جو اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔'' (مسلم)

۱۱۹٦ : وعنھا قالت: قلت: یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما

۱۱۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فرمائیں اگر مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں علم

اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ : "قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہو جائے کہ وہ کون سی رات ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ ارشاد فرمایا: ''تم یوں کہو اے اللہ تو معاف کرنے والا' معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف فرما۔'' (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٥ : بَابُ فَضْلِ السِّوَاکِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

باب : مسواک اور فطرت کے خصائل

١١٩٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ - اَوْ عَلَى النَّاسِ - لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٩٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میری امت ...... یا لوگوں پر...... شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (بخاری ومسلم)

١١٩٨ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاکِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلشَّوْصُ" : اَلدَّلْکُ.

١١٩٨: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ (بخاری ومسلم)

"اَلشَّوْصُ": ملنا۔

١١٩٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّکُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٩٩: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے آپؐ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رات میں جب چاہتا اٹھا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور پھر وضو فرما کر نماز پڑھتے۔'' (مسلم)

١٢٠٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاکِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٢٠٠: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں مسواک کے سلسلے میں بہت زیادہ تاکید کی ہے۔'' (بخاری)

١٢٠١ : وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ : بِالسِّوَاکِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٢٠١: شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کون سا کام کرتے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''مسواک کرتے۔'' (بخاری)

١٢٠٢ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

١٢٠٢: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس حال میں کہ مسواک کا کنارہ

وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٢٠٣ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ' رَوَاهُ النَّسَائِيُّ' وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ.

١٢٠٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ – اَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ ' وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ' وَقَصُّ الشَّارِبِ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْاِسْتِحْدَادُ : حَلْقُ الْعَانَةِ وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِيْ حَوْلَ الْفَرْجِ.

١٢٠٥ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ ' وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ' وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ' وَقَصُّ الْاَظْفَارِ ' وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ' وَنَتْفُ الْاِبِطِ ' وَحَلْقُ الْعَانَةِ ' وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" قَالَ الرَّاوِيْ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ قَالَ وَكِيْعٌ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ – اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ: يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْبَرَاجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيْمِ– وَهِيَ : عُقَدُ الْاَصَابِعِ "اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" مَعْنَاهُ: لَا يَقُصُّ مِنْهَا شَيْئًا.

١٢٠٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

آپ ﷺ کی زبان پر تھا۔ (بخاری ومسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔'' (نسائی)

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا۔

۱۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فطرت کے اعمال پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: (۱) ختنہ' (۲) زیر ناف بال صاف کرنا' (۳) ناخن کاٹنا' (۴) بغل کے بال اکھاڑنا' (۵) مونچھوں کے بال کٹوانا''۔ (بخاری ومسلم)

"اَلْاِسْتِحْدَادُ : زیر ناف بال صاف کرنا اور یہ وہ بال ہیں جو شرم گاہ کے اردگرد ہوتے ہیں۔

۱۲۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: (۱) مونچھوں کا کاٹنا' (۲) داڑھی کا بڑھانا' (۳) مسواک کرنا' (۴) ناک میں پانی ڈالنا' (۵) ناخن کاٹنا' (۶) جوڑوں کو دھونا' (۷) بغل کے بال اکھاڑنا' (۸) زیر ناف بال مونڈھنا' (۹) استنجا کرنا' راوی نے کہا میں دسویں بھول گیا ہوں۔ شاید کہ وہ کلی ہو۔

وکیع جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ کا معنی استنجا کرنا ہے۔ (مسلم)

اَلْبَرَاجِمُ: با کی زبر اور جیم کی زیر کے ساتھ ہے' انگلیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں۔

اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ : اس میں سے کچھ بھی نہیں کاٹتے تھے۔

۱۲۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عن النبيّ ﷺ قال : "احفوا الشوارب واعفوا اللحى" متفق عليه.

٢١٦ : بَابُ تَاكِيدِ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قال الله تعالى : ﴿واقيموا الصلوة واتوا الزكوة﴾ [البقرة:٤٣] وقال تعالى : ﴿وما أمروآ الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفآء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين القيمة﴾ [البينة:٥] وقال تعالى: ﴿خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها﴾ [التوبة:١٠٣]

١٢٠٧ : وعن ابن عمر رضى الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال : "بنى الاسلام على خمس : شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ، واقام الصلوة ، وايتآء الـــزكوة ، وحج البيت ، وصوم رمضان" متفق عليه.

١٢٠٨ : وعن طلحة بن عبيد الله رضى الله عنه قال : جآء رجل الى رسول الله ﷺ من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوى صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله ﷺ فاذا هو يسأل عن الاسلام ، فقال رسول الله ﷺ : خمس صلوات فى اليوم والليلة " قال : هل على غيرهن؟ قال: "لا الا ان تطوع" فقال رسول الله ﷺ: "وصيام شهر رمضان" قال : هل

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ''۔ (بخاری ومسلم)

باب: زکوۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اُس کی فضیلت اور اس کے متعلقات

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔'' (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہیں ان کو حکم دیا گیا' مگر اس بات کا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے لئے پکار کو خالص کرتے ہوئے یک سو ہو کر اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ یہی مضبوط دین ہے۔'' (البینہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لو' اور ان کو پاک کرو اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو۔'' (التوبۃ)

۱۲۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز کا قائم کرنا۔ (۳) زکوۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۰۸: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل نجد میں سے آیا جس کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے مگر ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا۔ پس وہ آپؐ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفلی نماز پڑھے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے''۔ پھر اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے؟

عَلَىَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَىَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے اور اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا' اس نے کہا کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ کرے۔ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس مڑا۔ اللہ کی قسم میں اس سے نہ اضافہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا تو وہ کامیاب ہوگیا۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: "اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۰۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''تم ان کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دعوت دو۔ اگر وہ تیری بات مان لیں تو پھر ان کو اس کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر انہی کے غرباء کو لوٹا دی جائے گی۔''

(بخاری ومسلم)

١٢١٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں' یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرلیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١٢١١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ – وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ

۱۲۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ کیسے ان لوگوں سے لڑیں گے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''

تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ، فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ – وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢١٢ : وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِىِّ ﷺ : اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِى الْجَنَّةَ قَالَ : "تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢١٣ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ : "تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ ، وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا – فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢١٤ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہیں جس نے یہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لی' مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا'' اللہ کی قسم میں ضرور ان لوگوں سے لڑوں گا' جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ بیشک زکوٰۃ مالی حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ اونٹ کو باندھنے والی رسّی' جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیتے تھے' وہ بھی روکیں گے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جہاد کروں گا۔'' عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لئے کھول دیا ہے' پس میں نے جان لیا کہ وہی حق ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۲۱۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''مجھے ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے''۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' نماز کو قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔'' (بخاری و مسلم)

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلا دیں کہ جسے میں جب کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: '' تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور تو نماز کو قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا'' مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں اس پر اضافہ نہ کروں گا۔'' جب وہ مڑ کر چل دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو پسند کرے کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۴: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عنہ قال: بايعتُ النبيَّ ﷺ على اقام الصلوة وايتآء الزكوة والنصح لكل مسلم' متفق عليه.

کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نماز کے قائم کرنے' زکوۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر کی۔ (بخاری ومسلم)

١٢١٥ : وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ "ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمي عليها في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار" قيل: يا رسول الله فالابل؟ قال: "ولا صاحب ابل لا يؤدي منها حقها ومن حقها حلبها يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار" قيل يا رسول الله فالبقر والغنم؟ قال: "ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيمة بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عليه اولاها رد عليه

١٢١٥: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو سونے چاندی کا مالک ہے اور اس کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کا دن سونے اور چاندی کے آگ کے تختے بنا کر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اُس کے ساتھ اِس کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ لوٹا کر جہنم میں گرم کیا جائے گا ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ جنت یا جہنم کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اونٹوں کے بارے میں فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اونٹوں کا مالک جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ پانی کے گھاٹ پر باری کے دن ان کا دودھ دوھ کر ضرورت مندوں میں بانٹ دیا جائے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو چٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل لٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے اونٹوں میں سے ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور وہ اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے اس کو کاٹیں گے۔ جب ان کا پہلا حصہ گزر جائے گا تو پچھلوں کو اس پر لوٹایا جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ پھر وہ اپنا جنت یا جہنم کی طرف کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کے بارے میں؟ فرمایا: ''جو بکریوں اور گایوں کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل گرا دیا جائے گا اور وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور ان میں کوئی بھی نہ مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی (بلکہ سب سینگوں والی ہوں گی) وہ اس کو

أُخراها فِي يومٍ كانَ مِقدارُهُ خمسينَ ألفَ سنةٍ حتّى يُقضى بينَ العِبادِ فيرى سبيلَهُ إمّا إلى الجنّةِ وإمّا إلى النّار" قيلَ: يا رسولَ اللهِ فالخيلُ؟ قالَ: "الخيلُ ثلاثةٌ: هيَ لِرجلٍ وِزرٌ، وهيَ لرجلٍ سترٌ، وهيَ لِرجلٍ أجرٌ - فأمّا التي هيَ لهُ وِزرٌ فرجلٌ ربطها رِياءً وفخرًا ونِوآءً على أهلِ الإسلامِ فهيَ لهُ وِزرٌ، وأمّا التي هيَ لهُ سترٌ فرجلٌ ربطها في سبيلِ اللهِ ثمَّ لم ينسَ حقَّ اللهِ في ظُهورِها ولا رِقابِها فهيَ لهُ سترٌ، وأمّا التي هيَ لهُ أجرٌ فرجلٌ ربطها في سبيلِ اللهِ لأهلِ الإسلامِ في مرجٍ أو روضةٍ فما أكلتْ من ذلكَ المرجِ أوِ الرّوضةِ من شيءٍ إلّا كُتِبَ لهُ عددُ ما أكلتْ حسناتٌ وكُتِبَ لهُ عددَ أرواثِها وأبوالِها حسناتٌ، ولا تقطعُ طِوَلَها فاستنّتْ شرفًا أو شرفينِ إلّا كتبَ اللهُ لهُ عددَ آثارِها وأرواثِها حسناتٍ، ولا مرَّ بها صاحبُها على نهرٍ فشربتْ منهُ ولا يُريدُ أن يَسقيها إلّا كتبَ اللهُ لهُ عددَ ما شربتْ حسناتٍ قيلَ: يا رسولَ اللهِ فالحُمُرُ؟ قالَ: "ما أُنزِلَ عليَّ في الحُمُرِ شيءٌ إلّا هذهِ الآيةُ الفاذّةُ الجامعةُ ﴿فمن يعمل مثقالَ ذرّةٍ خيرًا يرهُ ومن يعمل مثقالَ ذرّةٍ شرًّا يرهُ﴾" متّفقٌ عليهِ. وهذا لفظُ مسلمٍ.

اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ جب ان کا پہلا گروہ گزر جائے گا تو آخر تک اس کو لوٹایا (یعنی بار بار) جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔" عرض کیا گیا یا رسول اللہ گھوڑوں کے بارے میں فرمائیں؟ فرمایا "گھوڑے تین قسم کے ہیں: (۱) جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ (۲) جو آدمی کیلئے پردہ ہیں (۳) جو آدمی کیلئے اجر ہیں۔ ان میں سے بوجھ وہ ہیں جن کو اس نے دکھاوے اور فخر اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کیلئے باندھا ہے۔ (۲) وہ گھوڑے اس کیلئے پردہ ہیں جن کو اس نے اللہ کی راہ میں باندھا۔ پھر اللہ کا حق اُن کے متعلق نہ بھلایا وہ سواری کے طور پر اس کیلئے پردہ ہیں (۳) اور وہ گھوڑے اجر ہیں جو اس نے مسلمانوں کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھ رکھے ہیں۔ وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو چیز بھی کھاتے ہے تو ان کے کھانے کی تعداد کے برابر اور اس کیلئے ان کے گوبر اور پیشاب کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ اپنی رسّی نہیں تڑاتے کہ جس سے کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر وہ چڑھیں تو اس کے بدلے میں بھی اللہ ان کے قدموں کے نشانات اور گوبر کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کا مالک جس نہر کے پاس سے لے کر ان کو گزرتا ہے اور وہ ان کا پانی پیتے ہیں۔ خواہ مالک ان کو نہ پلانا چاہے تو اللہ اس کے بدلے میں بھی نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گدھے کے بارے؟ فرمایا: "گدھے کے متعلق کوئی حکم مجھ پر نہیں اتارا گیا مگر یہ کہ یہ خاص آیت جو جامع ہے کہ جو آدمی کوئی ذرّہ بھر نیکی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (بخاری و مسلم)

٢١٧ : بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

باب: رمضان کے روزے کی فرضیت اور روزوں کی فضیلت اور اس کے متعلقات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾ [البقرة:١٨٣] اَلْاٰيَة.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جس طرح کہ ان لوگوں پر فرض ہوئے جو تم سے پہلے ہوئے ...... الی قولہ تعالیٰ ...... رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کے دلائل اور معجزات پس جو شخص تم میں سے رمضان پالے۔ پس چاہئے کہ وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیماری یا سفر کی حالت میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِى الْبَابِ الَّذِىْ قَبْلَهٗ.

احادیث کچھ سابقہ باب میں گزر چکی ہوں۔

١٢١٦ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ – وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ : اِنِّىْ صَائِمٌ – وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ – لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِىَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِىِّ – وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ : "يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِىْ اَلصِّيَامُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ

١٢١٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ پس وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شور مچائے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہہ دے۔ بے شک میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم ہے کہ محمد (ﷺ) کی جان جس کے قبضہ میں ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک روزہ افطار کے وقت اور جب اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں اس کی دوسری روایت ہے میں یہ الفاظ ہیں کہ روزہ دار اپنا کھانا، پینا اور خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ اور نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ملتا ہے۔ اللہ

ضَعْفٍ - قَالَ اللّٰهُ تعالٰی : "اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ. یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ"

تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''مگر روزہ پس یہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار نے اپنی شہوت اور کھانا میری خاطر چھوڑا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں میسر ہوتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہو گی۔ البتہ اس میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

١٢١٧ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ : یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ وَمَنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

١٢١٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اس کو جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ پس جو نماز والوں میں سے ہو گا اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد سے ہو گا اس کو جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہو گا اس کو باب ریان سے بلایا جائے گا جو صدقہ والوں میں سے ہو گا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں میں سے کسی سے پکارا جائے' اس کو تو کچھ نقصان نہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی ہو گا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! مجھے امید ہے کہ تو انہیں میں سے ہے۔'' (بخاری و مسلم)

١٢١٨ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

١٢١٨: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کو ریان کہا جاتا ہے' اس سے روزہ دار قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہ ہو گا۔ پس جب وہ داخل ہو چکیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

١٢١٩ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ

١٢١٩: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کو آگ

اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۰ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا روزہ پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ رکھا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۱ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۲ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غُبِّىَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ – وَفِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: "فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا.

۱۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر تم پر مخفی ہو تو شعبان کی گنتی ۳۰ پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے۔ پس اگر تم پر بادل چھا جائے۔ تو تیس دن کے روزے رکھو۔

۲۱۸ : بَابُ الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ

باب: رمضان المبارک میں سخاوت اور نیک اعمال کی کثرت اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ

۱۲۲۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِىْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِىْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَلْقَاهُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور جب جبرئیل آپ کو آ کر ملتے تو اور بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہو جاتے اور رمضان کی ہر رات میں جبرئیل علیہ السلام کی آپ سے ملاقات ہوتی اور وہ آپ سے قرآن کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے ملتے تو تیز ہوا سے بھی زیادہ آپ بھلائی کی سخاوت کرتے

١٢٢٤ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

والے ہوتے۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ کے داخل ہوتے ہی رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری ومسلم)

٢١٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ

باب: نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزے کی عادت نہ رکھنے والے کو روزے کی ممانعت

١٢٢٥ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ البتہ اگر ایسا آدمی ہو کہ وہ پہلے ان دنوں کا روزہ رکھتا رکھا ہو تو وہ اپنے اس دن کا روزہ رکھ لے''۔ (بخاری ومسلم)

١٢٢٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ،

"الْغَيَايَةُ" بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ: السَّحَابَةُ.

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان سے قبل روزے نہ رکھو۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن کی گنتی مکمل کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْغَيَايَةُ : غین مفتوح ہے۔ بادل

١٢٢٧ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا" رَوَاهُ

۱۲۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نصف شعبان رہ جائے تو روزے مت رکھو۔ (ترمذی)

التِّرمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۸ : وَعَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ عَمَّارِ ابْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْهِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۲۸: حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۲۰ : بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ رُؤْیَةِ الْهِلَالِ!

باب: چاند دیکھنے کی دُعا

۱۲۲۹ : وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا رَاٰی الْهِلَالَ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ ، هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَیْرٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۲۹: حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ......" اے اللہ اس کو طلوع فرما ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ ہدایت اور خیر کا چاند ہو۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۲۱ : بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَاْخِیْرِهٖ مَا لَمْ یَخْشَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ

باب: سحری کی فضیلت اور اُس کی تاخیر جب تک طلوعِ فجر کا خطرہ نہ ہو

۱۲۳۰ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَةً" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۲۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم سحری کھایا کرو پس بے شک سحور میں برکت ہے"۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۳۱ : وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قِیْلَ : کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ : خَمْسُوْنَ اٰیَةً ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۲۳۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ فرمایا پچاس آیات (کی تلاوت) کی مقدار۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۳۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ ، بِلَالٌ ، وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ

۱۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے۔ ایک بلال اور دوسرا ام مکتوم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس تم کھاتے

بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ" قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٣٣ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٢٢ : بَابُ فَضْلِ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ اِفْطَارِهٖ

١٢٣٤ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٣٥ : وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ : دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ : رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ : اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ ' وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ : مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ – يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ : هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "لَا يَأْلُوْ" : اَيْ لَا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ.

١٢٣٦ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اور پیتے رہو یہاں تک کہ ام مکتوم اذان دیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہوتا تھا۔ بس اتنا کہ ایک اُترتا اور دوسرا چڑھتا۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۳۳: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے۔

(مسلم)

باب: جلد افطار کی فضیلت اور افطار کے بعد کی دُعا اور اشیاء افطار

۱۲۳۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۳۵: حضرت ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں اور دونوں ہی بھلائی میں کمی کرنے والے نہیں۔ ایک ان میں سے مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار دیر سے کرتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کون مغرب میں جلدی کرتا ہے؟ مسروق نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

(مسلم)

لَا يَالُوْا: بھلائی میں کمی نہیں کرتا۔

۱۲۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرنے والے ہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٢٣٧ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۷: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات ادھر سے آ جائے اور دن اُدھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا''۔

(بخاری ومسلم)

١٢٣٨ : وَعَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ : "يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ؟ قَالَ : "انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ : اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ، قَالَ "انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ : فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : "اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ" وَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "اَجْدَحْ" بِجِيْمٍ ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ : اَيْ اَخْلِطِ السَّوِيْقَ بِالْمَاءِ.

۱۲۳۸: حضرت ابوابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور آپؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے لوگوں میں سے کسی سے فرمایا' اے فلاں! اُترو اور ستو ہمارے لئے تیار کرو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام تو ہو جائے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اُترو اور ستو تیار کرو۔'' اس نے کہا ابھی تو دن ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اترو اور ستو تیار کرو''۔ چنانچہ وہ اُترے اور آپؐ کے لئے ستو تیار کئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمائے اور فرمایا: ''رات کو اِدھر سے آتا ہوا دیکھو تو پس یقیناً روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

اَجْدَحْ : ستو تیار کرو۔

١٢٣٩ : وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۲۳۹: حضرت سلمان بن عامر ضبی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرے پس بے شک پانی بہت پاکیزہ ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٤٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ

۱۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار

عَلى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

فرماتے۔ اگر تر کھجوریں مہیا نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چند گھونٹ سے روزہ افطار فرماتے۔ (ابوداوٗد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٢٢٣: بَابُ اَمْرِ الصَّآئِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ عَنِ الْمُخَالِفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا

باب: روزہ دار کو اپنے اعضاء اور زبان گالی گلوچ اور خلافِ شرع باتوں سے روکے رکھنا

١٢٤١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَآئِمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٤١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شوروشغب کرے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے اس طرح کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں"۔ (بخاری و مسلم)

١٢٤٢: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٢٤٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جھوٹی بات نہ چھوڑی اور اس پر عمل کرنا بھی ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے"۔ (بخاری)

٢٢٤: بَابُ فِيْ مَسَآئِلِ مِنَ الصَّوْمِ

باب: روزے کے مسائل

١٢٤٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٤٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی بھول کر کھا پی لے۔ پس اس کو اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے۔ بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

١٢٤٤: وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: "اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ

١٢٤٤: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضو کے متعلق بتلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وضو کو مکمل طور پر کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم

تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

روزہ سے ہو"۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٤٥ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) اس حالت میں فجر کا وقت آجاتا کہ بیوی کے ساتھ ہمبستری کی وجہ سے جنابت کی حالت میں ہوتے۔ پھر بعد میں غسل فرماتے کہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔ (بخاری ومسلم)

١٢٤٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۶: حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آپ خواب کے بغیر جنابت سے ہوتے۔ پھر روزہ رکھ لیتے۔ (بخاری ومسلم) (اور بعد میں غسل فرماتے)

٢٢٥ : بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: محرم وشعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے کی فضیلت

١٢٤٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: "اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ : شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور افضل تر نماز فرائض کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

١٢٤٨ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ : كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے کہ شعبان میں رکھتے۔ آپ تمام شعبان روزے رکھتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ تھوڑے دنوں کے سوا پورا شعبان روزے رکھتے۔ (بخاری ومسلم)

١٢٤٩ : وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ اَبِيْهَا اَوْ عَمِّهَا اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَاَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ - وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَعْرِفُنِیْ؟ قَالَ : "وَمَنْ اَنْتَ؟" قَالَ : اَنَا الْبَاهِلِیُّ الَّذِیْ جِئْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ - قَالَ : "فَمَا غَيَّرَكَ

۱۲۴۹: حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے والد اور چچا سے روایت کرتی ہے کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر واپس چلے آئے۔ پھر ایک سال گزرنے کے بعد آپ کی خدمت میں آئے تو ان کی حالت بدلی ہوئی تھی' پس کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ آپ نے فرمایا: "تُو کون ہے؟ اس نے کہا۔ میں وہی باہلی ہوں جو آپ کی خدمت میں گزشتہ سال آیا۔

وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ" قَالَ : مَا اَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا بِلَيْلٍ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ!" ثُمَّ قَالَ : "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: "زِدْنِي فَاِنَّ بِي قُوَّةً" قَالَ : "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ : زِدْنِي قَالَ : "صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ" قَالَ : زِدْنِي - قَالَ : "صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا ثُمَّ اَرْسَلَهَا، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

"شَهْرُ الصَّبْرِ" : رَمَضَانُ.

۲۳۶ : بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهٖ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

۱۲۵۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ" يَعْنِي اَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۷ : بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَآءَ وَتَاسُوْعَآءَ

۱۲۵۱ : عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ : "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

آپؐ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے بدل دیا۔ تیری بہت اچھی صحت تھی۔ اس نے کہا میں جب سے آپؐ سے جدا ہوا میں نے کھانا نہیں کھایا مگر رات ہی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'تو نے اپنے آپ کو تکلیف دی۔ پھر فرمایا: ''تو صبر کے مہینے کے روزے رکھ اور ہر مہینے میں سے ایک۔ اس نے کہا اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ مجھ میں ہمت ہے۔ آپؐ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینوں کے بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینے کے بعض دنوں میں روزے رکھو اور پھر چھوڑ دو اور اپنی تین انگلیوں کو ملایا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

"شَهْرُ الصَّبْرِ" : رمضان المبارک۔

باب: ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں روزے کی فضیلت

۱۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسے دن نہیں کہ عمل صالح جن میں اتنا اللہ تعالیٰ کو پسند اور محبوب ہو جتنا ان دنوں میں یعنی عشرہ ذی الحجہ میں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ اور نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی مگر وہ نمازی جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے۔ پھر اس میں کوئی چیز واپس نہیں لایا۔ (یعنی شہید ہوا یہ یقیناً سب سے افضل ہے)

باب: یوم عرفہ' عاشوراء اور نویں محرم کے روزے کی فضیلت

۱۲۵۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: '' وہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا

وَالْبَاقِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے"۔(مسلم)

١٢٥٢ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

١٢٥٣ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءِ فَقَالَ : "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک سالِ گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے"۔ (مسلم)

١٢٥٤ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں ضرور نویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔" (مسلم)

٢٢٨ : بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے چھ روزوں کا استحباب

١٢٥٥ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۵: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھ لئے تو اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

٢٢٩ : بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب

١٢٥٦ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ : "ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۶: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن نبوت ملی اور اس دن وحی اتری۔ (مسلم)

١٢٥٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "تُعْرَضُ

۱۲۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ

الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ صَوْمٍ.

الٰہی میں پیش ہوتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

مسلم نے روایت کیا مگر روزے کا ذکر نہیں کیا۔

١٢٥٨ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزے کو بڑے اہتمام سے رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٣٣ : بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں تین دن کے روزے کا استحباب

وَالْاَفْضَلُ صَوْمُهَا فِيْ اَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِيَ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ- وَقِيْلَ الثَّانِيَ عَشَرَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ:

افضل یہ ہے کہ ایامِ بیض کے تین روزے (اور وہ تیرہ، چودہ اور پندرہ ہے) رکھے جائیں۔

بعض نے کہا بارہ، تیرہ اور چودہ مگر صحیح اور مشہور پہلا قول ہے۔

١٢٥٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ : صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، (۲) چاشت کی دو رکعتیں، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کیا کروں۔ (بخاری و مسلم)

١٢٦٠ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ : بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى ، وَبِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں ہرگز نہیں چھوڑں گا:

(۱) ہر مہینے میں تین دن کے روزے، (۲) چاشت کی نماز، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کروں۔ (مسلم)

١٢٦١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

۱۲۶۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا ایسا ہے گویا اس نے سارا سال روزے

صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رکھے"۔ (بخاری ومسلم)

١٢٦٢ : وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ : مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۲: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا آپ کون سے مہینے کے روزے رکھتے؟ جواب میں فرمایا۔ کہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ کون سے مہینے کے آپؐ روزے رکھ رہے ہیں۔ (مسلم)

١٢٦٣ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۶۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا چاہے تو تیرہ، چودہ، پندرہ کا روزہ رکھ۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٢٦٤ : وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ : ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۲۶۴: حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایامِ بیض کے روزوں کا حکم فرماتے اور وہ تیرہ، چودہ، پندرہ ہیں۔

(ابوداؤد)

١٢٦٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۶۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے سفر و حضر میں نہ چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

صحیح سند۔

٢٣١ : بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ عِنْدَهُ وَدُعَاءِ الْاٰكِلِ لِلْمَاْكُوْلِ عِنْدَهُ

باب: جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا، اور اُس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور کھانے والے کی اُس کے حق میں دُعا جس کے پاس کھایا جائے

١٢٦٦ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ

۱۲۶۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا، اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کا

صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اجر کچھ بھی کم ہو۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٦٧ : وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ : "كُلِيْ" فَقَالَتْ : اِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ- وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٢٦٧: حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ ؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ؐ نے فرمایا: ’’تم بھی کھاؤ۔‘‘ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’روزہ دار کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوں۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٦٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَّزَيْتٍ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

١٢٦٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ ؐ کی خدمت میں زیتون اور روٹی پیش کی۔ پس آپ ؐ نے اس میں سے کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: ’’تمہارے ہاں روزہ دار روزہ افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں‘‘۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

١٢٦٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

١٢٧٠ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا۔ (بخاری ومسلم)

١٢٧١ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ ' فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

کِتَابُ الْحَجِّ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ﴾[آل عمران:۹۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کا حق لوگوں کے ذمہ اس کے گھر کا حج ہے' جو ان میں سے اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہو اور جس نے کفر (انکار) کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہیں''۔ (آل عمران)

۱۲۷۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' (۲) نماز قائم کرنا' (۳) زکوٰۃ ادا کرنا' (۴) بیت اللہ کا حج کرنا' (۵) رمضان کے روزے رکھنا''۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۳ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا" فَقَالَ رَجُلٌ: "أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَآئِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ

۱۲۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ پس تم حج کرو۔ اس پر ایک آدمی نے کہا کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں نَعَمْ کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: ''جو بات میں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (سوال نہ کرو) بلاشبہ تم سے پہلے لوگ کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم

بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

دوں تو اس کو حتی الامکان انجام دو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔" (مسلم)

١٢٧٤ : وَعَنْهُ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمَبْرُوْرُ" هُوَ الَّذِيْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهٗ فِيْهِ مَعْصِيَةً.

۱۲۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔" پھر کہا گیا۔ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد۔" سوال کیا گیا پھر کون سا؟ فرمایا: "مقبول حج۔" (بخاری ومسلم)

"اَلْمَبْرُوْرُ": وہ حج جس میں حج کرنے والا کسی معصیت کا ارتکاب نہ کرے۔

١٢٧٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۵: حضرت ابوہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں: "جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش گوئی اور فسق و فجور نہ کیا تو وہ اس طرح لوٹا جیسے کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنم دیا۔" (بخاری ومسلم)

١٢٧٦ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان والے گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔ (بخاری ومسلم)

١٢٧٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ : "لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ : حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو افضل ترین خیال کرتی ہیں۔ کیا ہم جہاد نہ کریں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "افضل جہاد حج مبرور ہے"۔

(بخاری)

١٢٧٨ : وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسا دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اتنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتے ہیں۔ جتنے اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن فرماتا ہے"۔ (مسلم)

١٢٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۲۷۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - أَوْ حَجَّةً مَعِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

١٢٨٠ : وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر فرائض میں سے فریضۂ حج نے میرے باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے۔ وہ سواری پر سوار ہونے کے قابل نہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٨١ : وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ قَالَ : "حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۱: حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ عمرہ کرسکتے ہیں نہ ہی سواری پر سفر کرسکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج کرو اور عمرہ بھی کرو''۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٨٢ : وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "حُجَّ بِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ"، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۸۲: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میری عمر سات سال تھی۔ (بخاری)

١٢٨٣ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ : "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوْا : الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ "رَسُوْلُ اللّٰهِ" فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ : "نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۸۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مقامِ روحاء میں ایک قافلے کو ملے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم کون ہو؟'' انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے ان میں سے ایک بچے کو بلند کر کے پوچھا کیا اس کا حج ہے۔؟ فرمایا جی ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔ (مسلم)

١٢٨٤ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کجاوہ پر حج کیا اور یہی آپؐ کی سواری تھی۔ (بخاری)

١٢٨٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ عکاظ،

قَالَ : كَانَتْ عُكَاظُ ، وَمَجِنَّةُ ، وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ يَتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

مجنة' ذوالمجاز یہ جاہلیت کے زمانہ میں بازار لگتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج کے ایام میں تجارت کو گناہ خیال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي﴾ الآية کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو یعنی مواسم حج۔ (بخاری)

كِتَابُ الْجِهَادِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [التوبة:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ، وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ، وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة:٢١٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:١١١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ ، وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم تمام مشرکین سے قتال کرو جس طرح وہ تم سے پورے (اکٹھے) لڑتے ہیں اور یقین کرلو بے شک اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔ (التوبہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم پر لڑائی فرض ہے۔ حالانکہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ کی راہ میں نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اس کی راہ میں جہاد کرو۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے' اس طرح کہ اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ سچا کیا گیا ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں۔ کون ہے جو اپنے وعدے کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ پورا کرنے والا

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:١١٢]

ہو۔ پس تم اپنے اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔ خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:٩٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ مؤمن جو بغیر عذر کے گھر میں بیٹھ رہنے والے ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ دونوں برابر نہیں۔ ان کو بیٹھے رہنے والوں پر درجہ حاصل ہے۔ سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بڑے اجر کے لحاظ سے فضیلت دی اور اپنی طرف سے درجات، بخشش، رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں۔ (النساء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ؟ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الصف:١٠-١٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دینے والی ہو؟ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا۔ جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں اور ہمیشہ کی جنتوں میں پاکیزہ مکانات، یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور دوسری چیز جس کو تم پسند کرتے ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور قریبی فتح ہے اور ایمان والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دے دیں۔ (الصف)

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ.

آیات اس سلسلے میں بہت معروف ہیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فِىْ فَضْلِ الْجِهَادِ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذٰلِكَ.

جہاد کی فضیلت میں احادیث اتنی کثرت سے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

١٢٨٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟

۱۲۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ پوچھا گیا، پھر کیا؟ فرمایا:

قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حج مبرور''۔ (بخاری ومسلم)

١٢٨٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: "اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرنا۔'' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔'' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٨٨: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۸: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٨٩: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح سویرے تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا یا شام کے وقت تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٩٠: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ''وہ مؤمن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا پھر کون؟ فرمایا: ''وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے والا ہو''۔ (بخاری ومسلم)

١٢٩١: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ

۱۲۹۱: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے اور شام کو تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں چلنا یا صبح کے وقت تھوڑی دیر چلنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس سب سے

سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

بہتر ہے"۔

(بخاری ومسلم)

١٢٩٢ : وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهِ، وَاِنْ مَّاتَ فِيهِ اُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۲: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "ایک دن رات اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور ان کے قیام سے بہتر ہے اور اگر اس کو اسی راستہ میں موت آ گئی تو اس کے عمل کو جاری کر دیا جائے گا جو وہ کرتا تھا اور اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ فتنہ (قبر) سے محفوظ کر دیا جائے گا۔" (مسلم)

١٢٩٣ : وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنَمّٰى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۹۳: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر میت کے عمل کو مہر لگا کر بند کر دیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والا۔ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور قبر کی آزمائش سے اس کو محفوظ کر دیا جائے گا"۔ (ابوداؤد، ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٩٤ : وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۹۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا اس کے علاوہ دوسری جگہ میں ایک ہزار دن پہرہ دینے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٩٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَنْزِلِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ، اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ

۱۲۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لے لیتا ہے جو فقط اس کی راہ میں جہاد کے نکلا اور رسولوں پر ایمان اور ان کی تصدیق ہی۔ وہ میری ضمان میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کے اس مکان پر واپس لوٹاؤں جہاں سے وہ نکلا اس اجر یا غنیمت کے ساتھ جو اس نے پایا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم اٹھایا وہ قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا۔ جس حالت میں زخم

فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ كُلِمَ: لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيْحُهٗ رِيْحُ مِسْكٍ - وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَّيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ - وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهٗ.

"اَلْكَلْمُ" اَلْجُرْحُ.

ہوا۔ اس کا ظاہری رنگ تو خون جیسا ہوگا' مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا تو میں کسی ایک سریہ سے بھی کبھی پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میں ان کے لئے سواری کی گنجائش نہیں رکھتا اور ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور لوگوں پر یہ بات گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں' پھر قتل کیا جاؤں' پھر جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ مسلم' بخاری نے کچھ حصہ روایت کیا۔

اَلْكَلْمُ: زخم۔

١٢٩٦: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ مَّكْلُوْمٍ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمٰی: اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٩٦: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں زخم کھانے والا ہوگا وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

١٢٩٧: وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: "مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٢٩٧: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کیا جتنا اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا یا اس کو خراش آئی تو وہ قیامت کے دن زیادہ گہری ہو کر آئے گی۔ اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٢٩٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَذْبَةٌ

١٢٩٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک کا گزر ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا جہاں میٹھے پانی کا چشمہ تھا۔ وہ ان کو پسند آیا تو کہنے لگے اگر میں

فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا' اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَیُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

"وَالْفُوَاقُ": مَا بَیْنَ الْحَلْبَتَیْنِ.

لوگوں سے الگ ہو کر یہاں قیام کر لوں تو مناسب ہے مگر جب تک رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس وقت تک ایسا نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم ایسا مت کرو۔ تمہارا اللہ کی راہ میں اقامت اختیار کرنا' تمہارے اپنے گھر میں ستر سال کی نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کیا جتنی دیر میں اونٹنی کو دوبارہ دوھا جاتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

الْفُوَاقُ: دو مرتبہ دوہنے کے درمیان وقفہ

١٢٩٩: وَعَنْهُ قَالَ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَعْدِلُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لَا تَسْتَطِیْعُوْنَهٗ" فَاَعَادُوْا عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ یَقُوْلُ: "لَا تَسْتَطِیْعُوْنَهٗ" ثُمَّ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ: مِنْ صَلٰوةٍ، وَّلَا صِیَامٍ، حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: "لَا اَجِدُهٗ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ؟" فَقَالَ: وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ؟

١٢٩٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ جہاد کے برابر کون سی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ انہوں نے سوال کو دو تین مرتبہ لوٹایا تو آپ نے ہر مرتبہ فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' پھر فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار' شب خیز' اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والے کی ہے جو نماز' روزے سے تھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس گھر لوٹے''۔ (بخاری و مسلم) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا: ''میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر قیام کرے اور اس سے نہ تھکے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس نے کہا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟۔

١٣٠٠: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

١٣٠٠: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ اَوْ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذَا الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''لوگوں میں سب سے بہتر زندگی والا وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامنے والا ہو۔ جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ آمیز آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑنے لگتا ہے اور موت یا قتل کے مقامات کو تلاش کرتا ہے یا پھر وہ آدمی جو کچھ بکریاں لے کر یا ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں جائے۔ اقامت اختیار کرتا ہے' نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اپنے رب کی عبادت میں موت آنے تک مصروف و مشغول رہتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اس کا صرف خیر و بھلائی کا ہی تعلق ہے۔ (مسلم)

١٣٠١ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٣٠١ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد میں سو درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ ہر دو درجات میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے''۔ (بخاری)

١٣٠٢ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ فَقَالَ : اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : "وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" قَالَ : وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٠٢ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔'' اس پر ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کا اعادہ فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اعادہ فرما دیا۔ پھر فرمایا: ''دوسری چیز جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے درجات سو گنا جنت میں بڑھا دیتے ہیں حالانکہ دو درجات میں آسمان و زمین کے برابر فاصلہ ہے۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد۔'' (مسلم)

١٣٠٣ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

١٣٠٣ : حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے کہ رسول

وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ : نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ : اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ" ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں'' اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا' جس کی ظاہری حالت پراگندہ تھی' اس نے کہا اے ابوموسیٰ کیا تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پس وہ اپنے دوستوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں اور پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چل دیا اور دشمن پر اس سے حملہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ خود شہید ہو گیا۔ (مسلم)

١٣٠٤ : وَعَنْ اَبِىْ عَبْسٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۳۰۴: حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کی راہ میں ایک بندے کے قدم غبار آلود ہوں اور اس کو جہنم کی آگ چھو لے''۔ (بخاری)

١٣٠٥ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِى الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی آگ میں داخل نہیں ہو سکتا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ ایک بندے پر دو باتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٠٦ : وَعَنِ ابْنِ عَب[illegible] رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ : عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''دو آنکھیں ایسی ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے [illegible] راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری''۔ (ترمذی)

یہ [illegible]ث حسن ہے۔

١٣٠٧ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا

۱۳۰۷: حضرت [illegible] خالدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی غا[illegible] اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے سامان دیا گویا اس نے خود غزوہ کیا اور جو آدمی [illegible]ی کے اہل وعیال پر بھلائی

فِي اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۰۸ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۰۹ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ قَالَ: "اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهٖ، وَلَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۰ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لَحْيَانَ فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ" ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ".

۱۳۱۱ : وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ:

کے ساتھ نگران رہا اس نے بھی یقیناً جہاد کیا''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۰۸ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقات میں سب سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ کے لئے خیمہ دینا اور اللہ کی راہ میں کوئی خادم عنایت کرنا ہے یا پھر جوان اونٹنی کو اللہ کی راہ میں دینا ہے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۹ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامانِ جہاد نہیں۔ فرمایا تو فلاں کے پاس جا اس نے جہاد کا سامان تیار کیا پھر بیمار ہوگیا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور کہا بے شک اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لئے تیار کیا اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اے فلانی اس کو وہ سارا سامان دے دو جو میں نے جہاد کے لئے تیار کیا تھا اور اس میں سے کچھ بھی روک نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم تو اس میں سے کوئی چیز بھی روک کر نہ رکھنا پس تمہیں اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔ (مسلم)

۱۳۱۰ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور اجر دونوں میں مشترک ہو گا۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے۔ پھر بیٹھنے والے کو کہا جو تم میں سے نکلنے والے کے اہل وعیال کی بھلائی سے نگرانی کرے گا تو اس کو نکلنے والے کے اجر کے برابر آدھا ملے گا۔

۱۳۱۱ : حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی جنگی ہتھیاروں سے ڈھکا ہوا آیا اور عرض کی یارسول اللہ کیا میں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ فَقَالَ : "أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَمِلَ قَلِيْلًا وَّأُجِرَ كَثِيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

قتال کروں یا اسلام لاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام لاؤ پھر لڑو''۔ پس وہ اسلام لے آیا اور پھر اس نے قتال کیا۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے عمل تھوڑا سا کیا اور اجر بہت زیادہ پالیا''۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

١٣١٢ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرے خواہ اس کو ساری زمین پر جو کچھ ہے وہ دے دیا جائے مگر شہید تمنا کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے پھر دس مرتبہ قتل ہو۔ اس اعزاز کی وجہ سے جو شہادت پر اس نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے اس لئے کہ وہ شہادت کی بزرگی دیکھے گا''۔ (بخاری و مسلم)

١٣١٣ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ".

۱۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شہید کو ہر چیز معاف فرما دیں گے مگر قرضہ (معاف نہیں فرمائیں گے)''۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے' اللہ کی راہ میں شہادت قرضے کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتی ہے۔

١٣١٤ : وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْإِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ

۱۳۱۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ کا تذکرہ فرمایا کہ یہ اعمال میں سب سے افضل ہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ کیا حکم ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جی ہاں اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائے اس حالت میں کہ تو جم کر لڑنے والا' ثواب کی امید رکھنے والا' آگے بڑھنے والا نہ کہ پیچھے ہٹنے والا ہو۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے کیا سوال کیا؟ اس نے عرض کیا: کیا حکم ہے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا

عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ، مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣١٥ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ" فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣١٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا يَقْدَمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ" فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَآءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا" فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جی ہاں جب کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کا امیدوار' اقدام (خالص نیت سے لڑتا) کرنے والا ہو' نہ کہ پیٹھ پھیرنے والا مگر قرضہ (معاف نہیں ہوگا) پس جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ بتلایا۔ (مسلم)

۱۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں'' چنانچہ اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر کفار سے لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

۱۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین آئے۔ (بعد میں) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص کسی چیز میں کوئی قدم نہ اٹھائے جب تک کہ میں نہ کروں یا کہوں۔'' چنانچہ مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن ہمام کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا خوب خوب! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں اس خوب خوب کی بات پر کس نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اس میں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ میں جنت والوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تو جنت والوں میں سے ہے پھر انہوں نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالی اور انہیں کھانے لگے پھر کہا اگر میں زندہ رہوں تو ان کھجوروں کے کھانے تک بے شک یہ تو بڑی لمبی زندگی ہے! پس انہوں نے اپنے پاس جو کھجوریں تھی' انہیں پھینک دیا پھر کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

"اَلْقَرَنُ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جَعْبَةُ النُّشَّابِ.

اَلْقَرَنُ: تیر رکھنے کا فیصلہ۔

١٣١٧: وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بِاللَّيْلِ: يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِّنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٣١٧: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔آپؐ نے ان کی طرف ستر انصاری بھیجے جن کا لقب قراء تھا۔ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے یہ سب لوگ دن کو قرآن مجید پڑھتے' رات کو اس کا ورد کرتے اور سیکھتے سکھاتے' دن کے وقت میں پانی لاکر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر ان کو فروخت کر کے اس کے بدلے میں اہل صفہ کے لئے اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے۔ پس رسول اللہؐ نے ان کو بھیج دیا پھر لے جانے والے ان کے دشمن ہو گئے اور ان کو اصل مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔(انہوں نے قتل سے پہلے) دعا کی اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری ملاقات ہو گئی اور ہم اس سے راضی ہو گئے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ایک آدمی حضرت انس کے ماموں حرام پر پیچھے سے حملہ آور ہوا اور ان کو اس طرح نیزہ مارا کہ ان کے آر پار ہو گیا اس پر حضرت حرام نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا اور انہوں نے یہ کہا اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کو مل گئے ہیں وہ ہم پر راضی ہو گیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے۔(بخاری ومسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

١٣١٨: وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ

١٣١٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ تھے۔اس لئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پہلی لڑائی سے جو آپؐ نے مشرکین کے خلاف لڑی غائب رہا۔اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لیں گے کہ میں کیا

يَوْمُ اُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ : اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ وَاَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ – ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا سَعْدُ ابْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ اَنَسٌ : فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ ' اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ ' وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ : كُنَّا نَرٰى–اَوْ نَظُنُّ – اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ اِلٰى اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ' وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ.

١٣١٩ : وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا : اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ" – رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ بَعْضٌ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ اَنْوَاعٌ مِنَ الْعِلْمِ سَيَاتِيْ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

١٣٢٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ

کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا اور مسلمان بکھر گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تیری بارگاہ میں معذرت کرتا ہوں جو انہوں نے کیا یعنی ان کے ساتھیوں نے اور تیری بارگاہ میں بے زاری کا اظہار کرتا ہوں اس سے جو انہوں نے کیا یعنی مشرکین نے۔ پھر آگے بڑھے تو ان کا سامنا سعد بن معاذ سے ہو گیا تو کہنے لگے اے سعد بن معاذ! ربِّ نضر کی قسم جنت یہ ہے۔ بے شک میں اس کی خوشبو اُحد سے ادھر پا رہا ہوں۔ پس سعد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسّی سے کچھ زائد تلوار کے وار یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے اور ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے اور مشرکین نے ان کا مثلہ کیا پس ان کو سوائے ان کی ہمشیرہ کے اور کسی نے نہ پہچانا۔ انہوں نے بھی انگلیوں کے پوروں سے ان کی پہچان کی۔ انس کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یا گمان یہ تھا کہ یہ آیت اُن کے اور ان ہی جیسے لوگوں کے بارے میں اُتری: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ ...... مُؤْمِنُوْنَ﴾ سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو پورا دیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا۔ (بخاری و مسلم) باب مجاہدہ میں یہ روایت گزری۔

۱۳۱۹: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو بہت خوبصورت اور اعلیٰ تھا کہ میں نے اس سے زیادہ شاندار گھر کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا یہ گھر شہداء کا ہے۔ (بخاری)

یہ طویل روایت کا حصہ ہے جس میں علم کی کئی قسمیں ہیں۔ وہ ''بابِ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ'' میں ان شاء اللہ آئے گا۔

۱۳۲۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُم ربیع بنت براء یہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں' خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئیں

اتت النبي ﷺ فقالت : يا رسول الله الا تحدثني عن حارثة ' وكان قتل يوم بدر ' فان كان في الجنة صبرت وان كان غير ذلك اجتهدت عليه في البكاء؟ فقال : "يا ام حارثة انها جنان في الجنة وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى" رواه البخاري.

اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے نہیں بتلاتے۔ یہ حارثہ بدر میں شہید ہوئے تھے کہ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر میں اس پر خوب روؤں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے حارثہ کی والدہ! بے شک جنت میں بہت سے باغات ہیں اور یقیناً تیرا بیٹا تو فردوسِ اعلیٰ میں پہنچ چکا''۔ (بخاری)

١٣٢١ : وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: جيء بابي الى النبي ﷺ قد مثل به ' فوضع بين يديه ' فذهبت اكشف عن وجهه فنهاني قوم – فقال النبي ﷺ : "ما زالت الملائكة تظله باجنحتها" متفق عليه.

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد (عبداللہ) کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت پیش کیا گیا' اس حال میں کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا' ان کو آپ کے سامنے رکھ دیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو بعض لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فرشتے عبداللہ کو اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٢٢ : وعن سهل بن حنيف رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "من سال الله تعالى الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه" رواه مسلم.

۱۳۲۲: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سچی نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مقامات میں پہنچا دیں گے۔ خواہ وہ بستر پر فوت ہو''۔

(مسلم)

١٣٢٣ : وعن انس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ "من طلب الشهادة صادقا اعطيها ولو لم تصبه" رواه مسلم.

۱۳۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سچائی سے شہادت طلب کی وہ اس کو دے دی جاتی ہے خواہ وہ شہادت نہ پائے''۔ (مسلم)

١٣٢٤ : وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : "ما يجد الشهيد من مس القتل الا كما يجد احدكم من مس القرصة" رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۳۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید قتل سے اتنی (معمولی) تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس کرتا ہے''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٢٥ : وعن عبد الله بن ابي اوفى رضي

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی بَعضِ اَیَّامِهِ الَّتِی لَقِیَ فِیهَا العَدُوَّ انتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ : "اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوا لِقَآءَ العَدُوِّ ، وَاسأَلُوا اللّٰهَ العَافِیَةَ ، فَاِذَا لَقِیتُمُوهُم فَاصبِرُوا ، وَاعلَمُوا اَنَّ الجَنَّةَ تَحتَ ظِلَالِ السُّیُوفِ" ثُمَّ قَالَ : "اللّٰهُمَّ مُنزِلَ الکِتٰبِ وَمُجرِیَ السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الاَحزَابِ اهزِمهُم وَانصُرنَا عَلَیهِم" مُتَّفَقٌ عَلَیهِ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی معرکہ میں جو دشمن کے ساتھ پیش آیا' سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرمایا۔ پھر خطبہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور یقین سے جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ تو کتاب کا اتارنے والا' بادلوں کا چلانے والا' گروہوں کو شکست دینے والا ہے۔ دشمن کو ہزیمت دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٢٦ : وَعَن سَهلِ بنِ سَعدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثِنتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَو قَلَّمَا تُرَدَّانِ : الدُّعَآءُ عِندَ النِّدَآءِ وَعِندَ البَاسِ حِینَ یَلحَمُ بَعضُهُم بَعضًا ، رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ بِاِسنَادٍ صَحِیحٍ.

۱۳۲۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں: (۱) اذان کے وقت کی دعا۔ (۲) لڑائی کے وقت کی دعا جب کہ آپس میں رن پڑ (یعنی دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی شروع ہو چکی ہو) چکا ہو''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٣٢٧ : وَعَن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنتَ عَضُدِی وَنَصِیرِی ، بِکَ اَحُولُ ، وَبِکَ اَصُولُ ، وَبِکَ اُقَاتِلُ" رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیثٌ حَسَنٌ.

۱۳۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو یوں دعا کرتے: ''اے اللہ تو ہی میرا بازو اور مددگار ہے' تیری مدد سے میں پھرتا اور تیری معاونت سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑتا ہوں''۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٣٢٨ : وَعَن اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا خَافَ قَومًا قَالَ : "اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجعَلُکَ فِی نُحُورِهِم ، وَنَعُوذُ بِکَ مِن شُرُورِهِم" رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ بِاِسنَادٍ صَحِیحٍ.

۱۳۲۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ ہم آپ کو ان کا مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٣٢٩ : وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلخَیلُ مَعقُودٌ فِی نَوَاصِیهَا الخَیرُ اِلٰی یَومِ القِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ.

۱۳۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۳۰ : وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ : اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۰: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت تک کے لئے بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئیں ہیں یعنی اجر (ثواب) اور (مال) غنیمت''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۳۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اِيْمَانًا بِاللّٰهِ ، وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ ، وَرِيَّهٗ ، وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۳۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی ذات پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا۔ پس اس کا سیراب ہونا اور اس کی گھاس اور گوبر اور پیشاب قیامت کے دن اس کے میزان عمل میں ہوگی''۔ (بخاری)

۱۳۳۲ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مہار والی اونٹنی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لئے اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام مہار والی ہوں گی (یعنی سواری کے لئے تیار)۔ (مسلم)

۱۳۳۳ : وَعَنْ اَبِيْ حَمَّادٍ وَيُقَالُ اَبُوْ سُعَادَ وَيُقَالُ اَبُوْ اُسَيْدٍ وَيُقَالُ اَبُوْ عَامِرٍ وَيُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَبُو الْاَسْوَدِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَبْسٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۳: حضرت ابی حماد بعض نے کہا ابو سعاد یا کہا جاتا ہے ابو اسید اور یہ بھی کہا جاتا ہے ابو عامر اور کہا جاتا ہے ابو عمرو اور کہا جاتا ہے ابو الاسود اور کہا جاتا ہے ابو عبس عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے سنا: ''تم ان دشمنوں کے لئے تیاری کرو جس حد تک طاقت ہے خبردار! سن لو طاقت تیر اندازی ہے' سن لو طاقت تیری اندازی ہے' سن لو طاقت تیر اندازی ہے''۔

(مسلم)

۱۳۳۴ : وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ ، فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۴: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا: ''عنقریب تم پر زمینوں کے فتح کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا۔ پس تم میں کوئی شخص بھی تیروں کے بارے میں کوتاہی کا شکار نہ ہو''۔ (مسلم)

۱۳۳۵ : وعنہ انہ قال : قال رسول اللہ ﷺ "من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او فقد عصی" رواہ مسلم.

۱۳۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تیراندازی سیکھ کر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی''۔ (مسلم)

۱۳۳۶ : وعنہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : "ان اللہ یدخل بالسہم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ : صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر' والرامی بہ' ومنبلہ- وارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا - ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانھا نعمۃ ترکھا او قال - کفرھا رواہ ابوداود.

۱۳۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت کرنے والا ہو۔ تیر چلانے والے اور اس کو تیر نکال کر دینے والا۔ تم تیراندازی کرو' گھڑ سواری کرو اور تمہارا تیراندازی کرنا سواری سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے جس نے تیر اندازی کو سیکھنے کے بعد بے رغبتی سے چھوڑ دیا۔ اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی''۔ (ابوداود)

۱۳۳۷ : وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال : مر النبی ﷺ علی نفر ینتضلون فقال : "ارموا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا" رواہ البخاری.

۱۳۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک جماعت کے پاس سے ہوا جو تیراندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے اسمٰعیل کی اولاد! تم تیر اندازی کرو۔ بے شک تمہارا باپ تیرانداز تھا۔'' (بخاری)

۱۳۳۸ : وعن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : "من رمی بسہم فی سبیل اللہ فھو لہ عدل محررۃ" رواہ ابوداود والترمذی و قال : حدیث حسن صحیح.

۱۳۳۸: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے''۔ (ابوداود' ترمذی)

دونوں نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۹ : وعن ابی یحیی خریم ابن فاتک رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : "من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتب لہ سبع مائۃ ضعف" رواہ الترمذی و قال : حدیث حسن.

۱۳۳۹ : حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا لکھا جاتا ہے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۳۴۰ : وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٤١ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٣٤٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٤٣ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ : "اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ : حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ : اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

١٣٤٤ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ؟ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ غَضَبًا ، فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو آگ سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں''۔

(بخاری و مسلم)

۱۳۴۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر خندق ڈال دیتے ہیں''۔(ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حالت میں مرا کہ اس نے (کبھی) غزوہ نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی بات آئی اس کی موت منافقت کی ایک خصلت پر ہوئی''۔(مسلم)

۱۳۴۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضورؐ کے ساتھ تھے تو آپؐ نے فرمایا: ''بے شک مدینہ میں کچھ آدمی ایسے (رہ گئے) ہیں کہ تم نے جو سفر طے کیا یا کسی وادی کو عبور کیا مگر وہ تمہارے ساتھ (ثواب میں شریک) ہیں ان کو بیماری نے روک دیا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کو ایک عذر نے روک لیا ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں''۔ بخاری نے حضرت انسؓ اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۳۴۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے اور ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے تا کہ اس کا مقام معلوم ہو جائے اور ایک روایت میں ہے کہ بہادری اور غیرت کے لئے لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غصہ کی خاطر لڑتا ہے۔ ان میں کون سا اللہ کی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

راہ میں لڑنے والا ہے؟ پس اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس لئے لڑائی کی تاکہ اللہ کی بات ہی بلند ہو۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے''۔

١٣٤٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ غَازِيَةٍ ' أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ ' وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ لَهُمْ اُجُوْرُهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۴۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لڑنے والا گروہ یا دستہ' جہاد کرے پھر غنیمت پائے اور صحیح سالم واپس آ جائے۔ تو انہوں نے اپنے اجر کا دو تہائی دنیا میں جلد پا لیا اور جو لڑنے والا گروہ یا دستہ شہید ہو جائے یا زخمی کیا جائے تو ان کا اجر پورا رہتا ہے''۔ (مسلم)

١٣٤٦ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۴۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سیاحت کی اجازت دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی سیر و سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے''۔ (ابوداؤد)

سند جید کے ساتھ۔

١٣٤٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے''۔ (ابوداؤد)

سند جید کے ساتھ۔

"اَلْقَفْلَةُ" : اَلرُّجُوْعُ - وَالْمُرَادُ : اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فَرَاغِهِ - وَمَعْنَاهُ اَنَّهُ يُثَابُ فِيْ رُجُوْعِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْغَزْوِ.

اَلْقَفْلَةُ : لوٹنا مراد فراغت کے بعد واپس لوٹنا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ فراغت کے بعد واپس لوٹنے میں بھی برابر ثواب ملتا ہے۔

١٣٤٨ : وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بِهٰذَا اللَّفْظِ' وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى

۱۳۴۸: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو لوگ ان کو ملے۔ پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپؐ سے ملاقات کی۔ ابوداؤد نے ان الفاظ کو صحیح سند سے روایت کیا۔ بخاری کی روایت میں ہے: ہم بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر حضور صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

۱۳۴۹ : وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ لَّمْ يَغْزُ ، اَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۴۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جہاد نہ کیا یا کسی غازی کو سامان نہ تیار کر کے دیا یا بھلائی کے ساتھ کسی غازی کے اہل کی نگہبانی نہ کی تو قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس پر بڑی مصیبت ڈالیں گے''۔ (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۵۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں' جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو''۔

ابوداؤد صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۵۱ : وَعَنْ اَبِىْ عَمْرٍو - وَيُقَالُ اَبُوْ حَكِيْمٍ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۵۱: حضرت ابوعمرو بعض نے کہا ابوحکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (لڑائیوں میں) حاضر رہا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے اوّل حصہ میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو پھر زوال تک لڑائی کو مؤخر فرماتے۔ ہواؤں کے چلنے تک اور مدد کے اترنے تک تاخیر فرماتے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن سے لڑنے کی تمنا مت کرو مگر جب ان سے آمنا سامنا ہو جائے تو صبر (ثابت قدمی) کرو''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۳ : وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ قَالَ: "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۵۳: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی (جنگ) ایک چال ہے''۔ (بخاری و مسلم)

٢٢٨ بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الشُّهَدَآءِ فِي ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَيُغَسَّلُوْنَ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيْلِ فِيْ حَرْبِ الْكُفَّارِ

باب: آخرت کے ثواب میں شہداء کی ایک جماعت جن کو غسل دیا جائے گا اوران پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی بخلاف ان لوگوں کے جو کفار کے ساتھ میدان میں قتل ہوں

١٣٥٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ ، وَالْغَرِيْقُ ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٥٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں' (۱) طاعون سے مرنے والا' (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا' (۳) ڈوب کر مرنے والا' (۴) نیچے دب کر مرنے والا' (۵) اللہ کی راہ میں شہادت پانے والا''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٥٥ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَآءَ فِيْكُمْ؟ " قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ- قَالَ ؟ "اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ!" قَالُوْا : فَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – قَالَ : "مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٥٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا پھر یارسول اللہ شہید کون ہے؟ فرمایا: ''جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے' جو طاعون سے مر جائے وہ بھی شہید ہے' جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے وہ بھی شہید ہے' جو ڈوب جائے وہ بھی شہید ہے''۔ (مسلم)

١٣٥٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٥٦: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔''
(بخاری ومسلم)

١٣٥٧ : وَعَنْ اَبِي الْاَعْوَرِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ،

١٣٥٧: حضرت ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ جن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی) میں سے ہیں' روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے خون کو بچانے کے لئے قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور جو

وَمَنْ قُتِلَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اپنے گھر والوں کی حفاظت کی خاطر قتل ہو وہ بھی شہید ہے"۔ (ابوداؤدوترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِیْ؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهٖ مَالَکَ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ؟ قَالَ: "فَاَنْتَ شَهِيْدٌ" قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ: "هُوَ فِی النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا حکم ہے اس بات کا کہ اگر کوئی آدمی میرا مال لینے کے ارادے سے آئے؟ فرمایا: اس کو اپنا مال مت لینے دو۔ عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے تو پھر کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سے لڑو۔ اس نے پھر سوال کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ جواب میں فرمایا: تو شہید ہے۔ اس نے پھر سوال کیا؟ اگر میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا: "وہ جہنمی ہے"۔ (مسلم)

۲۳۵: باب فَضْلِ الْعِتْقِ

باب: آزادی کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ، وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ؟ فَکُّ رَقَبَةٍ﴾ [البلد: ۱۱-۱۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس نہ وہ داخل ہوا گھاٹی میں اور تمہیں کیا معلوم وہ گھاٹی کیا ہے وہ گردن کا آزاد کرنا ہے"۔ (البلد)

۱۳۵۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کی اللہ اس کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرما دیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے میں"۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ قُلْتُ: اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۰: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد"۔ میں نے عرض کیا کون سی گردن افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو گردن کہ مالکوں کے ہاں نفیس اور قیمت میں زیادہ ہو۔" (بخاری ومسلم)

۲۳۶: باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْمَمْلُوکِ

باب: غلاموں سے حسن سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبٰى، وَالْيَتٰمٰى، وَالْمَسٰكِيْنِ، وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى، وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء:٣٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ' والدین کے ساتھ احسان کرو' قرابت والوں' یتیموں' مساکین' قرابت والے پڑوسی' اجنبی پڑوسی' پاس بیٹھنے والے' مسافر کے ساتھ اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں' اچھا سلوک کرو''۔

(النساء)

١٣٦١: وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ" هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۱: حضرت معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ ان پر ایک عمدہ جوڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسا ہی تھا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کی نسبت سے عار دلائی۔ اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ پر جاہلیت کا اثر ہے۔ وہ تمہارے بھائی اور خدمت گزار ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا۔ پس جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے''۔ مزید یہ بھی فرمایا: ''تم ان کو ایسی تکلیف نہ دو کہ جس کی ان میں طاقت نہ ہو اگر تم ان کو ایسا کام سپرد کر دو تو پھر ان کی مدد کرو''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٦٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو چاہئے کہ اس کو ایک یا دو لقمے ضرور دے کیونکہ اس نے اس کے (پکانے) کی تکلیف برداشت کی''۔ (بخاری)

"اَلْاُكْلَةُ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَهِيَ اللُّقْمَةُ.

اَلْاُكْلَةُ: ہمزہ کی پیش کے ساتھ' لقمہ کو کہتے ہیں۔

۲۳۷ : باب فَضلِ الْمَمْلُوكِ الَّذِى يُؤَدِّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ!

باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے

۱۳۶۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلام جب اپنے آقا سے اخلاص برتتا ہے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے۔ تو اس کو دو مرتبہ اجر ملے گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۶٤ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ" وَالَّذِىْ نَفْسُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّىْ، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلام کے لئے جو اپنے آقا کا خیر خواہ ہو دو اجر ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور اپنی والدہ سے حسن سلوک کا معاملہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میری موت غلامی کی حالت میں آئے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳٦٥ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْمَمْلُوْكُ الَّذِىْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَيُؤَدِّىْ اِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِىْ عَلَيْهِ : مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيْحَةِ وَالطَّاعَةِ، لَهٗ اَجْرَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۱۳۶۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ خیر خواہی اور اطاعت سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں''۔

(بخاری)

۱۳٦٦ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ : رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین ایسے آدمی ہیں جن کو دو اجر ملیں گے: (۱) اہل کتاب کا وہ آدمی جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمد ﷺ پر (بھی) ایمان لایا (۲) وہ مملوک غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے (۳) وہ آدمی کہ جس کی لونڈی ہو وہ اس کو عمدہ ادب سکھائے اور اچھی اور اعلیٰ ترین تعلیم دلائے پھر آزاد کر کے اُس کے ساتھ شادی کرے اُس کے لئے دو اجر ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۸ : بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِى الْهَرْجِ وَهُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

١٣٦٧ : عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعِبَادَةُ فِى الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَىَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: جنگ وجدال

اور

فتنوں کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا بیان

۱۳۶۷: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شدید فتنے کے وقت عبادت کرنا اس طرح ہے جیسے میری طرف (مدینہ) ہجرت کرنا''۔ (مسلم)

۲۹۳ : بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِى الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَآءِ وَحُسْنِ الْقَضَآءِ وَالتَّقَاضِىْ وَاِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيْفِ وَفَضْلِ اِنْظَارِ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ عَنْهُ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة:٢١٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ﴾ [هود:٨٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ؟ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [المطففين:١-٦]

١٣٦٨ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ

باب: خرید وفروخت، لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے کی فضیلت اور ادائیگی اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے

اور

ناپ تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار اور تنگدست کو مہلت دینے اور اس کو معاف کردینے کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو بھی بھلائی کرو۔ پس بے شک اللہ اس کو جاننے والے ہیں''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میری قوم ماپ تول کو انصاف سے پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپ تول میں کمی کرنے والے ہیں وہ جو کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں تو وہ کمی کرنے والے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ ان کو اٹھایا جائے گا ایک بڑے دن میں جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔ (المطففین)

۱۳۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر تقاضا کرنے لگا اور آپ سے درشت رویہ اختیار کیا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینا چاہی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا" ثُمَّ قَالَ: "اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ : "اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ حق والے کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس کو اتنی عمر کا اونٹ دے دو جتنا اس کا تھا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم تو اس کے جانور کی عمر سے بہتر والا پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس کو وہی دے دو تم میں بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۹ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو فروخت، خرید اور رقم کے تقاضے کے وقت درگزر (مہلت) کرنے والا ہو''۔ (بخاری)

۱۳۷۰ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۷۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن دکھوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا مقروض کو معاف کرے''۔ (مسلم)

۱۳۷۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے غلام کو ہدایت کرتا کہ جب کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو درگزر کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۲ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا، وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ – قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۷۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا۔ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہ پائی گئی سوائے اس بات کے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا اور صاحب خیر (بھلائی میں تعاون کرنے والا) تھا۔ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس سے (بھلائی میں) تجاوز کے زیادہ حقدار ہیں۔ اس کے گناہوں سے درگزر کرو''۔ (مسلم)

١٣٧٣ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ : مَا ذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا : قَالَ : يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ : اُبَايِعُ النَّاسَ ' وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ ' فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ ' وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ – فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : " اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ' وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۷۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ جس کو اللہ نے مال عنایت فرمایا تھا اسے فرمایا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اس پر حضرت حذیفہ نے یہ آیت پڑھی کہ ﴿وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾ کہ وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ پھر جواب دے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اپنا مال دیا تھا جس کی میں نے لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا اور میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔ چنانچہ میں خوشحال پر آسانی کرتا اور تنگ دست، کو مہلت دیتا اللہ فرمائیں گے میں اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ اللہ فرشتوں کو فرمائیں گے تم میرے اس بندے سے درگزر کرو اس پر حضرت عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاریؓ نے کہا اسی طرح ہم نے بھی رسول اللہؐ کے منہ سے یہ بات سنی"۔ (مسلم)

١٣٧٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا ' اَوْ وَضَعَ لَهٗ ' اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمائیں گے جس دن کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا"۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٧٥ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا فَوَزَنَ لَهٗ فَاَرْجَحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو ان کو وزن کر کے دیا تو جھکتی ہوئی تول سے دیا (یعنی مقررہ رقم سے زیادہ دیا)۔ (بخاری و مسلم)

١٣٧٦ : وَعَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ ' فَجَآءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ : "زِنْ وَاَرْجِحْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۷۶: حضرت ابی صفوان سوید ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمہ عبدی مقامِ ہجر سے کچھ کپڑا بیچنے کے لئے لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے کو فرمایا: "تول اور جھکتا ہوا تول"۔ (ابو داؤد و ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

٢٤٠ : بَابُ فَضْلُ الْعِلْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾[طه:١١٤] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[الزمر:٩] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾[المجادلة:١١] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾[فاطر:٢٨]

باب: علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کہہ دیجئے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔'' (طٰہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فرما دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں''۔ (الزمر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے بلند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو علم دیئے گئے درجات کے لحاظ سے''۔ (المجادلہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرنے والے ہیں''۔ (فاطر)

١٣٧٧ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٧٧: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٧٨ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٧٨: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رشک دو آدمیوں کے بارے میں جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا پھر حق کے راستے میں اس کو خرچ کرنے کی ہمت دی۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے سمجھ عنایت فرمائی پس وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے''۔

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ وَهُوَ اَنْ يَتَمَنَّى مِثْلَهُ.

(بخاری ومسلم) حسد سے مراد رشک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اس کی مثل تمنا ہے۔

١٣٧٩ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ، وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَآئِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ : لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً" فَذٰلِكَ مَثَلُ مَا فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دیا اس کی مثال اس بادل جیسی ہے جو ایک زمین پر برسا پھر اس زمین کا ایک حصہ عمدہ ہے جس نے پانی کو قبول کر لیا اور گھاس اُگائی اور بہت زیادہ جڑی بوٹیاں اور اس میں سے ایک حصہ زمین کا سخت تھا جس نے پانی کو روک لیا جس سے اللہ نے لوگوں کو فائدہ دیا پس انہوں نے خود بھی پانی پیا اور پلایا اور کھیتوں کو دیا اور ایک حصہ زمین کا وہ ہے جو چٹیل میدان تھا نہ وہ پانی کو روکتا اور نہ گھاس اُگاتا پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو اللہ نے دے کر مجھے بھیجا ہے اس سے اللہ نے اس کو نفع دیا پس اس نے خود اس دین کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور اس کی حالت کہ جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں اس کو قبول نہ کیا''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٨٠ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : "فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے یہ سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٨١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ بنی اسرائیل سے باتیں بیان کرو کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے''۔

(بخاری)

١٣٨٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۱۳۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "وَمَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی ایسے راستے پر چلا جس سے علم طلب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں''۔ (مسلم)

۱۳۸۳ : وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی ہدایت کی بات کی طرف دعوت دی اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا کہ ان کو ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا''۔ (مسلم)

۱۳۸٤ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ' اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ ' اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جا رہا ہو (۳) نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا گو ہو''۔ (مسلم)

۱۳۸٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ ' مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا ' اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى ' وَمَا وَالَاهُ ' وَعَالِمًا ' اَوْ مُتَعَلِّمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''دنیا ملعون ہے اور اس میں سب کچھ ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے ساتھ وابستگی کے اور عالم یا علم حاصل کرنے والے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

قَوْلُهٗ "وَمَا وَالَاهُ" اَیْ طَاعَةُ اللّٰهِ.

ما والاہ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

۱۳۸٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو علم کی تلاش میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۷ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ : "لَنْ يَشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کبھی خیر سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٣٨٨ : وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِی النَّاسِ الْخَيْرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٣٨٨: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے سب سے کم درجہ کے مقابلے میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اہل سماء اور اہل ارض یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں اور مچھلیاں (اپنے پانی) میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں''۔ (ترمذی)
حدیث حسن ہے۔

١٣٨٩ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِیْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِيْتَانُ فِی الْمَآءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

١٣٨٩: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جو شخص کسی راستہ پر علم طلب کرنے کیلئے چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور بے شک فرشتے طالب علم کے اس فعل پر خوش ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ بے شک عالم کے لئے تمام آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد (ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کرنے والا) پر اس طرح ہے جس طرح چاند (اپنی روشنی و نور کے باعث) کو دیگر ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور بلاشبہ انبیاء علیہ السلام کسی درہم و دینار کو وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم ہی کو ورثہ میں چھوڑ کر جاتے ہیں۔ پس جو شخص علم حاصل کرے تو اس نے اس (ورثہ) میں سے عظیم حصہ حاصل کر لیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

١٣٩٠ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٣٩٠: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب کرے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر پھر اس کو اسی طرح پہنچا دیا جس طرح اس نے سنا۔ بسا اوقات وہ لوگ جن کو بات پہنچائی جاتی ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٩١ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٣٩١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی پھر اس نے چھپالی قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دے دی جائے گی''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۲ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِىْ رِيْحَهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی علم سیکھا (یعنی) جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے (لیکن) اُس نے اِس علم کو دُنیا کی غرض سے حاصل کیا تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا''۔ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

۱۳۹۳ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا: ''بے شک اللہ علم کو سینوں سے اسی طرح قبض نہ کریں گے کہ اس کو ان کے سینوں سے کھینچ لیں لیکن علم کو علماء کی وفات سے قبض کریں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ کوئی عالم باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے پس ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ (بخاری ومسلم)

کِتَابُ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَشُکْرِہٖ

۲۴۲ : بَابُ فَضْلِ الْحَمْدِ وَالشُّكْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِىْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ [البقرة:١٥٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ [ابراهيم:٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [يونس:١٠]

باب: اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم شکریہ ادا کرو تو ضرور بضرور تمہیں نعمتیں زیادہ دوں گا''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہہ دیجئے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ان کی آخری پکار یہی ہو گی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔''

١٣٩٤ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اُتِىَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ - فَقَالَ جِبْرِيْلُ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس معراج کی رات دو پیالے (ایک) شراب اور (ایک) دودھ کے لائے گئے پس آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھا پھر دودھ لے لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کی راہنمائی فطرت کی طرف کی۔ اگر آپ شراب والا (پیالہ) لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی''۔ (مسلم)

١٣٩٥ : وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهٗ.

۱۳۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۶ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ - فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَا ذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں پھر اللہ فرماتے ہیں تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو''۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۷ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ يَاْكُلُ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا ، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر اس کی حمد کرتا ہے اور پی کر اس پر بھی حمد کرتا ہے''۔ (مسلم)

كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

٢٤٣ : بَابُ فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الاحزاب:٥٦]

١٣٩٨ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٩٩ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٤٠٠ : وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ،

باب: رسول اللہ ﷺ پر درود شریف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت و سلام بھیجا کرو۔'' (الاحزاب)

۱۳۹۸: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔ (مسلم)

۱۳۹۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۴۰۰: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سب سے زیادہ فضیلت والے دنوں میں جمعہ کا دن ہے پس اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھو۔ پس تمہارا

قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارمت قال يقول : بليت قال : "ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء" رواه ابو داود باسناد صحيح.

١٤٠١ : وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي" رواه الترمذي وقال : حديث حسن.

١٤٠٢ : وعنه رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ لا تجعلوا قبري عيدا وصلوا علي فان صلوتكم تبلغني حيث كنتم" رواه ابو داود باسناد صحيح.

١٤٠٣ : وعنه ان رسول الله ﷺ قال : "ما من احد يسلم علي الا رد الله علي روحي حتى ارد عليه السلام" رواه ابو داود باسناد صحيح.

١٤٠٤ : وعن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "البخيل من ذكرت عنده فلم يصل علي" رواه الترمذي وقال : حديث حسن صحيح.

١٤٠٥ : وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه قال : سمع رسول الله ﷺ رجلا يدعوا في صلوته لم يمجد الله تعالى ولم يصل على النبي ﷺ فقال رسول الله : "عجل هذا" ثم دعاه فقال له – او لغيره –: "اذا صلى احدكم فليبدا بتحميد ربه

درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا"۔ (ابوداؤد)

۱۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے ہاں میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ (ترمذی)
حدیث حسن ہے۔

۱۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری قبر کو عید مت بنائیو اور مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے جہاں تم ہو"۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۴۰۳: انہی راوی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۴۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "وہ آدمی بخیل ہے کہ جس کے ہاں میرا تذکرہ ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ (ترمذی)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کی حمد کی نہ اس نے حضور پر درود بھیجا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس آدمی نے جلدی کی ہے پھر اسی کو یا دوسرے کو بلا کر فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے رب کی حمد وثناء سے

سُبْحَانَهُ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ، ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ابتداء کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)
دونوں نے کہا حدیث صحیح ہے۔

١٤٠٦: وَعَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٠٦: حضرت ابومحمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نے یہ تو جان لیا کہ ہم کس طرح آپؐ پر سلام بھیجیں مگر آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا: "تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ...... حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: اے اللہ محمدؐ اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپؐ نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح آپ نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ توصیفوں والے بزرگی والے ہیں"۔ (بخاری ومسلم)

١٤٠٧: وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٠٧: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے آپؐ سے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں اللہ نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پس کس طرح ہم آپؐ پر درود بھیجیں؟ اس پر رسول اللہؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آپؐ سے سوال نہ کرتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ...... حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: "اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جس طرح آپ نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں اور سلام اسی طرح ہوگا جس طرح تم جان چکے ہو"۔ (مسلم)

١٤٠٨: وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

١٤٠٨: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام

اللّٰہُ عَنۡہُ قال : قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسَلَّمَ کَیۡفَ نُصَلِّیۡ علَیۡکَ؟ قَالَ : ''قُوۡلُوۡا : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزۡوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ'' مُتَّفَقٌ عَلَیۡہِ.

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آپ پر درود بھیجیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو : ''اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی ازواج اور ذرّیت پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم پر نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

كِتَابُ الْاَذْكَارِ

٢٤٤ : بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ [العنكبوت:٤٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة:١٥٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ [الاعراف:٢٠٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة:١٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ...... اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى ...... وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب:٣٥]

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الاحزاب:٤١] الْاٰيَةَ.

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

باب: ذکر کرنے کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔'' (العنکبوت)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے رب کو اپنے دل میں صبح و شام گڑگڑا کر اور ڈرتے ہوئے یاد کرو۔ زبان سے زور سے بول کر نہیں اور غافلوں سے مت بنو۔'' (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو تم بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔ (الجمعۃ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں' اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔'' (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔'' (الاحزاب)

اس سلسلہ میں آیات بہت اور معلوم ہیں۔

١٤٠٩ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ' ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ ' حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت محبوب ہیں وہ :سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ہیں۔'' اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ اور اللہ پاک ہے عظمتوں والا''۔ (بخاری و مسلم)

١٤١٠ : وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَاَنْ اَقُوْلَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ' وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ' اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں یہ کلمات کہوں :سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ...... ''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑے ہیں تو یہ کلمات کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔ (مسلم)

١٤١١ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ' فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ' وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ' وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِیَ ' وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ' وَقَالَ : مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ...... ''اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والے ہیں''۔ یہ کلمات دن میں ایک سو مرتبہ پڑھے تو اس کو دس گردنیں آزاد کرنے کا ثواب ملے گا' سو نیکیاں لکھی جائیں' سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا اور کوئی بھی اس سے زیادہ افضل کام نہ لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا جس نے : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کی غلطیاں مٹا دی جاتی ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔ (بخاری و مسلم)

١٤١٢ : وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ' وَلَهُ الْحَمْدُ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ' عَشْرَ مَرَّاتٍ' كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ

۱۴۱۲: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے یہ کلمات :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ پڑھا اس کا یہ عمل اس آدمی کے عمل کی طرح ہے جس نے اولاد اسماعیل میں سے چار گردنیں آزاد

مِنْ وُلْدِ اسْمَاعِیْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

کیں"۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۱۳ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین کلام: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے"۔ (مسلم)

۱۴۱۴ : وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - اَوْ تَمْلَاُ - مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۴: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طہارت ایمان کا حصہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ دونوں اس خلاء کو بھر دیتے ہیں جو آسمان وزمین کے درمیان ہے"۔

(مسلم)

۱۴۱۵ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُهٗ - قَالَ : "قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ" قَالَ : فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ؟ قَالَ : قُلْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا مجھے ایسا کلام سکھلائیں جو میں کہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہا کرو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ" اس نے عرض کیا یہ تو میرے رب کے لئے ہے پس میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ ...... آخر تک اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عنایت فرما"۔ (مسلم)

۱۴۱۶ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" قِیْلَ لِلْاَوْزَاعِیِّ، وَهُوَ

۱۴۱۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ ...... کہ "اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اے جلال و اکرام والے"۔ امام اوزاعی جو

احدُ رُواۃِ الْحدِیثِ : کَیفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: یَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان سے پوچھا گیا کہ استغفار کا طریقہ کیا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ آپ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الگ فرماتے"۔ (مسلم)

١٤١٧ : وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ: اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۴۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات فرماتے "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے اور تمام تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ اس کو کوئی روکنے والا نہیں جو آپ دیتے ہیں اور جو آپ روک لیتے ہیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری فائدہ نہیں دے سکتی"۔ (بخاری و مسلم)

١٤١٨ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ، حِیْنَ یُسَلِّمُ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ – لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَالْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ، قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُھَلِّلُ بِھِنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات کہتے: لا اِلٰہَ ...... "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفوں کا حقدار وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ پھرنا اور طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم خاص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ نعمتیں اسی ہی کے لئے ہیں اور فضل بھی اسی کے لئے ہے۔ اسی کی اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم پکار کو اسی کے لئے خاص کرنے والے ہیں، گرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔" ابن زبیر کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی عظمت ہر نماز کے بعد فرماتے"۔ (مسلم)

١٤١٩ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُھَاجِرِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالُوْا: ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی، وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ: یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ، وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ، وَلَھُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ: یَحُجُّوْنَ، وَیَعْتَمِرُوْنَ، وَیُجَاھِدُوْنَ،

۱۴۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: مالوں والے بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور ان کو مالوں کی زائد فضیلت حاصل ہے وہ حج کرتے اور عمرہ کرتے اور جہاد اور صدقات کرتے ہیں۔

وَتَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ : "اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ ' وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ ' وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' قَالَ : "تُسَبِّحُوْنَ ' وَتَحْمَدُوْنَ ' وَتُكَبِّرُوْنَ ' خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ" قَالَ اَبُوْصَالِحٍ الرَّاوِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ : يَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ' حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ".

"اَلدُّثُوْرُ" جَمْعُ دَثْرٍ "بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ" هُوَ : اَلْمَالُ الْكَثِيْرُ.

١٤٢٠ : وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ' وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ' وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ' وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ' غُفِرَتْ خَطَايَاهُ ' وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٢١ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

آپ نے فرمایا: ''کیا میں ایسی چیز تم کو نہ سکھلا دوں جس سے تم پہلوں کو پالو گے اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤں گے اور تم سے کوئی افضل نہ ہو گا مگر وہ جس نے اسی طرح کیا جس طرح تم نے عمل کیا؟'' انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳'۳۳) مرتبہ کہا کرو۔ ابو صالح' جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں' کہتے ہیں کہ جب ان کے ذکر کیفیت دریافت کی گئی تو ابوصالح نے کہا: سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہو۔ یہاں تک کہ ہر کلمہ تینتیس (۳۳) مرتبہ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم) مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ اس پر فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ کر گئے اور کہا کہ ہمارے مال والے بھائیوں نے بھی وہ سنا جو ہم نے کیا پس انہوں نے بھی اسی طرح کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عنایت فرمائے۔

دُثُوْرٌ: جمع دَثْر کی ہے دال کی زبر کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا اور پھر سو کے عدد کو پورا کرنے کے لئے ایک مرتبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ...... الی اخرہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔ (مسلم)

۱۴۲۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ہیں جن کا کہنے والا یا کرنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے''۔ (مسلم)

۱۴۲۲ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ ...... ''اے اللہ بزدلی اور بخل سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں رزیل عمر (جس میں انسان اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (بخاری)

۱۴۲۳ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ، وَقَالَ : "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ" فَقَالَ : اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ اللہ کی قسم بے شک مجھے تم سے محبت ہے پھر فرمایا اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو ہرگز نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ: اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما''۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۴۲۴ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ، يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھ لے تو اسے ان چار کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ...... اے اللہ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور موت اور زندگی کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

۱۴۲۵ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

۱۴۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ: اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے لئے کھڑے ہوتے تو نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان اس طرح فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ...... آخر تک۔ اے اللہ مجھے بخش دے جو میں نے (گناہ) آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا اور وہ بھی جس کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ (بھلائی کی توفیق دے کر) آگے بڑھانے والے اور (محروم کر کے) پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ (مسلم)

١٤٢٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رکوع اور سجود میں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ ...... آخر تک۔ اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے رب اور تمام خوبیاں تیرے لئے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٢٧: وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ اپنے رکوع اور سجود میں یہ کلمات پڑھتے تھے: "سُبُّوْحٌ ......" بہت ہی پاک اور پاکیزگی والا ہے۔ فرشتوں اور روح کا رب ہے''۔ (مسلم)

١٤٢٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس تم رکوع میں اللہ کی عظمت کے کلمات کہا کرو اور رہا سجدہ تو اس میں دُعا کی خوب کوشش کرو۔ پس زیادہ امید ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں''۔ (مسلم)

١٤٢٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس لئے تم سجدہ میں بہت دعا کیا کرو''۔ (مسلم)

١٤٣٠: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ: دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ

۱۴۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ...... اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے پہلے ہوں

وَسِرَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یا پچھلے علانیہ ہوں یا پوشیدہ"۔ (مسلم)

١٤٣١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّسْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ : "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" وَفِي رِوَايَةٍ : فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ : "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور ﷺ کو تلاش کیا تو پایا کہ آپؐ رکوع یا سجدہ میں فرما رہے ہیں: سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ ٹٹولتے ہوئے آپ کے قدموں کے تلووں کو لگا۔ اس حال میں کہ آپؐ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں تھے اور زبان پر یہ دعا تھی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ ...... آخر تک "اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ میں آتا ہوں اور تیرے قہر سے تیری ذات کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار اس طرح نہیں کر سکتا جس طرح تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے"۔ (مسلم)

١٤٣٢ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ" فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ : "يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ ، أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – قَالَ الْحُمَيْدِيُّ : كَذَا هُوَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ : "أَوْ يُحَطُّ" قَالَ الْبَرْقَانِيُّ : وَرَوَاهُ شُعْبَةُ ، وَأَبُو عَوَانَةَ ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا : "وَيُحَطُّ" بِغَيْرِ أَلِفٍ.

۱۴۳۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟" اس پر پاس بیٹھنے والوں سے میں سے ایک نے کہا ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے تو اس کی ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار غلطیاں مٹائی جاتی ہیں"۔ (مسلم)

امام حمیدی کہتے ہیں کہ امام مسلم کی کتاب میں اَوْ یُحَطُّ کا لفظ ہے۔ علامہ برقانی نے کہا کہ شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ قطان نے اس موسیٰ سے جس سے مسلم نے روایت کی ہے۔ اَوْ کی بجائے وَیُحَطُّ کا لفظ بغیر الف نقل کیا ہے۔

١٤٣٣ : وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ

۱۴۳۳: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر صبح کو تم میں سے ہر ایک پر اس کے ہر جوڑ کا ایک صدقہ لازم ہے پس تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے

صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی المنکر صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعت کافی ہے"۔

(مسلم)

١٤٣٤ : وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟" قَالَتْ: نَعَمْ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ" وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

۱۴۳۴: حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ان کے پاس سے (باہر) تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا فرمائی اور وہ (جویریہ) اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد لوٹے اور وہ اسی جگہ بیٹھنے والی تھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسی حال میں ہے جس میں میں تجھ سے جدا ہوا؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں۔ اگر اس کا وزن کیا جائے تو جو تم نے آج کے دن کلمات کہے ہیں تو ان سے وزن میں بڑھ جائیں۔ (کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" "اللہ کی تسبیح و حمد کرتے ہیں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر"۔

مسلم کی ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ کے الفاظ ہیں اور ترمذی روایت میں ہے کہ "کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جو تم پڑھتی رہو؟

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ تین مرتبہ پڑھو۔

١٤٣٥ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: "مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْكَرُ اللّٰهُ فِیْهِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْكَرُ اللّٰهُ فِیْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ.

۱۴۳۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ بخاری، مسلم کی روایت میں ہے۔ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا جاتا ہو۔ زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

١٤٣٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ: فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۴۳۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اپنے بندے کے گمان پر ہوں جس طرح کا گمان وہ میرے بارے میں رکھے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٣٧ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ" قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رُوِیَ : "الْمُفَرِّدُوْنَ" بِتَشْدِیْدِ الرَّاءِ وَتَخْفِیْفِهَا وَالْمَشْهُوْرُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجُمْهُوْرُ التَّشْدِیْدُ.

۱۴۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُفَرِّدُوْنَ سبقت لے گئے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُفَرِّدُوْنَ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں''۔ (مسلم)

اَلْمُفَرِّدُوْنَ: راء کے شد سے جمہور نے نقل کیا۔ اَلْمُفَرِدُوْنَ بھی منقول ہے۔

١٤٣٨ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٣٩ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ

۱۴۳۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام تو مجھ پر

الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ : "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۰ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۱ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ ، عَذْبَةُ الْمَاءِ ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۲ : وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوا : بَلَىٰ ، قَالَ : "ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، قَالَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ : إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۴۴۳ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

بہت زیادہ ہو گئے۔ آپ مجھے ایک ایسی چیز بتلا دیں جو کہ میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری زبان اللہ کی یاد سے ہر وقت تر رہنی چاہئے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۴۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا جنت میں اس کے لئے کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۴۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اسراء (معراج) کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے فرمایا اے محمد ﷺ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو بتلانا کہ جنت کی زمین بہت عمدہ ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۴۴۲: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نہ بتلا دوں اور وہ عمل نہ بتلا دوں جو تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے پاکیزہ اور تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہو۔ نیز اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں کا سامنا کر کے ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر۔'' (ترمذی)
حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔

۱۴۴۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ علی امْرَاةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى - اَوْ حَصًى - تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ: "اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا - اَوْ اَفْضَلُ" فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس داخل ہوئے جس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا اس سے افضل ہو۔ پھر فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا ...... ۔'' اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس تعداد کے مطابق جو اس نے آسمان میں بنائی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو اس نے زمین میں پیدا کی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس گنتی کے مطابق جو اس کے درمیان مخلوق ہے اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے مطابق جو وہ پیدا کرنے والے ہیں۔'' اور اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ساتھ ملا کر اسی طرح پڑھیں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٤٤ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۴۴: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں مطلع نہ کر دوں''۔ میں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' برائی سے پھرنے کی ہمت نہیں اور نیکی پر آنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے''۔ (بخاری و مسلم)

٢٤٥ : بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا وَّمُحْدِثًا وَّجُنُبًا وَّحَائِضًا اِلَّا الْقُرْاٰنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا حَائِضٍ

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے ہونے، بیٹھنے، لیٹنے، بلا وضو، جنابت کی حالت میں اور حیض کی حالت میں درست ہے مگر تلاوتِ قرآن مجید جنبی اور حائضہ کے لئے جائز نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ [آل عمران: ١٩٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور پہلو پر لیٹے یاد کرتے ہیں''۔ (آل عمران)

١٤٤٥ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۴۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔ (مسلم)

١٤٤٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ ' اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ' فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۴۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی گھر والی سے صحبت کرنے لگے تو اس طرح دعا کرے بِسْمِ اللّٰهِ ...... ''اللہ کے نام سے 'اے اللہ ہم کو شیطان سے اور شیطان کو ہم سے دور رکھ اور جو اولاد ہمیں عنایت کریں'' پس اگر اس حمل میں کوئی اولاد مقدر ہوئی تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔ (بخاری ومسلم)

٢٤٦ : بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ نَوْمِهٖ وَاسْتِيْقَاظِهٖ

باب: نیند کے وقت اور اس سے بیداری کی وقت کیا کہے؟

١٤٤٧ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ ' وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ". وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۴۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر آرام فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ''تیرے نام سے اے اللہ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں'' اور جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے جمع ہونا ہے''۔ (بخاری)

٢٤٧ : بَابُ فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالنَّدْبِ عَلٰى مُلَازَمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارَقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ!

باب: ذکر کے حلقوں کو لازم کرنے اور ان سے بلا وجہ جدائی اختیار کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ' وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ﴾ [كهف:٢٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھ جو اپنے ربّ کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اسی ہی کی رضا مندی چاہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں''۔ (کہف)

١٤٤٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى

۱۴۴۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر گھوم پھر کر ذکر

مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا : هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ اَعْلَمُ - : مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ : فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ - فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا فَيَقُوْلُ: فَمَا ذَا يَسْاَلُوْنَ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ : يَقُوْلُ : وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا - قَالَ : يَقُوْلُ : فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً - قَالَ : فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ : فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا - فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً - قَالَ : فَيَقُوْلُ : فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ - قَالَ : يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ : فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ : هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ

والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو اللہ کی یاد میں پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ ادھر آؤ۔ یہاں تمہاری حاجت ہے۔ پس وہ ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ وہاں سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں جاتے ہیں) تو ان کا ربّ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے واقف ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر اور بڑائی بیان کر رہے تھے اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! نہیں دیکھا۔ پھر اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت، بزرگی اور تسبیح کریں۔ پس اللہ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ جواب دیتے ہیں کہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم اے ربّ نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، تو جنت کی حرص بہت بڑھ جائے اور اس کی طلب اور تیز تر ہو جائے اور رغبت میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہو جائے۔ اللہ پوچھتے ہیں وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواباً عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ آگ کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں تو اس سے اور زیادہ دور بھاگیں اور خوف کھائیں۔ اللہ فرماتے ہیں: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی ان میں سے نہ تھا، وہ اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا۔ اللہ فرمائیں گے وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں رہ سکتا"۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو حضرت ابوہریرہؓ سے ہے، میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "بے شک اللہ

جليسهم" متفق عليه - وفي رواية لمسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: "ان لله ملائكة سيارة فضلاء يتبعون مجالس الذكر، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم، وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى يملؤا ما بينهم وبين السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الى السماء فيسالهم الله عز وجل - وهو اعلم من اين جئتم؟ فيقولون جئنا من عند عباد لك في الارض: يسبحونك، ويكبرونك، ويهللونك، ويحمدونك، ويسئلونك- قال: وما ذا يسئلوني؟ قالوا: يسئلونك جنتك - قال: وهل راوا جنتي؟ قالوا: لا اى رب: قال: فكيف لو راوا جنتي؟ قالوا: ويستجيرونك قال: ومم يستجيروني؟ قالوا: من نارك يا رب - قال: وهل راوا ناري؟ قالوا: لا، قال: فكيف لو راوا ناري؟ قالوا: ويستغفرونك؟ فيقول: قد غفرت لهم، واعطيتهم ما سالوا، واجرتهم مما استجاروا- قال: يقولون: رب فيهم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معهم - فيقول: وله غفرت هم القوم لا يشقى بهم جليسهم"۔

١٤٤٩: وعنه وعن ابي سعيد رضي الله

کے کچھ فرشتے جو حفاظتی فرشتوں کے علاوہ ہیں، زمین میں گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ذکر کی مجلس پالیتے ہیں تو اس میں ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے، یہاں تک کہ اپنے سامنے اور آسمان و زمین کے درمیان جگہ کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے خوب واقف ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں تیری تسبیح و بڑائی، وحدانیت، عظمت اور حمد و ثناء بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کرتے تھے۔ اللہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتے ہیں۔ اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز کی بابت مجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! تیری آگ سے۔ اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو پھر؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان کو بخش دیا اور جس چیز کا وہ سوال کر رہے تھے وہ عطا کیا اور جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے پناہ دے دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! ان میں تیرا فلاں خطا کار بندہ بھی تھا جو وہاں سے صرف گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ (چند لمحے) بیٹھ گیا۔ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

۱۴۴۹: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے

عَنهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَقعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِندَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو ان کو فرشتے آ کر گھیر لیتے، رحمت الٰہی ان پر سایہ فگن ہو جاتی اور سکینت ان پر اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتے ہیں جو اس کی بارگاہ میں ہیں''۔ (مسلم)

١٤٥٠ : وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ - فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ : فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا - فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ : اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰی فَاسْتَحْيٰی اللّٰهُ مِنْهُ ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٥٠: حضرت ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے دو ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک چلا گیا۔ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے حلقہ درس میں جگہ پائی تو وہ اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور رہا تیسرا شخص وہ وہاں سے پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں افراد کے متعلق بتلاؤں! ''ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پناہ لی تو اس کو پناہ مل گئی اور دوسرے نے حیا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمائی اور تیسرے نے اعراض (منہ پھیرا) کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا''۔

(بخاری و مسلم)

١٤٥١ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ ، قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا : مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ ، قَالَ : اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّیْ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی

١٤٥١: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ میں تشریف لائے اور کہا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا قسم دے کر کہتے ہو کہ تمہیں اس چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپؓ نے فرمایا ہمیں تو اسی چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپؓ نے فرمایا اچھی طرح سنو! میں نے تم سے قسم کسی بے اعتمادی کی وجہ سے نہیں اٹھوائی۔ رسول اللہ ﷺ سے قریب کا تعلق ہونے کے باوجود کوئی شخص ایسا بھی نہ ملے گا جو مجھ سے کم روایات بیان کرنے والا ہو۔ (بیان حدیث میں شدید احتیاط کا ذکر کیا) بے شک رسول

حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : "مَا اَجْلَسَكُمْ؟" قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا - قَالَ : "آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟" قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ - قَالَ : "اَمَا اِنِّىْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَآئِكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کی حمد وثناء کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا۔'' آپؐ نے فرمایا: ''کیا اللہ کی قسم دے کر تم کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''سنو! میں نے تم سے قسم اس بناء پر نہیں لی کہ تم پر بے اعتمادی ہے لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں''۔ (مسلم)

۲۴۸ : بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ

باب: صبح اور شام کو اللہ کا ذکر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ [الاعراف:۲۰۵]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ربّ کو اپنے دل میں یاد کرو، گڑ گڑاتے ہوئے نہ کہ اونچی آواز سے (اعتدال کے ساتھ) صبح و شام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو''۔

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ "الْاٰصَالُ" جَمْعُ اَصِيْلٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

اہل لغت نے فرمایا اٰصَالِ یہ اَصِیْل کی جمع ہے۔ یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ [طه:۱۳۰]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ربّ کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع و غروب ہونے سے پہلے''۔

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [غافر:۵۵]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''صبح و شام اپنے ربّ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بیان کرو''۔

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : الْعَشِىُّ مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِهَا.

اہل لغت نے فرمایا عَشِیُّ زوال شمس اور غروب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [النور:۳۶] اَلْاٰيَةَ. وَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(وہ نور) ایسے گھروں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم دیا اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام تسبیح کرتے ہیں ایسے مرد جن کو کوئی تجارت اور بیع (خرید و فروخت) اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی''۔ اللہ تعالیٰ

قَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ﴾ [ص:١٨]

نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح ان کے ساتھ کرتے تھے''۔

١٤٥٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ ' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سومرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہہ لیا۔ قیامت کے دن اس سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس کلمہ کو اتنی مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ کہا ہو''۔ (مسلم)

١٤٥٣ : وَعَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ : اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا رات مجھے بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچی۔ فرمایا: ''اگر تو نے شام کے وقت یہ کلمات کہے ہوتے تو وہ تجھے تکلیف نہ پہنچا سکتا' اَعُوْذُ...... اللہ تعالیٰ کی کامل صفات کی برکت کے ساتھ میں مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

١٤٥٤ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ : "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا ' وَبِكَ اَمْسَيْنَا ' وَبِكَ نَحْيَا ' وَبِكَ نَمُوْتُ ' وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ" وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ : "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا ' وَبِكَ نَحْيَا ' وَبِكَ نَمُوْتُ ' وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۵۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ...... ''اے اللہ ہم نے تیری مدد سے صبح وشام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور اٹھ کر تیری بارگاہ میں پہنچنا ہے۔'' اور جب شام ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ...... ''اے اللہ تیری مدد سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (ابوداؤد' ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٥٥ : وَعَنْهُ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ – قَالَ : "قُلْ : اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ' رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

۱۴۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے کلمات سکھلا دیں جو میں صبح شام کہہ لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ...... ''اے اللہ تو آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ آپ عالم الغیب والشہادہ ہیں۔ آپ ہر چیز کے رب اور ان کے مالک ہیں میں

نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ" قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ میں اپنے نفس کی شرارت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور شیطان کی شرارت سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ آپؐ نے فرمایا یہ کلمات صبح وشام اور بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھو۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٥٦ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: "أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ" قَالَ الرَّاوِي: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ شام کرتے تو اس طرح دعا فرماتے: أمسينا ..... "کہ ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ لفظ بھی فرمائے بادشاہی اسی ہی کے لئے ہے۔ اور تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے ربّ میں آپ سے اس رات کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور بعد والی رات کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس رات اور بعد والی رات میں پائے جانے والے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے ربّ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اور آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جب صبح کرتے تو پھر یہ کلمات کہتے۔ ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی"۔ (مسلم)

١٤٥٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ "بِضَمِّ الْخَاءِ وَالْمُعْجَمَةِ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَحِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۵۷: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تم قُلْ هُوَ اللّٰهُ (یعنی سورۂ اخلاص) اور معوذتین یعنی (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ ہر چیز کے لئے تمہیں کافی ہیں۔" (ابوداؤد، ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٥٨ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ

۱۴۵۸: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بندہ یہ کلمات ہر صبح وشام کہہ لیا کرے اس کو

عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ "اس اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمان و زمین میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والے اور جاننے والے ہیں"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۹ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: نیند کے وقت کیا کہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ [آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی تخلیق میں سوچ وبچار کرنے والے ہیں"۔ (آل عمران)

۱۴۵۹ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۵۹: حضرت حذیفہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ اے اللہ تیرے نام سے میں زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں"۔ (بخاری)

۱۴۶۰ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ". وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّسْبِيْحُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو اور دوسری روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے اور ایک روایت میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے۔

(بخاری ومسلم)

۱۴۶۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا اَوٰى

۱۴۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی بستر پر آرام کرنے لگے تو

أَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ' ثُمَّ يَقُوْلُ : بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ : اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اپنے چادر کی طرف سے بستر کو جھاڑے۔ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کون رہا ہے۔ پھر یہ کلمات پڑھے: بِاسْمِكَ...... "اے میرے رب' تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور تیری مدد سے اس کو اٹھاتا ہوں اگر تو میری روح قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اسکی ان چیزوں سے حفاظت کرنا جن سے تو اپنے نیک بندوں کی (حفاظت) فرماتا ہے"۔ (بخاری ومسلم)

۱۴٦۲ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِیْ يَدَيْهِ ' وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا' اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ' ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ' وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ' وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ' ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ : يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : النَّفْثُ نَفْخٌ لَطِيْفٌ بِلَا رِيْقٍ.

۱۴٦۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو معوذات پڑھ کے اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ (بخاری ومسلم) دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر استراحت فرمانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو جمع فرما کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مل لیتے اور ابتداء سر اور چہرے سے فرماتے اور اسی طرح جسم کے سامنے والے حصہ پر ملتے اور یہ تین مرتبہ کرتے۔ (بخاری ومسلم)

اہل لغت فرماتے ہیں : اَلنَّفْثُ : بغیر تھوک کے جو پھونک ہو۔

۱۴٦۳ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ' ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ ' وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ ' وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ ' رَغْبَةً

۱۴٦۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو نماز والا وضو کرو۔ پھر اپنی دائیں جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ ...... "کہ اے اللہ میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے میں نے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ آپ کی رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ نجات کا مقام ہے مگر تیری

وَرَهبَةً اِلَيکَ ' لا مَلجَاَ وَلا مَنجَا مِنکَ اِلَّا اِلَیکَ ' اٰمَنتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنزَلتَ ' وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرسَلتَ ' فَاِن مِتَّ مِتَّ عَلَی الفِطرَةِ وَاجعَلهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُولُ" مُتَّفَقٌ عَلَیهِ.

طرف۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا"۔ اگر اسی رات تیری موت آجائے تو فطرتِ اسلام پر تیری موت آئی۔ ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

١٤٦٤ : وَعَن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ : "اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَم مِمَّن لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤوِیَ" رَوَاهُ مُسلِمٌ.

١۴٦۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپؐ بستر پر استراحت کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: اَلحَمدُ لِلّٰهِ ...... "تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور ان کو ٹھکانا دینے والا کوئی نہیں۔" (مسلم)

١٤٦٥ : وَعَن حُذَیفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَن یَرقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الیُمنٰی تَحتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُولُ : "اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَومَ تَبعَثُ عِبَادَکَ" رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ' مِن رِوَایَةِ حَفصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا ' وَفِیهِ اَنَّهٗ کَانَ یَقُولُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

١۴٦۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ قِنِیْ ...... "اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچا لے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔" ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔ ابو داؤد نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کو روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ یہ دعا آپؐ تین مرتبہ فرماتے تھے۔

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

٢٥٠ : بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ٦٠] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿ادْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [الاعراف: ٥٥] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ [البقرہ: ١٨٦] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ [النمل: ٦٢]

١٤٦٦ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٤٦٧ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

باب: دُعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ربّ نے حکم دیا کہ مجھے پکارا کرو! میں جواب دوں گا''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے ربّ کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ آہستہ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں پس بے شک میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دینے والا ہوں جب وہ مجھے پکارے''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کون ہے وہ جو مجبور کی فریاد رسی کرے جب وہ اس کو پکارے اور تکلیف کا ازالہ کرے'' (یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں)

۱۴۶۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت ہی ہے۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع (ہمہ گیر) دعائیں پسند فرماتے اور ان کے علاوہ چھوڑ دیتے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند سے۔

١٤٦٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ : وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَا بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ.

۱۴۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی: ''اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا''۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا فرماتے تو یہ دعا کرتے اور جب کوئی خصوصی دعا فرماتے تو اس کو ساتھ شامل کر لیتے۔

١٤٦٩ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى ، وَالتُّقٰى ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ...... ''اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ کا اور پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں''۔ (مسلم)

١٤٧٠ : وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَاهْدِنِيْ ، وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ طَارِقٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ؟ فَقَالَ : "قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ"

۱۴۷۰: حضرت طارق بن اُشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نیا مسلمان ہوتا تو آپؐ اس کو نماز سکھاتے پھر اس کو دعا کے لئے یہ کلمات سکھاتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ ''اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ ہدایت دے اور عافیت عنایت فرما اور مجھے رزق عنایت کر''۔ (مسلم) حضرت طارق کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے رب سے کس طرح سوال کروں؟ آپؐ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ...... دعا تلقین فرمائی اور پھر فرمایا: ''یہ دعا تیری دنیا و آخرت دونوں کو جمع کرنے والی ہے۔''

١٤٧١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ...... ''اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے''۔ (مسلم)

١٤٧٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۴۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ : اَشُكُّ اَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِّنْهَا.

اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم پناہ مانگو محنت کی (نا قابل برداشت) مشقت سے، بدبختی کے آلینے سے، برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔" (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ ہے کہ سفیان نے کہا مجھے شک ہے کہ میں نے ایک کا اضافہ کر دیا۔

١٤٧٣ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ ، وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "اے اللہ میرے اس دین کو درست فرما جو میرے معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اس دنیا کی درستی فرما جس پر میرا گزران ہے، میری اس آخرت کو درست فرما جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافہ کا ذریعہ بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا سبب بنا"۔ (مسلم)

١٤٧٤ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "قُلْ : اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ" وَفِيْ رِوَايَةٍ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى ، وَالسَّدَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ ...... "اے اللہ مجھے ہدایت دے اور درست وسیدھا رکھ۔" اور ایک روایت میں یہ ہے: "اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرتا ہوں"۔ (مسلم)

١٤٧٥ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ ، وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عاجزی، سستی، بزدلی، بڑھاپا اور بخل سے اور اے اللہ میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ ایک روایت میں قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے زبردستی کرنے سے" کے الفاظ ہیں۔

(مسلم)

١٤٧٦ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : عَلِّمْنِيْ دُعَآءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ ، قَالَ : قُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا

۱۴۷۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِيْ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ ، وَارْحَمْنِیْ ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ، وَفِیْ رِوَایَةٍ : "وَفِیْ بَیْتِیْ" وَرُوِیَ : "ظُلْمًا کَثِیْرًا" وَرُوِیَ "کَبِیْرًا" بِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَهُمَا فَیُقَالُ : کَثِیْرًا کَبِیْرًا.

مَغْفِرَةً ...... "اے اللہ بے شک میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشن ہار رحم کرنے والا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے فِیْ بَیْتِیْ (اپنے گھر میں) کے الفاظ میں کَثِیْرٌ کی جگہ کَبِیْرٌ کے الفاظ ہیں پس مناسب ہے کہ دونوں کو اکٹھا کر کے کَثِیْرًا کَبِیْرًا پڑھیں۔

١٤٧٧ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ ، وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ ، وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ ، وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

١٤٧٧: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ...... "اے اللہ مجھے بخش دے اور میری غلطی اور جہالت اور معاملات میں میرا تجاوز اور وہ بھی بخش دے جسے آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اے اللہ! میرا ارادۃً کیا ہوا اور مذاق کے طور پر کیا ہوا اور غلطی سے کیا گیا اور ارادۃً کیا گیا سب بخش دے اور یہ تمام میری ہی طرف سے ہوئے۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور علانیہ کئے یا خفیہ کئے اور وہ بھی جو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ آگے بڑھانے والے اور پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے"۔ (بخاری و مسلم)

١٤٧٨ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِهٖ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٧٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے "اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں جانتا ہوں اور اس کے شر سے جو میں نے عمل نہیں کیا"۔ (مسلم)

١٤٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : کَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ ، وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِکَ ، وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٧٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ ہوتی تھی: "اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال اور عافیت کے پھر جانے اور ناراضگی کے اچانک اترنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے"۔ (مسلم)

۱۴۸۰ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ' وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ' اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا ' وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ' اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ' وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ' وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ' وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۰: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یوں فرماتے: ''اے اللہ! میں عاجزی' سستی' بخل' شدید بڑھاپا اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت فرما اور اس کو پاک کر دے تو سب سے بہتر اس کو پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو' ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبولیت والی نہ ہو''۔ (مسلم)

۱۴۸۱ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ ' وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ' وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ ' وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ' وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ' اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ : "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا' آپ پر توکل کیا' آپ کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور آپ کی طرف ہی میں نے فیصلہ میں رجوع کیا۔ پس تو مجھے بخش دے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور جو ظاہر کئے اور جو مخفی کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے والے اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ بعض راویوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے الفاظ زائد نقل کئے ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۸۲ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ' وَعَذَابِ النَّارِ ' وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ.

۱۴۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ' وَعَذَابِ النَّارِ ' وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ" ''اے اللہ میں آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب' غناء کے شر اور فقر کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۴۸۳ : وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ ' وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

۱۴۸۳: حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ' وَالْاَعْمَالِ ' وَالْاَهْوَآءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ' وَالْاَعْمَالِ ' وَالْاَهْوَآءِ" "اے اللہ برے اخلاق واعمال اور خواہشات سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۸۴ : وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً قَالَ : "قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ ' وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ ' وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِیُّ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۸۴: حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھلا دیں۔آپؐ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: "اے اللہ میں اپنے کان کے شر' آنکھ کے شر' اپنی زبان کے شر' اپنے دل کے شر' منی (مادۂ حیات) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۴۸۵ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ ' وَالْجُنُوْنِ ' وَالْجُذَامِ ' وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ میں برص' جنون' کوڑھ اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۱۴۸۶ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ ' وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بہت بدترین ساتھ لیٹنے والا ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بدترین رازداری ہے"۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۱۴۸۷ : وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَآءَهٗ فَقَالَ : اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ : اَلَا اُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْکَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْکَ؟ قُلْ : "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ '

۱۴۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں اپنے بدل کتابت سے عاجز آ گیا ہوں۔ پس آپؐ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علیؓ نے اسے فرمایا کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھلا دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے اگرچہ تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا اللہ اس کو ادا فرما دیں گے۔ دعائیہ کلمات یہ ہیں: "اے اللہ حلال کو میرے لئے

وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

کفایت فرما دے اور حرام سے حفاظت فرما اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے"۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٨٨ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْنًا کَلِمَتَيْنِ يَدْعُوْ بِهِمَا : "اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ، وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

١٤٨٨: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصین کو دو کلمات بتلائے جن سے وہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ ...... "اے اللہ میری ہدایت کا میرے دل میں الہام فرما اور میرے نفس کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ۔" (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٨٩ : وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : "سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ" فَمَکَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِیْ : "يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٤٨٩: حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی چیز سکھلا دیں جس سے میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اللہ سے عافیت مانگو" میں کچھ دن گزرنے کے بعد حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: اے عباسؓ اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٩٠ : وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَانَ عِنْدَکِ؟ قَالَتْ : کَانَ اَکْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِکَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

١٤٩٠: حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین جب حضور آپؐ کے پاس ہوتے تو آپؐ کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپؐ کی اکثر دعا یہ تھی: "اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے پر مضبوط رکھ۔" (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٩١ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ

١٤٩١: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت داوٗد علیہ السلام کی ایک دعا یہ تھی: "اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کو جو آپ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے آپ تک

يَبْلُغُنِيْ حُبَّكَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ، وَاَهْلِيْ ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

پہنچا دے اے اللہ! اپنی محبت کو میری جان، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے"۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٩٢ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ :

"اَلِظُّوْا" بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الظَّآءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ : اَلْزِمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا.

١٤٩٢: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام کے کلمات کا خوب اہتمام کرو"۔ (ترمذی)

نسائی نے اس روایت کو ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا۔

حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

اَلِظُّوْ : اس دعا کو لازم پکڑو اور بہت زیادہ کیا کرو۔

١٤٩٣ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٤٩٣: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بہت ساری دعائیں مانگیں جن میں بہت سی ہمیں ذرا بھی یاد نہ رہی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بہت ساری دعائیں مانگیں جن میں ہمیں کچھ بھی یاد نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتلا دوں جو ان تمام کو جمع کرنے والی ہو؟ تم اس طرح کہو: "اے اللہ میں آپ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور میں آپ سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی آپ ہی مددگار ہیں۔ آپ ہی مددگار ہیں اور آپ ہی کفایت کرنے والے ہیں ۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت بھی آپ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے۔" (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٩٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ،

١٤٩٤: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی: "اے اللہ میں آپ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتا ہوں جو تیری بخشش کا تقاضا کرنے والے ہیں ہر

وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور ہر نیکی کی کثرت چاہتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور آگ سے نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔" حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث شرطِ مسلم پر ہے۔

٢٥١ : بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ [الحشر: ١٠] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد: ١٩] وَقَالَ تَعَالَى: اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم: ٤١]

باب: پس پشت دُعا کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وہ لوگ جو ان کے بعد آئے ہیں وہ کہتے ہیں اے ربّ ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے"۔ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اپنے ذنب (گناہ) سے استغفار کریں اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کریں"۔ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام (کی دعا) کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: "اے ربّ ہمارے مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور مؤمنوں کو جس دن حساب قائم ہو"۔ (ابراہیم)

١٤٩٥ : وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٩٥: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی اس کے مثل ملے"۔ (مسلم)

١٤٩٦ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ: عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٩٦: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے تمہیں اس کے مثل ملے"۔ (مسلم)

٢٥٢ : بَابُ فِي مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دُعا کے متعلق چند مسائل

١٤٩٧ : عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ

١٤٩٧: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے کو جزاک اللّٰہ خیرًا (یعنی اللہ تجھ کو

اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٤٩٨: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٩٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٠٠: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ: يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ" قِيْلَ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: "يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِبُ لِيْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ"

١٥٠١: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

بہتر بدلہ دے) دے تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی"۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی جانوں کے لئے بددعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بددعا کرو اور نہ اپنے اموال کے لئے بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری موافقت اس گھڑی سے ہو جائے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگی جائے وہ دے دی جاتی ہے پھر یہ بددعا تمہارے حق میں قبول کر لی جائے"۔ (مسلم)

۱۴۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم اس میں بہت زیادہ دعا کیا کرو"۔ (مسلم)

۱۵۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی میں نہ پڑے کہ اس طرح کہنے لگے میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی"۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک جلدی میں نہ پڑے" عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی میں پڑنے کا کیا مطلب ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "میں نے دعا کی لیکن مجھے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ میری دعا قبول ہو پھر وہ بیٹھ جائے اور دعا کو چھوڑ دے"۔

۱۵۰۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی دعا زیادہ مقبول ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رات کے پچھلے حصے اور فرض نمازوں کے بعد کی"۔ (ترمذی)

وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

١٥٠٢ : وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا ' اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ ' اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : اِذًا نُكْثِرُ قَالَ : "اَللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ - وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَادَ فِيْهِ : "اَوْ يَدَّخِرَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا.

١٥٠٢: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین پر جو مسلمان بھی اللہ پاک سے کوئی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں یا اسی طرح کی کوئی تکلیف اس سے دور کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے''۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ زیادہ دیں گے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

حاکم نے ابو سعید سے اس کو روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اس کے لئے اسی طرح کا اجر ذخیرہ فرما لیتے ہیں۔

١٥٠٣ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٠٣: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والے اور حلم والے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کے رب ہیں ان کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان کے رب اور زمین کے رب اور معزز عرش کے رب ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

٢٥٣ : بَابُ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَآءِ وَفَضْلِهِمْ

باب: اولیاء اللہ کی کرامات اور اُن کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [يونس: ٦٢-٦٤]

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِىْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء ان پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ ڈرتے تھے ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے''۔ (یونس) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مریم تو کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرا دے پس تو کھا اور پی''۔ (مریم)

وَاشْرَبِیْ﴾ [مریم: ۲۶٬۲۵] وَقَالَ تَعَالٰی:
﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران: ۳۷] وَقَالَ تَعَالٰی:
﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ [الكهف: ۱۶]

۱۵۰۴: وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً: "مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ" اَوْ كَمَا قَالَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ - قَالَتِ امْرَاَتُهٗ: مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ، قَالَ: اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ! فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوْا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب بھی زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوتے تو اس کے ہاں کھانے کی چیزیں پاتے زکریا علیہ السلام نے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جس کو چاہتے ہیں بغیر حساب کے رزق دیتے ہیں“۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں علیحدگی اختیار کرلو پھر غار میں پناہ لو۔ تمہارے لئے تمہارا رب اپنی رحمت پھیلادے گا اور تمہارے لئے تمہارے معاملے میں آسانی مہیا فرمادے گا۔ اور تم دیکھو گے کہ سورج طلوع ہوتے وقت غار کے داہنی سے مڑ کر نکلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف ان سے کترا کر نکل جاتا ہے“۔ (الکہف)

۱۵۰۴: حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جس کے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے کو ساتھ لے جائے یا جس طرح فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لائے اور نبی اکرم ﷺ دس کو گھر لے گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھایا پھر رکے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر اتنی دیر بعد گھر لوٹے کہ رات کا اتنا حصہ گزر چکا تھا جتنا اللہ نے چاہا۔ ان کی بیوی نے کہا تمہیں اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روک لیا۔ انہوں نے پوچھا: ”کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ اس نے جواب دیا انہوں نے آپؐ کے آنے تک انکار کیا حالانکہ ان کو کھانا پیش کیا گیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں جا کر چھپ گیا! اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا او نادان! مجھے برا بھلا کہا اور بد دعا دی اور مہمانوں کو کہا تم کھاؤ۔ تمہارے لئے خوشگوار نہ ہو اور اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہیں چکھوں گا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ

لَا هَنِيْنًا وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا ' قَالَ : وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ : يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا؟ قَالَتْ : لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ' يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ - وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ ' فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ ' اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ ' فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لَا تَطْعَمُهُ ' فَحَلَفَ الضَّيْفُ اَوِ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمَهُ اَوْ يَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ - فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ : يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ : وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَاْكُلَ! فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ : دُوْنَكَ اَضْيَافَكَ فَاِنِّيْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ ' فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ بِمَا

بھی لیتے تو نیچے سے اس سے زیادہ ابھر آتا جتنا کہ پہلے تھا اور کھانا اس سے بہت زیادہ ہو گیا جتنا اس سے پہلے تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو دیکھا تو اپنی بیوی کو فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک البتہ وہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر اس میں کچھ کھانا حضرت ابوبکر رضی اللہ نے کھایا اور فرمایا میری قسم شیطان (کے ورغلانے) سے تھی پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا پھر اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے وہ صبح تک آپؐ کے پاس رہا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت پوری ہو گئی ہم نے بارہ آدمی مختلف اطراف میں بھیجے ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ آدمی تھے ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے پس ان سب نے وہ کھانا کھایا!

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور ان کی بیوی نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی پھر مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک ابوبکر ان کے ساتھ کھانا نہ کھائیں۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ قسم شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھانا منگوایا اور خود کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا پس جونہی وہ لقمہ اٹھاتے تھے تو نیچے سے لقمہ اس سے بڑھ کر اُبھر آتا تھا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا؟ تو انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک' بے شک وہ کھانا اب ہمارے کھانے سے پہلے جتنا تھا یقیناً اس سے بہت زیادہ ہے پھر انہوں نے کھایا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو کہا تم اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرو۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں میرے آنے سے پہلے تم ان کی مہمانی سے فارغ ہو جاؤ۔ پس عبدالرحمٰن ان

عِنْدَهُ فَقَالَ : اطْعَمُوْا ' فَقَالُوْا : اَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اطْعَمُوْا ' قَالُوْا مَا نَحْنُ بِاٰكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْئَ رَبُّ مَنْزِلِنَا ' قَالَ : اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَاِنَّهٗ اِنْ جَآءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ ' فَلَمَّا جَآءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ ' فَقَالَ : مَا صَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ ' فَقَالَ : يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ' ثُمَّ قَالَ : يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ' فَقَالَ غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْيَافَكَ ' فَقَالُوْا : صَدَقَ ' اَتَانَا بِهٖ – فَقَالَ : اِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ – فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ : وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ فَقَالَ : وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَآءَ بِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فَقَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ ' فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ "غُنْثَرُ" بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ وَهُوَ : الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهٗ فَجَدَّعَ : اَيْ شَتَمَهٗ ' وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ – قَوْلُهٗ "يَجِدُ عَلَيَّ" هُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ : اَيْ يَغْضَبُ.

کے پاس جو کھانا میسر تھا وہ لائے اور کہا تم کھاؤ۔ مہمانوں نے کہا ہمارے گھر کا مالک کہاں ہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا تم کھانا کھالو انہوں نے جواب دیا جب تک ہمارے گھر کا مالک نہیں آئے گا ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول کر لو اگر وہ اس حال میں آ گئے کہ تم نے کھانا نہ کھایا ہوگا تو ہمیں ضرور ان کی طرف سے ڈانٹ پڑے گی مگر انہوں نے انکار کیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ انہوں نے اطلاع دی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا انہوں نے پھر آواز دی اے عبدالرحمٰن! میں پھر خاموش رہا تو انہوں نے فرمایا: او نادان! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو فوراً آ جا۔ پس میں نکلا اور میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں مہمان نے کہا اس نے سچ کہا۔ یہ ہمارے پاس کھانا لایا تو ابوبکر صدیق نے کہا تم نے میرا انتظار کیا اللہ کی قسم میں آج کی رات یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ فرمایا: ''تم پر افسوس ہے تم ہماری مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے ہو؟ تو کھانا لا۔ عبدالرحمٰن کھانا لائے۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا اور کہا: بسم اللہ! پہلی بات یعنی قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا پھر آپ نے کھانا کھایا اور انہوں نے بھی''۔ (بخاری و مسلم)

غُنْثَرُ: غبی اور نادان۔ فَجَدَّعَ: ان کو برا بھلا کہا جَدْعُ کا اصل معنی کاٹنا ہے یَجِدُ عَلَیَّ: ناراض ہونا۔

١٥٠٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ ' فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔'' (بخاری)

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: "مُحَدَّثُوْنَ" أَيْ مُلْهَمُوْنَ.

١٥٠٦ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا، يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ - فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّيْ صَلٰوتَيِ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ وَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا - أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوْفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا، حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً، وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ - وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ، أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ

مسلم نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے اور دونوں روایتوں میں ابن وہب کے بقول مُحَدَّثُوْنَ کا معنی مُلْهَمُوْنَ یعنی الہام کیے ہوئے ہے۔ (بخاری)

۱۵۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کی تو آپ نے ان کو معزول کر کے عمار کو ان کی جگہ پر گورنر بنا دیا پس انہوں نے شکایت میں یہاں تک بیان کیا یہ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کے کہا اے ابو اسحاق! ان کا خیال یہ ہے کہ تم اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے! اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا سنو میں اللہ کی قسم ان کو حضور ﷺ جیسی نماز پڑھاتا ہوں میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا میں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں۔ پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں مختصر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو اسحاق تمہارے بارے میں میرا یہی گمان تھا اور آپ نے (تحقیقات کیلئے) ان کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ کوفہ والوں سے دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے مسجدوں میں جا کر ان کے متعلق دریافت کیا۔ سب نے ان کی اچھی تعریف کی یہاں تک کہ وہ وفد مسجد بنو عبس میں آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے کھڑے ہو کر کہا جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی کہ جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو گزارش ہے کہ سعد لشکر جہاد کے ساتھ نہیں جاتے اور نہ (مال غنیمت) کی تقسیم میں برابری کرتے ہیں اور نہ ہی فیصلوں میں عدل کرتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا سنو اللہ کی قسم میں ضرور تین دعائیں کروں گا اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے ریاکاری اور شہرت کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر کو طویل فرما اور اس کے فقر کو لمبا کر دے اور فتنوں کو اس کو نشانہ بنا۔ چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا فتنوں میں مبتلا ایک بہت

سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِيْ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ
حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ
لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٠٧ : وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ
زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ ابْنِ
الْحَكَمِ ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا ،
فَقَالَ سَعِيْدٌ : أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا
بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
قَالَ: مَا ذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟
قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ
أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ
أَرَضِيْنَ" فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً
بَعْدَ هٰذَا ، فَقَالَ سَعِيْدٌ : اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ
كَاذِبَةً فَاعْمِ بَصَرَهَا ، وَاقْتُلْهَا فِيْ أَرْضِهَا
قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا
هِيَ تَمْشِيْ فِيْ أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ
فَمَاتَتْ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ
تَقُوْلُ : أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ
عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا
فَوَقَعَتْ فِيْهَا وَكَانَتْ قَبْرَهَا.

١٥٠٨ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أُحُدٌ دَعَانِيْ أَبِيْ

بوڑھا شخص ہوں۔ مجھے سعد کی بددعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہ سے راوی
عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے خود اس کو دیکھا اس
کی ابرو بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر پڑی ہیں اور وہ راستوں پر
لڑکیوں کے سامنے آتا اور ان کو اشارے کرتا"۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۰۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور
حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت کی اور دعویٰ کیا
کہ سعید رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ زمین زبردستی لے لی ہے۔ پس
سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے (ارشاد) سننے کے
بعد میں نے اس کی زمین دبا لی ہے؟ حضرت مروان نے کہا تم نے
رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اس کو
ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ اس پر حضرت مروان رضی اللہ
عنہ نے کہا میں اس کے بعد آپؓ سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا تو
حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو
اس کی آنکھیں اندھی کردے اور اس کی زمین میں اس کو ہلاک کر۔
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موت سے پہلے وہ اندھی ہو گئی
اور وہ اپنی اسی زمین میں چلی جا رہی تھی کہ ایک گڑھے میں جا گری
(بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے
ہے وہ اس کے ہم معنی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس نے اس کو خود
نابینا اور دیواریں ٹٹولتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ مجھے سعید کی بددعا
لگ گئی اور اس کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا' جو اس کے گھر میں
واقع تھا' جس کے متعلق اس نے جھگڑا کیا تھا وہ اس کنویں میں گر پڑی
اور وہ اس کی قبر بن گیا۔

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب
اُحد کا موقعہ آیا۔ تو اس رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا مجھے

مِنَ اللَّیلِ فَقَالَ: مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا، فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِیْ قَبْرِهٖ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُکَهٗ مَعَ اٰخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ کَیَوْمِ وَضَعْتُهٗ غَیْرَ اُذُنِهٖ فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰی حِدَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

معلوم ہوتا ہے کہ میں اصحاب نبی ﷺ میں جو لوگ مقتول ہوں گے ان میں سب سے پہلا میں ہوں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات کے علاوہ ایسا کوئی شخص چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مجھے تجھ سے زیادہ معزز ہو اور بے شک میرے ذمہ قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ چنانچہ ہم نے صبح کی تو وہ سب سے پہلے مقتول تھے اور میں نے ان کے ساتھ دوسرے کو ان کی قبر میں دفن کیا۔ پھر مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رہنے دوں۔ چنانچہ میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکالا تو وہ اس طرح تھے جس طرح میں نے یوم اُحد کو انہیں دفن کیا تھا۔ سوائے ان کے کان کے۔ پس میں نے ان کو علیحدہ قبر میں دفن کیا۔" (بخاری)

۱۵۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ لَیْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَیْنِ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰی اَتٰی اَهْلَهٗ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ طُرُقٍ وَّفِیْ بَعْضِهَا اَنَّ الرَّجُلَیْنِ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے دو آدمی اندھیری رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے تو ان کے ساتھ دو چراغ جیسی چیز سامنے جا رہی تھی جب وہ راستے میں جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہو لیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچے۔ بخاری نے کئی اسناد سے بیان کیا۔ بعض میں یہ بھی ہے کہ دو آدمی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۵۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَیْنًا سَرِیَّةً وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْهُدَاةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ هُذَیْلٍ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْا لِحْیَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ - فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ

۱۵۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کا دستہ بطور جاسوس بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب وہ مقام ہداۃ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو ہزیل کے قبیلہ بنولحیان کو ان کی اطلاع ہو گئی پس وہ سو تیر انداز لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکل پڑے اور ان کے نشان ہائے قدم کا پیچھا کیا۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آہٹ محسوس ہوئی تو انہوں نے ایک جگہ پناہ لی۔ تیر اندازوں نے ان کو گھیر

لجاؤا الى موضع ' فاحاط بهم القوم
فقالوا انزلوا فاعطوا بايديكم ولكم العهد
والميثاق ان لا نقتل منكم احدا : فقال
عاصم بن ثابت : ايها القوم اما انا فلا انزل
على ذمة كافر : اللهم اخبر عنا نبيك
ﷺ ' فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما ' ونزل
اليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق ' منهم
خبيب ' وزيد بن الدثنة ' ورجل اخر -
فلما استمكنوا منهم اطلقوا اوتار قسيهم
فربطوهم : قال الرجل الثالث : هذا اول
الغدر والله لا اصحبكم ان لى بهؤلاء اسوة
يريد القتلى فجروه وعالجوه فابى ان
يصحبهم فقتلوه وانطلقوا بخبيب وزيد
بن الدثنة ' حتى باعوهما بمكة بعد وقعة
بدر ' فابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل
ابن عبد مناف خبيبا ' وكان خبيب هو قتل
الحارث يوم بدر ' فلبث خبيب عندهم
اسيرا حتى اجمعوا على قتله فاستعار من
بعض بنات الحارث موسى يستحد بها
فاعارته فدرج بنى لها وهى غافلة حتى اتاه
فوجدته مجلسه على فخذه والموسى
بيده ' ففزعت فزعة عرفها خبيب فقال :
اتخشين ان اقتله ما كنت لافعل ذلك!
قالت : والله ما رايت اسيرا خيرا من
خبيب ' فو الله لقد وجدته يوما ياكل قطفا
من عنب فى يده وانه لموثق بالحديد وما

لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو حوالے کر دو ہم تم سے عہد و
میثاق کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو بھی قتل نہ کریں گے۔ پس عاصم
بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں کافر کی ذمہ داری میں اترنے کو تیار
نہیں۔ اے اللہ! ہماری اس حالت کی اطلاع اپنے پیغمبر ﷺ کو پہنچا
دے۔ بنولحیان نے ان پر تیر برسائے اور عاصم کو قتل کر دیا۔ تین اور
شخص ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے۔ ان میں خبیب اور زید بن
دثنہ ایک دوسرا آدمی تھا۔ جب بنولحیان نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی
کمانوں کے تانت کھول کر انہی سے ان کو باندھ لیا تیسرے آدمی نے
کہا۔ یہ پہلی غداری ہے اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا۔
میرے لئے یہ (مرنے والے) نمونہ ہیں۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا
اور مروڑا مگر اس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا جس پر انہوں نے
ان کو قتل کر دیا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو لے کر چل دیئے یہاں تک
کہ ان کو واقعہ بدر کے بعد اہل مکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ چنانچہ
بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب کو خریدا۔ حضرت خبیب نے
حارث کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب ان کے قیدی بن کر
رہے۔ یہاں تک کہ ان کے قتل کا انہوں نے فیصلہ کیا۔ (دوران قید)
ایک دن خبیب نے حارث کی کسی بیٹی سے ایک اُسترہ زیر ناف بالوں
کی صفائی کے لئے منگوایا۔ اس نے عاریۃً دے دیا۔ اس کا بچہ
لڑکھڑاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس پہنچ گیا جبکہ وہ اس سے غافل
تھی۔ پس اس نے بچے کو ان کی گود میں بیٹھے پایا اس حالت میں کہ
اُسترہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ لڑکی سخت گھبرائی۔ اس بات کو حضرت
خبیب نے جان کر کہا کیا تمہیں خطرہ ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں
ایسا کرنے والا نہیں! وہ عورت کہتی ہیں میں نے حضرت خبیب سے
بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم میں نے ان کو ایک دن انگور کا
خوشہ ہاتھ میں لئے کھاتے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں بندھے
ہوئے تھے اور مکہ میں کسی پھل کا نام تک نہ تھا! وہ عورت کہا کرتی تھی

بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ! وَكَانَتْ تَقُولُ: اِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنْ تَحْسَبُوا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا - وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ، وَاَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ ابْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوا اَنَّهُ قُتِلَ اَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "اَلْهَدَاَةُ" مَوْضِعٌ، وَالظُّلَّةُ: السَّحَابُ - وَالدَّبْرُ: النَّحْلُ - وَقَوْلُهُ: "اقْتُلْهُمْ بِدَدًا" بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا فَمَنْ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِدَّةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَهِيَ النَّصِيْبُ وَمَعْنَاهُ: اقْتُلْهُمْ حِصَصًا مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيْبٌ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ: مُتَفَرِّقِيْنَ فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

کہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب کو دیا تھا۔ جب (کفار مکہ نے انہیں) حرم سے حل (حدود حرم سے باہر) میں نکالا تا کہ ان کو قتل کر دیں تو حضرت خبیب نے ان کو کہا مجھے مہلت دو تا کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ پس انہوں نے چھوڑ دیا پس اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور (مخاطب ہو کر کفار کو کہا) اللہ کی قسم اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ مجھے (قتل کی) گھبراہٹ ہے تو میں نماز کو لمبا کرتا۔ (پھر دعا کی) اے اللہ ان کی تعداد گن لے اور ان کو منتشر کر کے ہلاک کر اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑ اور (یہ شعر) پڑھے:

"مجھے کوئی پرواہ نہیں جبکہ مجھے اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا کس پہلو پر میرا یہ قتل ہو کر گرنا ہے اور میری یہ موت اللہ کی راہ میں ہے وہ اگر چاہے تو جسم کے ان کٹے ہوئے اعضاء میں برکت ڈال دے"۔

حضرت خبیب وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر مسلمان کے لئے جس کو جکڑ کر باندھ کر قتل کیا جا رہا ہو۔ یہ نماز کا طریقہ جاری کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی اطلاع اسی روز ہی دی جس دن وہ قتل ہوئے۔ قریش کے کچھ لوگ عاصم بن ثابت کی طرف بھیجے جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تا کہ یہ لوگ ان کے جسم کا کوئی معروف حصہ لائیں۔ (مثلاً سر وغیرہ) حضرت عاصم نے قریش کے ایک بڑے آدمی کو (بدر میں) قتل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بادل کی طرح بھیج دیا۔ ان مکھیوں نے ان کے جسم کی قریش کے قاصدوں سے حفاظت کی۔ پس وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکے۔" (بخاری)

اَلْهَدَاَةُ: جگہ کا نام ہے۔

اَلظُّلَّةُ: بادل۔

اَلدَّبْرُ: شہد کی مکھی۔

اُقْتُلْهُمْ بِدَادًا: یہ بِدَّةٌ کی جمع ہے جس کا معنی حصہ۔ اب مطلب

مِّنَ التَّبْدِيدِ - وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ سَبَقَتْ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْهَا حَدِيْثُ الْغُلَامِ الَّذِيْ كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ وَمِنْهَا حَدِيْثُ جُرَيْجٍ، وَحَدِيْثُ اَصْحَابُ الْغَارِ الَّذِيْنَ اُطْبِقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ، وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ سَمِعَ صَوْتًا فِي السَّحَابِ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ، وَالدَّلَائِلُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

یہ ہوا کہ ہر ایک کو تقسیم کر کے مار کہ ہر ایک کا حصہ ہو۔ بعض نے بِدَّةٌ کی جمع بنایا جس کا معنی منتشر کر کے مارنا کہ ایک کے بعد دوسرا ہلاک ہو۔

اس باب میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔ جو اپنے مقام پر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

ان میں وہ حدیث ہے جن میں ایک لڑکے کا تذکرہ ہے جو راہب کے اور ساحر کے پاس آتا جاتا تھا اور حدیث غار جو بند ہوگئی اور حدیث کہ آدمی نے بادل سے آواز سنی وغیرہ۔

دلائل اس سلسلہ میں بے شمار معروف ہیں دیگر واقعات اور۔

١٥١١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ: اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٥١١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی چیز کے بارے میں اس طرح کہتے سنا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے تو وہ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اپنا خیال ظاہر فرماتے۔ (بخاری)

كِتَابُ الْأُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

٢٥٤ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْأَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحجرات:١٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:١٨]

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُكَلَّفٍ اَنْ يَّحْفَظَ لِسَانَهٗ عَنْ جَمِيْعِ الْكَلَامِ اِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْمَصْلَحَةُ وَمَتٰى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرْكُهٗ فِي الْمَصْلَحَةِ فَالسُّنَّةُ الْاِمْسَاكُ عَنْهُ ، لِاَنَّهٗ قَدْ يَنْجَرُّ الْكَلَامُ الْمُبَاحُ اِلٰى حَرَامٍ اَوْ مَكْرُوْهٍ وَذٰلِكَ كَثِيْرٌ فِي الْعَادَةِ ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِ

باب: غیبت کی حرمت اور زبان پر پابندی لگانے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔'' (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھیں اور دل ان تمام سے باز پرس ہو گی''۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو لفظ بھی زبان سے بولتا ہے تو اس کے پاس نگران تیار ہے''۔ (ق)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اچھی طرح جان لو کہ ذمہ دار انسان کو اپنی زبان کی حفاظت ہر قسم کے کلام سے کرنی چاہیے سوائے اس کلام کے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب کلام اور ترکِ کلام برابر ہو تو سنت یہ ہے کہ کلام سے زبان کو روکے کیونکہ کبھی مباح کلام حرام و مکروہ گفتگو تک پہنچا دیتی ہے۔ عادتاً یہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے اور سلامتی کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

لَهَا شَيْءٌ.

١٥١٢ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا إِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا وَهُوَ الَّذِي ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهُ وَمَتٰى شَكَّ فِي ظُهُورِ الْمَصْلَحَةِ فَلَا يَتَكَلَّمُ.

١٥١٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: "جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو بھلی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔" (بخاری ومسلم)

یہ روایت اس سلسلے میں واضح ہے کہ آدمی گفتگو خیر کے سوا نہ کرے اور خیر وہ ہے جس کی بھلائی ظاہر ہو۔ جب اس کی درستگی میں شبہ ہو تو بالکل زبان پر نہ لائے۔

١٥١٣ : وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ : "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١٣: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔" (بخاری ومسلم)

١٥١٤ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١٤: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "جو مجھے ضمانت دے اس کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (بخاری ومسلم)

١٥١٥ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى : "يَتَبَيَّنُ" يُفَكِّرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا.

١٥١٥: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "بے شک بندہ بعض اوقات کوئی بات کرتا ہے اور اس پر غور نہیں کرتا مگر اس سے مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت کے برابر آگ کی طرف پھسل جاتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

"يَتَبَيَّنُ": سوچنا کہ آیا خیر ہے یا شر۔

١٥١٦ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ" رَوَاهُ

١٥١٦: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "یقیناً بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ زبان سے نکلتا ہے مگر اس کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں ہوتی اور اللہ اس سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ کہتا ہے اور اس کی طرف کوئی توجہ

الْبُخَارِيُّ.

نہیں ہوتی۔ مگر اس کے ساتھ وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔'' (بخاری)

١٥١٧ : وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : " اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّا وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٥١٧: حضرت ابوعبدالرحمن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے کلمات میں سے ایک کلمہ کہتا ہے۔ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ اس بلند مقام پر پہنچے گا جتنا وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے ملاقات کے تک اپنی رضا مندیاں لکھ دیتا ہے۔ بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک بات کہتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ اس مقام تک پہنچے گا جہاں وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اپنی ملاقات کے دن تک اس کے متعلق ناراضگی لکھ لیتے ہیں۔ (موطا مالک' ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥١٨ : وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ : "قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ : "هٰذَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٥١٨: حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیں جس کو مضبوطی سے تھام لوں۔ فرمایا: ''تم کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو''۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ خطرہ کس چیز کا ہے؟ پس آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ''اس کا''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥١٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

١٥١٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو۔ اس لئے کہ کثرتِ کلام (بے پر کی ہانکنا) دل کی سختی کا باعث ہے بے شک لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے دور سخت دل والا ہے''۔ (ترمذی)

١٥٢٠ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ

١٥٢٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ کر لے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کے شر سے جو اس

الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کی ٹانگوں کے درمیان ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٥٢١ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ' وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۲۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کس طرح مل سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور تمہارا گھر تمہارے لئے وسیع ہو یعنی زائد وقت گھر میں گزارو اور اپنی خطا پر رو''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٥٢٢ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ : اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ : فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا ' وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

مَعْنٰى "تُكَفِّرُ اللِّسَانَ" : اَيْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ.

۱۵۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کو اٹھتا ہے تو تمام اعضاء اس سے عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں تو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہم تیرے ساتھ منسلک ہیں اگر تو درست رہی تو ہم درست وسیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔ (ترمذی)

تُكَفِّرُ اللِّسَانِ: عاجزی سے عرض کرتے ہیں۔

١٥٢٣ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ : "لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ ' وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ' تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ ' وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ ' وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ ' وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ' اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" ثُمَّ قَالَ : "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ' وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ '

۱۵۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے بہت بڑی بات پوچھی۔ یہ بات اُس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرما دے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا' نماز کو قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تجھے وہاں پہنچنے کی طاقت ہو۔ پھر فرمایا کیا بھلائی کے دروازے نہ بتلا دوں؟ (پھر خود ہی) فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے اور صدقہ غلطی کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ بجھاتا ہے۔ آدمی کا آدھی رات کو نماز ادا کرنا'' پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت

وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ" ثُمَّ تَلَا: "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ، وَعَمُوْدِهٖ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟" قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ: "كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِيْ بَابٍ قَبْلَ هٰذَا.

فرمائی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ''ان کے پہلوخواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں''۔ یہاں تک کہ ﴿يَعْلَمُوْنَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس معاملے کی جڑ اور اس کے ستون اور اس کے کوہان کی چوٹی نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا سارے معاملے کی جڑ اسلام، اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تم کو ان سب کا مدار نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اس کو اپنے اوپر روک کر رکھ''۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے اس چیز کا مواخذہ ہوگا جو ہم بات چیت کرتے ہیں؟ تو فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم پائے۔ لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتیاں ہی جہنم میں اوندھا ڈالیں گی''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے اس کی شرح اس سے ماقبل باب میں گزری۔

١٥٢٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟" قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: "اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٢٤: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا تذکرہ اس بات سے کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر؟ فرمایا: ''اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں پائی نہیں جاتی تو تُو نے اس پر بہتان باندھا''۔ (مسلم)

١٥٢٥ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ

١٥٢٥: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر یوم نحر کے دن خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی۔ ''بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح اس شہر اور اس مہینے میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے سنو! کیا میں نے بات پہنچا

بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

دی"۔ (بخاری ومسلم)

١٥٢٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ : تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ اِنْسَانًا فَقَالَ. "مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَمَعْنٰى : "مَزَجَتْهُ" خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهُ اَوْ رِيْحُهُ لِشِدَّةِ نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيْبَةِ- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾.

١٥٢٦: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ کے لئے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایسا ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا مراد ان کا چھوٹا قد تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: "تونے ایک بات ایسی کہہ دی کہ اگر اس کو سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے تو ایک انسان کا ذکر بطور حکایت کے کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کا تذکرہ بطور حکایت کروں خواہ اس کے بدلے مجھے اتنا اتنا (کچھ) ملے"۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

مَزَجَتْهُ : اس کا ذائقہ بدل ڈالے یا اس کی بو کو اپنی قباحت و گندگی سے بدبو بنا دے۔ یہ روایت غیبت کیلئے بلیغ ترین ڈانٹ ہے، اللہ نے سچ فرمایا: "(ہمارا پیغمبر) خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتا، وہ جو کچھ بولتا ہے، وہ وحی ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے"۔

١٥٢٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ ، وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ! -رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

١٥٢٧: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں پر حملہ کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد)

١٥٢٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ : دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٢٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، عزت اور مال حرام ہے"۔

(مسلم)

٢٥٥ : بَابُ تَحْرِيمِ سَمَاعِ الْغِيبَةِ وَاَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيبَةً مُحَرَّمَةً بِرَدِّهَا وَالْاِنْكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَاِنْ عَجَزَ اَوْ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ اِنْ اَمْكَنَهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ [القصص :٥٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [المومنون:٣] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام:٦٨]

١٥٢٩ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٥٣٠ : وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَقَالَ : "اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ

باب: غیبت کا سننا حرام ہے اور آدمی غیبت کو سن کر اس کی تردید و انکار کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اس مجلس کو حتی المقدور چھوڑ دے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔ (القصص)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو لغو باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں''۔ (المومنون) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً کان، آنکھ اور دل ان تمام کے متعلق جواب دہی ہوگی''۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے متعلق طعن و تشنیع کر رہے ہیں ان سے اس وقت تک الگ رہو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر تجھے (اے مخاطب) شیطان بھلا دے تو پھر یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھو''۔ (الانعام)

١٥٢٩: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے سے آگ رد (دور) فرما دیں گے''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٥٣٠: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی مشہور روایت میں جو گزشتہ باب الرجاء میں گزر چکی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''مالک بن دُخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول سے کوئی محبت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا مت کہو۔ کیا تم نہیں

وَجْهَ اللّٰهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَعِتْبَانُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ فَوْقُ ثُمَّ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالدُّخْشُمُ بِضَمِّ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ.

دیکھا کہ اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خالص اللہ کی رضا کے لئے پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے خالص اس کی خاطر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے پر آگ کو حرام قرار دیا"۔ (بخاری و مسلم)

عِتْبَانُ: مشہور اور عتبان عین کے ضمہ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔

اَلدُّخْشُمُ: دال اور شین کے ضمہ کے ساتھ آتا ہے۔

١٥٣١: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ – قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: "مَا فَعَلَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِئْسَ مَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"عِطْفَاهُ" جَانِبَاهُ، وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى اِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ.

۱۵۳۱: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی طویل روایت میں اپنی توبہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ باب توبہ میں گزرا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا اس کو اس کی دو چادروں اور کندھوں پر نگاہ ڈالنے نے روک دیا (تکبر و خود پسندی مراد ہے) اس کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تو نے بہت بری بات کہی۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ان میں بھلائی ہی پائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

عِطْفَاهُ: اطراف یہ خود پسندی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

٢٥٦: بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

باب: جو غیبت مباح ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِهَا وَهُوَ بِسِتَّةِ اَسْبَابٍ: اَلْاَوَّلُ التَّظَلُّمُ فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ اَنْ يَتَظَلَّمَ اِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ اَوْ قُدْرَةٌ عَلٰى اِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُوْلُ ظَلَمَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا،

امام نووی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کسی بھی ایسے صحیح غرض شرعی کی بناء پر غیبت جائز ہے جس تک اس کے بغیر نہ پہنچا جا سکے اور اس کے چھ اسباب ہیں: (۱) ظلم، مظلوم کو جائز ہے کہ بادشاہ یا قاضی کے پاس ظلم کی شکایت و حکایت کرے یا اس کے سامنے یا حاکم مجاز کے سامنے ذکر کرے جو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہو۔ اس طرح بیان کرے کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا۔ (۲) برائی کو روکنے میں مدد

الثَّانِيْ الاِسْتِعَانَةُ عَلٰى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ وَرَدِّ
الْعَاصِيْ اِلَى الصَّوَابِ فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَرْجُوْا
قُدْرَتَهُ عَلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ : فُلَانٌ يَعْمَلُ كَذَا
فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ
التَّوَصُّلَ اِلَى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ يَقْصِدْ
ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا ' اَلثَّالِثُ الاِسْتِفْتَاءُ فَيَقُوْلُ
لِلْمُفْتِيْ ظَلَمَنِيْ اَبِيْ ' اَوْ اَخِيْ اَوْ زَوْجِيْ ' اَوْ
فُلَانٌ بِكَذَا فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ ' وَمَا طَرِيْقِيْ فِي
الْخَلَاصِ مِنْهُ وَتَحْصِيْلِ حَقِّيْ وَدَفْعِ الظُّلْمِ
وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' فَهٰذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ وَلٰكِنَّ
الْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ يَّقُوْلَ : مَا تَقُوْلُ فِيْ
رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ اَوْ زَوْجٍ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا '
فَاِنَّهُ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَمَعَ
ذٰلِكَ فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ
حَدِيْثِ هِنْدٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ' اَلرَّابِعُ
تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ '
وَذٰلِكَ مِنْ وُّجُوْهٍ : مِنْهَا جَرْحُ
الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ وَذٰلِكَ
جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ ' بَلْ وَاجِبٌ
لِلْحَاجَةِ ' وَمِنْهَا الْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ
اِنْسَانٍ اَوْ مُشَارَكَتِهٖ ' اَوْ اِيْدَاعِهٖ ' اَوْ مُعَامَلَتِهٖ '
اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ' اَوْ مُجَاوَرَتِهٖ — وَيَجِبُ عَلَى
الْمُشَاوِرِ اَنْ لَّا يُخْفِيَ حَالَهُ ' بَلْ يَذْكُرُ
الْمَسَاوِيَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ وَمِنْهَا اِذَا
رَاٰى مُتَفَقِّهًا يَتَرَدَّدُ اِلٰى مُبْتَدِعٍ ' اَوْ فَاسِقٍ
يَاْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ ' وَخَافَ اَنْ يَتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ

کرنے کے لئے اور گناہ گار کو درست راہ پر لانے کی غرض سے ہو پس
اس طرح کہے اس کو جو منکر ہو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ اس
طرح کہے کہ فلاں آدمی یہ کام کر رہا ہے اس کو ڈانٹو اور اسی طرح کے
الفاظ سے اس کا اصل مقصود یہ ہو کہ برائی کا ازالہ ہو جائے اگر یہ
مقصد بھی نہ ہو تو پھر بھی شکایت حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فتویٰ طلب
کرے اور مفتی کو اس طرح کہے کہ میرے والد یا بھائی یا میرے خاوند
یا فلاں شخص نے اس طرح ظلم کیا ہے۔ کیا اس کو اس ظلم کا حق ہے؟ اور
اگر نہیں تو پھر میرے اس سے چھوٹنے اور اپنے حق کو پانے اور ظلم کو
دور کرنے کا راستہ کیا ہے؟ اور اسی طرح کے الفاظ کہے یہ ضرورتاً جائز
ہے لیکن زیادہ احتیاط اور فضیلت اس میں ہے کہ مفتی کو اس طرح
سوال کرے کہ ایسے مرد یا شخص یا خاوند کا کیا حکم ہے جس کا معاملہ اس
طرح ہو؟ اس طرح بغیر متعین کرنے کے مقصد حاصل ہو جائے گا۔ مگر
پھر تعین کرنا بھی جائز ہے جس طرح کہ ہم عنقریب حدیثِ ہند ذکر
کریں گے۔ (۴) چوتھا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے اور ان کو
نصیحت کرنے کے لئے اور اس کے کئی طریقے ہیں ان میں سے ایک
طریقہ راویوں اور گواہوں پر جرح کرنا ہے اور یہ تمام مسلمانوں کے
اجماع سے جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب ہے۔ دوسرے
کسی انسان کو داماد بنانے کے لئے مشورہ کرنا یا کسی کو اس کو شریک کار
بنانے کے لئے یا اس کے پاس امانت رکھنے کے لئے یا اس سے کوئی
معاملہ کرنے کے لئے یا اس کے علاوہ اور کوئی اس کے پڑوس وغیرہ
اختیار کرنے کے لئے ہو۔ اس صورت میں مشورہ دینے والے کے
لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی حالت کو بالکل نہ چھپائے بلکہ خیر خواہی
کی نیت کے ساتھ اس کی تمام برائیاں ذکر کر دے۔ تیسرا یہ کہ جب
کسی طالب علم کو کسی بدعتی یا فاسق سے علم حاصل کرتا دیکھے اور خطرہ ہو
کہ یہ طالب علم اس سے نقصان اٹھائے گا اس کے لئے ضروری ہے
کہ اس کی حالت کو بیان کر کے طالب عالم کو نصیحت کر دے لیکن اس

بِذٰلِكَ ' فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهٗ بِبَيَانِ حَالِهٖ ' بِشَرْطِ اَنْ يَقْصِدَ النَّصِيْحَةَ وَهٰذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيْهِ وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ ' وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ ذٰلِكَ ' وَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ نَصِيْحَةٌ فَلْيُتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وِلَايَةٌ لَّا يَقُوْمُ بِهَا عَلٰى وَجْهِهَا : اِمَّا بِاَنْ لَّا يَكُوْنَ صَالِحًا لَّهَا ' وَاِمَّا بِاَنْ يَكُوْنَ فَاسِقًا ' اَوْ مُغَفَّلًا ' وَنَحْوَ ذٰلِكَ – فَيَجِبُ ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّهٗ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهٗ وَيُوَلِّيَ مَنْ يَصْلُحُ ' اَوْ يَعْلَمَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهٗ بِمُقْتَضٰى حَالِهٖ وَلَا يَغْتَرُّ بِهٖ ' وَاَنْ يَّسْعٰى بِهٖ اَنْ يَّحُثَّهٗ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهٖ ' اَلْخَامِسُ اَنْ يَكُوْنَ مُجَاهِرًا بِفِسْقِهٖ اَوْ بِدْعَتِهٖ ' كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ' وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ ' وَاَخْذِ الْمَكْسِ ' وَجِبَايَةِ الْاَمْوَالِ ظُلْمًا ' وَتَوَلِّي الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ – فَيَجُوْزُ ذِكْرُهٗ بِمَا يُجَاهِرُ بِهٖ ' وَيَحْرُمُ ذِكْرُهٗ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُيُوْبِ ' اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لِجَوَازِهٖ سَبَبٌ اٰخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ ' اَلسَّادِسُ التَّعْرِيْفُ اِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفًا بِلَقَبٍ ' كَالْاَعْمَشِ ' وَالْاَعْرَجِ ' وَالْاَصَمِّ ' وَالْاَعْمٰى ' وَالْاَحْوَلِ ' وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ ' وَيَحْرُمُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى جِهَةِ التَّنْقِيْصِ ' وَلَوْ اَمْكَنَ تَعْرِيْفُهٗ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰى فَهٰذِهٖ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَآءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ ' وَدَلَآئِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ فَمِنْ ذٰلِكَ :

میں شرط یہ ہے کہ نصیحت مقصود ہو اور اس کے اندر بہت ساری غلطیاں کی جاتی ہیں کبھی تو ان غلطیوں کا باعث متکلم کا حسد ہوتا ہے اور شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کر دیتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ بات ڈالتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے (حالانکہ یہ حسد کی کارروائی ہے) اس میں خوب بیدار مغزی کی ضرورت ہے اور ایک صورت یہ ہے کہ اس کو عہدہ ملا ہو لیکن وہ اس کے حقوق کو صحیح انجام نہ دیتا ہو خواہ اس لئے کہ اس میں حکومت کی صلاحیت ہو یا نہیں یا اس لئے کہ وہ فاسق یا کم عقل ہے یا اسی طرح کی اور صورت ہو تو اس صورت میں اس کا تذکرہ ایسے آدمی کے سامنے کرنا ضروری ہے جو اس سے بڑے عہدے پر ہو تا کہ وہ اس کو تبدیل کر دے اور کسی ایسے آدمی کو جو مناسب ہو حاکم بنائے یا اس کو یہ بات بتلا دے تا کہ وہ اس نچلے حاکم کے ساتھ اس کی حالت کے مطابق معاملہ کرے اور اس کے بارے میں دھوکے میں نہ رہے اور وہ یہ کوشش کرے یا تو وہ اس کو سیدھے راستے پر قائم رہنے کے لئے آمادہ کرے یا اسے بدل ڈالے۔ (۵) کہ کوئی آدمی کھلے طور پر فسق و بدعت اختیار کرنے والا ہو مثلاً اعلانیہ شراب نوشی کرتا ہے اور لوگوں کا مال لیتا ہے اور ان سے بھتہ وصول کرتا ہے یا ظلماً ٹیکس لیتا ہے اور غلط کاموں کی سرپرستی کرتا ہے تو اس کا تذکرہ کھلم کھلا ضروری ہے مگر اس کے دوسرے عیوب (مخفی) کا ذکر کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اس کے جواز کی کوئی دوسری وجہ ثابت ہو جائے جن کا ہم نے ذکر کیا۔ (۶) مشہور نام سے پکارنا جب کوئی آدمی کسی لقب سے مشہور ہو مثلاً اعمش، اعراج، اصم، اعمٰی احوال وغیرہ تو مشہور نام سے ہی اس کا تذکرہ جائز ہے مگر تنقیص کے طور پر اس کا اطلاق حرام ہے۔

یہی چھ اسباب ہیں جن کو علماء نے ذکر کیا ان میں اکثر پر علماء کا اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح احادیث میں مذکورہ ہیں اور جن میں سے چند احادیث یہ ہیں:

١٥٣٢ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : "ائْذَنُوْا لَهُ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ.

۱۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو اجازت دے دو یہ خاندان کا ایک بہت برا آدمی ہے''۔ (بخاری و مسلم) بخاری نے اس روایت کا اصل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت کو جائز ہونے کی دلیل بنایا۔

١٥٣٣ : وَعَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ : قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ : هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ.

۱۵۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے خیال میں تو فلاں فلاں ہمارے دین میں سے کچھ بھی نہیں جانتے''۔ (بخاری)

اس حدیث کے راوی لیث بن سعد کہتے ہیں یہ دو آدمی منافقین میں سے تھے۔

١٥٣٤ : وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِّلنِّسَآءِ" وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِّرِوَايَةِ: لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" وَقِيْلَ مَعْنَاهُ : كَثِيْرُ الْاَسْفَارِ.

۱۵۳۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ابوالجہم اور معاویہ دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاویہ تو مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں رکھتا (یعنی مار پیٹ اور تشدد کرنے والا ہے)''۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ابوجہم عورتوں کو بہت زیادہ مارنے والا ہے درحقیقت لَا یَضَعُ کی تفسیر ہے بعض نے کہا اس کا معنی بہت زیادہ سفر کرنا ہے۔

١٥٣٥ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ : لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ

۱۵۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اس میں لوگوں کو سختی پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے کہا جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر مت خرچ کرو یہاں تک کہ یہ منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں وہ ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی آپؐ نے عبداللہ بن ابی کو پیغام بھیجا اس نے آپؐ

اللّٰہ بن اُبی ' فاجتھد یمینہ ما فعل : فقالُوا : کذب زیدٌ رسُول اللّٰہ ﷺ فوقع فی نفسی مما قالُوہ شدۃ حتی انزل اللّٰہ تعالی تصدیقی: "اذا جاءک المنفقون" ثم دعاھم النبی ﷺ لیستغفر لھم فلووا رءُوسھم متفق علیہ۔

کی قسم اٹھا کر کہا اس نے یہ نہیں کہا پس لوگ کہنے لگے۔ زید نے جھوٹ بولا میرے دل میں ان کی بات سے بہت رنج پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ نے میری تصدیق ﴿اذا جاءک المنفقون﴾ میں اتار دی پھر نبی اکرم ﷺ نے ان (منافقین) کو بلایا تاکہ آپؐ ان کے لئے استغفار کر دیں تو انہوں نے اپنے سروں کو استغفار سے بے رغبتی کرتے ہوئے پھیر دیا۔ (بخاری و مسلم)

١٥٣٦ : وعن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا قالت: قالت ھند امراۃ ابی سفیان للنبی ﷺ : ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم قال : "خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف" متفق علیہ۔

۱۵۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند زوجہ ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لئے کفایت کرے مگر وہ جو میں اس کے بغیر بتلائے لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''دستور کے موافق جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو جائے وہ لے لو''۔ (بخاری و مسلم)

٢٥٧ : باب تحریم النمیمۃ وھی نقل الکلام بین الناس علی جھۃ الافساد

باب: چغلی کی حرمت
چغلی لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے بات کو نقل کرنے کو کہتے ہیں

قال اللّٰہ تعالی : ﴿ھماز مشاء بنمیم﴾ [ن:١١] وقال تعالی : ﴿ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید﴾ [ق:١٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والے اور چغل خور'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی انسان لفظ بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہے۔''

١٥٣٧ : وعن حذیفۃ رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : "لا یدخل الجنۃ نمام" متفق علیہ۔

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٣٨ : وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان رسول اللّٰہ ﷺ مر بقبرین فقال : "انھما یعذبان ' وما یعذبان فی کبیر ! بلی انہ کبیر : اما احدھما فکان یمشی بالنمیمۃ واما الاخر فکان لا یستتر من

۱۵۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کہ کسی بڑی بات کے بارے میں عذاب نہیں دیا جا رہا کیوں نہیں بلکہ وہ بڑی بات ہی ہے پھر ایک ان دونوں میں سے چغلی کرتا تھا اور

بَوْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ،

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰى: "وَيُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ": اَيْ كَبِيْرٍ فِيْ زَعْمِهِمَا - وَقِيْلَ: كَبِيْرٌ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا.

دوسرا پیشاب کے وقت اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا یا ستر کا لحاظ نہیں رکھتا تھا"۔ (بخاری ومسلم)

یہ بخاری کی ایک روایت ہے کہ علماء نے فرمایا "وَيُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ" یعنی ان کے خیال میں بڑا نہیں تھا۔ بعض نے کہا ان کا چھوڑنا ان پر بھاری نہیں تھا۔

١٥٣٩: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ: الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٣٩: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں بتلا نہ دوں کہ عَضْهُ یا عِضَهُ کیا ہے؟ فرمایا وہ چغلی ہے لوگوں کے درمیان کسی کی بات کرنا"۔ (مسلم)

"اَلْعَضْهُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَاءِ عَلٰى وَزْنِ الْوَجْهِ، وَرُوِيَ الْعِضَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلٰى وَزْنِ الْعِدَةِ" وَهِيَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ، وَعَلَى الرِّوَايَةِ الْاُوْلٰى: اَلْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهًا: اَيْ رَمَاهُ بِالْعَضْهِ.

اَلْعَضْهُ: عین مہملہ کے فتح اور ضاد معجمہ کے سکون اور ہاء کے ساتھ - الوجہ) کے وزن پر اور یہ لفظ عین کے کسرہ اور ضاد معجمہ کی فتح کے ساتھ بھی مروی ہے۔

"عِدَةِ" کے وزن پر جھوٹ بہتان کے معنی میں مستعمل ہے اور پہلی روایت کے لحاظ سے اَلْعِضَةُ مصدر ہے کہا جاتا ہے۔ عَضَهَهٗ عَضْهًا یعنی اس کو متہم کیا۔

٢٥٨: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ تَدْعُ اِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا

باب: لوگوں کی باتوں کو بلا ضرورت بلا فساد انگیزی وغیرہ کے حکام تک پہنچانے سے ممانعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر"۔ (المائدہ)

وَفِي الْبَابِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

گزشتہ باب والی احادیث بھی اسی موضوع سے متعلق ہیں۔

١٥٤٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٥٤٠: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کے متعلق کوئی بات نہ پہنچائے اس لئے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں تم میں نکل کر آؤں اور اس حالت میں کہ میرا سینہ ہر ایک کے متعلق صاف ہو''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

۲۵۹ : بَابُ ذَمِّ ذِی الْوَجْهَیْنِ!

باب: منافق کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا﴾ [النساء: ۱۰۸] اَلْاٰيَتَيْنِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے تو چھپ نہیں سکتے اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے (اپنی قدرت کے ساتھ) جب کہ وہ ناپسند بات پر رات گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو وہ عمل کرتے ہیں ان کا احاطہ کرنے والے ہیں''۔

۱۵۴۱ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَهٗ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدن (کانوں) کی طرح پاؤ گے۔ ان میں جو جاہلیت میں اعلیٰ تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ ہیں جب کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کرلیں اور اس معاملہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر اُن کو پاؤ گے جو ان عہدوں کو ناپسند کرنے والے ہیں اور لوگوں میں بدترین وہ ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۴۲ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِجَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰی سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ــ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۵۴۲: محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے میرے دادا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو اس کے الٹ کہتے ہیں جو ہم باتیں کرتے ہیں اس وقت جب کے ان کے ہاں سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق شمار ہوتی تھی''۔ (بخاری)

۲۶۰ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِذْبِ

باب: جھوٹ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [الاسراء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں''۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لفظ بھی انسان بولتا ہے مگر اس پر ایک نگہبان

[ق:١٨]

مقرر ہے۔'' (ق)

١٠٤٣ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ جھوٹ گناہ کی طرف لے جانے والا اور گناہ آگ تک پہنچانے والا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے''۔

(بخاری و مسلم)

١٠٤٤ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا : اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ فِيْ بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.

۱۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو بدعہدی کرے، جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے''۔ (بخاری و مسلم)

یہ روایت وضاحت کے ساتھ بَابُ الْوَفَآ بِالْعَهْدِ میں گذری۔

١٠٤٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"تَحَلَّمَ" : اَيْ قَالَ اَنَّهُ حَلَمَ فِيْ نَوْمِهِ

۱۵۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو قیامت کے دن دو جَو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز نہیں کر سکے گا جس نے کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگایا جو اس کو ناپسند کرنے والے تھے تو اس کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں پھونک نہیں سکے گا''۔ (بخاری)

وَرَای کَذَا وَکَذَا وَهُوَ کَاذِبٌ- "وَالْآنُکُ" بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّوْنِ وَتَخْفِیْفِ الْکَافِ: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ.

تَحَلَّمَ: یوں کہنا میں نے نیند میں اس طرح دیکھا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

وَالْآنُکُ: پگھلا ہوا سیسہ۔

۱۰۴۶ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْهِ مَا لَمْ تَرَیَا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَمَعْنَاهُ یَقُوْلُ: رَاَیْتُ فِیْمَا لَمْ یَرَهُ.

۱۵۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے دیکھی نہ ہو"۔ (بخاری) معنی اس کا یہ ہے کہ یوں کہے میں نے دیکھا حالانکہ اس نے دیکھا نہ ہو۔

۱۰۴۷ : وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ : "هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْکُمْ مِنْ رُؤْیَا؟" فَیَقُصُّ عَلَیْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُصَّ، وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ : "اِنَّهٗ اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتِیَانِ، وَاِنَّهُمَا قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ، وَاِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ یَهْوِیْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَیَثْلَغُ رَاْسَهٗ، فَیَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَیَتْبَعُ الْحَجَرَ فَیَاْخُذُهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلَیْهِ حَتّٰی یَصِحَّ رَاْسُهٗ کَمَا کَانَ ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْهِ فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی!" قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَا هٰذَا؟ قَالَا لِیْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْهِ بِکَلُّوْبٍ مِنْ حَدِیْدٍ، وَاِذَا هُوَ یَاْتِیْ اَحَدَ شِقَّیْ وَجْهِهٖ فَیُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ وَمَنْخِرَهٗ اِلٰی قَفَاهُ، وَعَیْنَهٗ اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ یَتَحَوَّلُ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ

۱۵۴۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرماتے رہتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس وہ اپنا خواب آپ صلی اللہ علیہ کے سامنے پیش کرتا جس کو مشیت ایزدی شامل حال ہوتی کہ وہ بیان کرے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ آج رات دو آنے والے میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہمارا گزر ایک لیٹے ہوئے شخص پر ہوا اور دوسرا آدمی اس پر پتھر لے کر کھڑا تھا اچانک وہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کے سر کو کچل دیتا پتھر وہاں سے دور لڑھک جاتا وہ آدمی اس پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو پکڑ لاتا ابھی وہ واپس لوٹتا نہیں تھا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا پھر وہ لوٹ کر اس کے ساتھ وہی کرتا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا چلو چلو۔ ہم چل دیئے۔ ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا زنبور لئے کھڑا ہوا تھا وہ اس کے چہرے کے ایک طرف کے کلے کو گدی تک چیر دیتا اور اس کی ناک کو بھی گدی تک اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک (چیرتا) پھر دوسرے پہلو کی طرف جاتا تو اس کے ساتھ بھی وہی طرز عمل اختیار کرتا جو پہلے کے ساتھ کیا تھا ابھی وہ

مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِى الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ : قُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِىْ اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ ' فَاَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ : "فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ ' وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ' وَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا - قُلْتُ : مَا هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَا لِىْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ ' وَاِذَا فِى النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ' وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً ' وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاْتِىْ ذٰلِكَ الَّذِىْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ' فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ ' كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَاَلْقَمَهُ حَجَرًا ' قُلْتُ لَهُمَا : مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِىْ اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ اَوْ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَآءٍ رَجُلًا مَرْاٰى فَاِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا ' قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا؟ قَالَا لِىْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ ' وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَىِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى

اس پہلو سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلے وہ درست ہو جاتا پھر دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل اختیار کرتا جو وہ پہلے کر چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں۔ ہم چل دیئے چنانچہ ہمارا گزر تنور جیسی چیز کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں بہت شور و شغب کی آوازیں تھیں۔ پس ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں جونہی نیچے آگ کی لپٹ ان کو پہنچتی تو اس وقت وہ شور مچاتے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں)۔ ہم چلتے رہے تو ہمارا گزر ایک نہر کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ خون کی طرح سرخ نہر اور اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کئے ہوئے تھے جب وہ تیرنے والا تیر کر اس آدمی کی طرف آتا جس کے پاس پتھر جمع تھے تو اپنا منہ اس کے سامنے کھولتا چنانچہ وہ اس کے سامنے پتھر لقمے کے طور پر ڈالتا پھر یہ جا کر تیرنے لگتا کچھ دیر بعد پھر لوٹ کر آتا جب بھی لوٹتا تو یہ اپنے منہ کو کھولتا تو وہ اس کو پتھر کا لقمہ کھلاتا میں نے ان دونوں کو کہا یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے)۔ ہم چل دیئے ہمارا گزر ایک کریہہ المنظر آدمی کے پاس سے ہوا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا جتنا کسی انتہاء درجہ کے قبیح آدمی کو تم نے دیکھا اس سب سے زیادہ قبیح کے پاس سے ہوا اس کے پاس آگ تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ دونوں نے مجھ کو کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے) ہم چل دیئے۔ پھر ہمارا گزر ایک گھنے باغ سے ہوا جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان میں ایک طویل قد آدمی تھا کہ اس کی

رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ ' وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ : مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰٓؤُلَآءِ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا اِلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ لَّمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَا لِيْ : اِرْقَ فِيْهَا ' فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ ' فَاَتَيْنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا ' فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَآءٍ! وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَآءٍ! قَالَا لَهُمْ : اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ ' وَاِذَا هُوَ نَهْرٌ مُّعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَآءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ ' فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ' ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُـــــوْرَةٍ" قَالَ : قَالَا لِيْ : هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَا لِيْ : هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ' فَذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهٗ – قَالَا : اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ – قُلْتُ لَهُمَا : فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ قَالَا لِيْ : اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ : اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهٗ ' وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ' وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ

طوالت کے باعث میں اس سر دیکھنے سے بھی قاصر تھا اور اس کے گرد بہت سے بچے تھے ایسے بچے جو میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اور یہ کون ہے؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے)۔ ہم چلتے رہے۔ ہمارا گزر ایک بہت بڑے درخت کے پاس سے ہوا کہ جس سے بڑا اور خوبصورت درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا اس پر چڑھیے ہم اس پر چڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شہر ہے جس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی جب ہم اس کے دروازہ پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا پس ہم اس میں داخل ہوئے تو (وہاں) ہمیں ایسے آدمی ملے کہ جن کا کچھ حصہ بہت خوبصورت تھا کہ اس طرح کا خوبصورت جسم کبھی دیکھا نہیں گیا اور جسم کا ایک حصہ بہت ہی بدصورت تھا کہ اس طرح کا بدصورت جسم کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے اس کو کہا تم اس نہر میں کود جاؤ۔ سامنے پانی کی نہر (باغ کے) عرض میں چل رہی تھی۔ اس کا پانی گویا خالص سفید دودھ تھا۔ وہ اس کے قریب جا کر اس میں کود پڑے۔ پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی (ان سے زائل ہو) چکی تھی اور وہ نہایت حسین وجمیل ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے دونوں نے کہا یہ جنت عدن ہے۔ وہ تیرا مکان ہے (اس دوران) میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادلوں کی مانند ایک محل نظر آیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تم کو برکت عطا فرمائے۔ مجھے اجازت دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا اس وقت نہیں البتہ آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان دونوں کو کہا میں نے آج رات جو عجائبات ملاحظہ کیں یہ کیا ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ میں نے کیا دیکھا؟ دونوں نے مجھے کہا سنیں ہم آپ کو اطلاع کرتے ہیں۔ پہلا آدمی جس کے پاس آپ اس حال میں

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْا مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيْ "وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ" فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ" وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَأَخْرَجَانِيْ إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهُ وَقَالَ: "فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ" وَفِيْهَا "حَتّٰى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ" وَلَمْ يَشُكَّ "فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ

آئے کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ وہ آدمی تھا جس نے قرآن کو حاصل کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور فرض نماز (ادا کئے بغیر) سو رہا۔ پھر وہ آدمی کہ جس کے پاس آپؐ اس حالت میں آئے کہ اس کے جبڑوں کو گدی تک اور اس کے نتھنے کو گدی تک اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ ایسا آدمی ہے جو صبح گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ مرد اور عورتیں جو برہنہ حالت میں تنور جیسی عمارت میں تھے وہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ اس حالت میں آئے کہ وہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کو پتھر کے لقمے دیئے جا رہے تھے وہ سود خور ہے پھر وہ کریہ المنظر شخص جو آپؐ نے آگ کے پاس دیکھا، وہ اس آگ کو بھڑکا رہا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا وہ مالک ہے جو آگ کا نگران ہے اور وہ طویل القامت شخص جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور رہے وہ بچے جو ان کے اردگرد تھے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہوئے اور علامہ برقانی کی روایت میں ہے جو فطرت پر پیدا ہو۔ بعض مسلمانوں نے سوال کیا مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مشرکین کے بچے بھی (وہیں ہوں گے) پھر وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ بہت خوبصورت اور دوسرا نہایت بدصورت تھا وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال اور برے اعمال ملا دیئے اور اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔

بخاری ان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور وہ مجھے نکال کر مقدس سرزمین کی طرف لے گئے پھر آگے اسی طرح ذکر کیا پس ہم چلتے ہوئے ایک تنور جیسے سوراخ کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا وسیع تھا اور اس کے نیچے آگ بھڑکائی جا رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو وہ (لوگ جو اس کے اندر تھے) بھی اوپر کو اٹھتے

حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهُ حَیْثُ کَانَ، فَجَعَلَ کُلَّمَا جَآءَ لِیَخْرُجَ جَعَلَ یَرْمِیْ فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ" وَفِیْهَا "فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَّمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ" وَفِیْهَا: "اَلَّذِیْ رَاَیْتَهُ یُشَقُّ شِدْقُهُ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ" وَفِیْهَا: "اَلَّذِیْ رَاَیْتَهُ یُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْهِ بِالنَّهَارِ فَیُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ، وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ، وَاَنَا جِبْرِیْلُ، وَهٰذَا مِیْکَآئِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَکَ، فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابَةِ، قَالَا: ذَاکَ مَنْزِلُکَ، قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ، قَالَا: اِنَّهٗ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَکْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

قَوْلُهٗ "یَثْلَغُ رَاْسَهٗ" هُوَ بِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَیْنِ الْمُعْجَمَةِ اَیْ یَشْدَخُهٗ وَیَشُقُّهٗ – قَوْلُهٗ "یَتَدَهْدَهُ": اَیْ یَتَدَحْرَجُ – "وَالْکَلُّوْبُ" بِفَتْحِ الْکَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ – قَوْلُهٗ "فَیُشَرْشِرُ": اَیْ یَقْطَعُ: قَوْلُهٗ – "ضَوْضَوْا" وَهُوَ بِضَادَیْنِ مُعْجَمَتَیْنِ: اَیْ صَاحُوْا قَوْلُهٗ "فَیَفْغَرُ" هُوَ بِالْفَآءِ وَالْغَیْنِ

یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے۔ اور جب شعلوں کی بھڑک کم ہو جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں عورتیں اور مرد برہنہ تھے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمارا گزر خون کی ایک نہر کے پاس سے ہوا اور روایت میں شک وشبہ کے الفاظ کی گنجائش نہیں' نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک آدمی کھڑا تھا پس وہ آدمی جو نہر کے درمیان میں (کھڑا) جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو وہیں لوٹا دیتا جہاں سے وہ آیا تھا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کیا کہ جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے اور جوان مرد تھے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو تم نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ کذاب ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے وہ باتیں اس کی قبول کر لی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح کیا جاتا رہے گا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو آپؐ نے دیکھا اس کا سر کچلا جا رہا ہے وہ وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا وہ رات کو اس سے سو رہا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اس کے ساتھ ایسا کیا جاتا رہے گا وہ پہلا گھر جس میں آپؐ داخل ہوئے عام مؤمنوں کا ہے اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے تم اپنا سر اٹھاؤ دونوں نے کہا وہ تمہارا مکان ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مقام میں داخل ہو جاؤں دونوں نے کہا تیری عمر باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا۔ جب آپؐ پورا کریں گے تو آپؐ اپنے مکان میں تشریف لائیں گے''۔ (بخاری)

یَثْلَغُ رَاْسَهٗ: ثاء مثلثہ غین معجمہ کے ساتھ' اس کو چیر رہا تھا۔

یَتَدَهْدَهُ: لڑھکنا۔

کَلُّوْبُ: کاف کے فتح اور لام مشددہ کے پیش کے ساتھ مشہور

الْمُعْجَمَةِ : اَیْ یَفْتَحُ - قَوْلُهٗ "الْمَرْآةُ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِیْمِ : اَیِ الْمَنْظَرِ . قَوْلُهٗ : "یَحُشُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْیَآءِ وَضَمِّ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّیْنِ الْمُعْجَمَةِ : اَیْ یُوْقِدُهَا "قَوْلُهٗ" رَوْضَةٌ مُعْتَمَةٌ" هُوَ بِضَمِّ الْمِیْمِ وَاِسْکَانِ الْعَیْنِ وَفَتْحِ التَّآءِ وَتَشْدِیْدِ الْمِیْمِ : اَیْ وَافِیَةِ النَّبَاتِ طَوِیْلَتِهٖ - قَوْلُهٗ "دَوْحَةٌ" هِیَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْکَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ : وَهِیَ الشَّجَرَةُ الْکَبِیْرَةُ - قَوْلُهٗ "الْمَحْضُ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِیْمِ وَاِسْکَانِ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ : وَهُوَ اللَّبَنُ قَوْلُهٗ "فَسَمَا بَصَرِیْ" اَیْ ارْتَفَعَ : "وَصُعُدًا" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَیْنِ : اَیْ مُرْتَفِعًا . "وَالرَّبَابَةُ" بِفَتْحِ الرَّآءِ وَبِالْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ مُکَرَّرَةً : وَهِیَ السَّحَابَةُ.

۲۶۱ : بَابُ بَیَانِ مَا یَجُوْزُ مِنَ الْکَذِبِ

اِعْلَمْ اَنَّ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ اَصْلُهٗ مُحَرَّمًا فَیَجُوْزُ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْضَحْتُهَا فِیْ کِتَابِ : "الْاَذْکَارِ" وَمُخْتَصَرُ ذٰلِکَ : اَنَّ الْکَلَامَ وَسِیْلَةٌ اِلَی الْمَقَاصِدِ ، فَکُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ یُمْکِنُ تَحْصِیْلُهٗ بِغَیْرِ الْکَذِبِ یَحْرُمُ الْکَذِبُ فِیْهِ ، وَاِنْ لَمْ یُمْکِنْ تَحْصِیْلُهٗ اِلَّا بِالْکَذِبِ جَازَ الْکَذِبُ ثُمَّ اِنْ کَانَ تَحْصِیْلُ ذٰلِکَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا کَانَ الْکَذِبُ وَاجِبًا : فَاِذَا اخْتَفٰی مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ یُرِیْدُ قَتْلَهٗ اَوْ اَخْذَ

چیز ہے جس کو آنکڑا یا جمہور کہتے ہیں۔

فَیُشَرْشِرُ: کاٹا جاتا ہے' اس کے ٹکڑے کر رہا ہے۔

ضَوْضَوْا: دونوں ضاد معجمہ کے ساتھ مراد شور مچایا۔

فَیَفْغَرُ: فاء اور غین معجمہ کے ساتھ' اس کا منہ کھولتا ہے۔

الْمَرْآةُ: میم کے فتح کے ساتھ منظر یا نظارہ۔

یَحُشُّهَا: یاء کے فتح اور حاء مہملہ کے ضمہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ مراد وہ آگ جلا رہا ہے۔ بھڑکا رہا ہے۔ رَوْضَةٌ مُعْتَمَةٌ: کا میم کے پیش عین کے سکون تاء کے فتح اور میم کی شد کے ساتھ جس کی انگوری طویل اور وافر ہو۔ کافی نباتات والا۔ دَوْحَةٌ: دال کے فتح واؤ کے سکون اور حاء مہملہ کے ساتھ بہت بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ الْمَحْضُ: میم کے فتح اور حاء مہملہ کے سکون اور ضاد معجمہ کے ساتھ دودھ کو کہتے ہیں۔ فَسَمَا بَصَرِیْ: میری نظر بلند ہوئی یا میری نگاہ اوپر اٹھی۔ صُعُدًا: صاد اور عین کے ضمہ کے ساتھ بلند کے معنی میں ہے' بلندی والا یا بلند ہونے والے۔ رَبَابَةُ: راء کے فتح اور باء موحدہ مکررہ کے ساتھ' بادل

باب: کذب کی قسم جو جائز ہے

اچھی طرح جان لو کہ اگرچہ جھوٹ اصل کے لحاظ سے حرام ہے۔ مگر بعض صورتوں میں چند شرائط کے ساتھ جائز ہو جاتا ہے۔ جن کو وضاحت کے ساتھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کلام حصول مقاصد کا ذریعہ ہے۔ پس ہر وہ مقصد جو اچھا ہو اور اسے بغیر جھوٹ حاصل کرنا ممکن ہو تو اس کے لئے جھوٹ کا استعمال حرام ہے اور اگر جھوٹ کے بغیر اس کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ پھر اس کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر وہ مباح ہے تو جھوٹ بولنا مباح ہوگا۔ (۲) اگر وہ واجب ہے تو جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً کوئی مسلمان ایسے ظالم سے چھپ جائے جو اس کو جان سے مارنا یا اس کا مال چھیننا چاہتا ہو یا چھپانا چاہتا ہے۔ اب کسی شخص

مَالِهِ وَاَخْفٰى مَالَهُ وَسُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهِ - وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيْعَةٌ وَاَرَادَ ظَالِمٌ اَخْذَهَا وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا - وَالْاَحْوَطُ فِيْ هٰذَا كُلِّهِ اَنْ يُّوَرِّيَ - وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ اَنْ يَّقْصِدَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُوْدًا صَحِيْحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فِيْ ظَاهِرِ اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَالِ - وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَآءُ بِجَوَازِ الْكَذِبِ فِيْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ.

۱۰۴۸ : وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ : زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ : "قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَّلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ : تَعْنِي الْحَرْبَ، وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثَ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

۲۶۲ : اَلْحَثُّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِيْمَا يَقُوْلُهُ وَيَحْكِيْهِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [الاسراء:۳۶] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:۱۸]

سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کے معاملے کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہو اور کوئی ظالم اس کو لینا چاہتا ہو تو اس امانت کو چھپانا واجب ہے۔ اس قسم کے تمام معاملات میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ توریہ اختیار کیا جائے توریہ کا مطلب یہ ہے کہ ذو معنی کلام کیا جائے۔ جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی۔ اپنی کلام سے صحیح مقصد کی نیت کرے۔ تا کہ وہ اس کی طرف نسبت کرنے میں جھوٹا نہ ہو۔ اگر ظاہراً اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جس کو مخاطب سمجھ رہا ہو وہ جھوٹا ہو اور اگر توریہ کی بجائے وہ صاف جھوٹ بولے تب بھی اس حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہ ہوگا۔ اس قسم کے حالات میں جب جھوٹ بولنے کے جواز پر بحث ہوئی علماء نے ام کلثومؓ کی روایت سے استدلال کیا:

۱۵۴۸: ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ آدمی جھوٹا نہیں جو دو آدمیوں میں صلح کرائے وہ خیر کو پہنچاتا ہے اور خیر کہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ام کلثوم کہتی ہیں میں نے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں اتنی رخصت دیتے ہوں جتنی تین چیزوں میں دیتے تھے:

(۱) لڑائی۔ (۲) لوگوں میں صلح۔

(۳) آدمی اپنی بیوی سے بات چیت کرے یا بیوی مرد سے۔

باب: قول وحکایت میں بات پر پختگی کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس بات کے پیچھے مت پڑو جس کا علم نہ ہو''۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگہبان تیار ہے۔'' (ق)

۱۵۴۹ : وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو کچھ وہ سنے وہ (آگے) بیان کردے''۔ (مسلم)

۱۵۵۰ : وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكٰذِبِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۵۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ سے کوئی بات بیان کی اور اس کا خیال یہ ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے''۔ (مسلم)

۱۵۵۱ : وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَيْرَ الَّذِیْ يُعْطِيْنِیْ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۵۱: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے وہ کچھ ملتا ہے جو واقعتاً مجھے نہیں ملتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ موٹ سیرابی ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے''۔ (بخاری و مسلم)

"اَلْمُتَشَبِّعُ" هُوَ الَّذِیْ يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانَ، وَمَعْنَاهُ هُنَا اَنْ يُّظْهِرَ اَنَّهُ حَصَلَ لَهُ فَضِيْلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً- "وَلَابِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ" اَیْ ذِیْ زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِیْ يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ: بِاَنْ يَّتَزَيَّا بِزِیِّ اَهْلِ الزُّهْدِ وَالْعِلْمِ اَوِ الثَّرْوَةِ لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ - وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

اَلْمُتَشَبِّعُ: جو سیرابی ظاہر کرے حالانکہ سیر نہ ہو۔ یہاں اس کا معنی یہ ہے وہ ظاہر یہ کرے کہ اس کو فضیلت حاصل ہے حالانکہ اس کو حاصل نہیں۔ لَابِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ: جھوٹ والے کپڑے پہننے والا وہ وہی شخص ہے جو لوگوں کے سامنے جھوٹ موٹ ظاہر کرے کہ وہ زاہدوں میں سے ہے یا اہل علم میں سے یا اہل مال میں سے ہے تاکہ لوگ اس کے بارے میں دھوکے میں مبتلا ہو جائیں حالانکہ اس میں ان میں سے کوئی خوبی بھی نہ ہو۔ بعض نے اس کا معنی اور بھی بیان کیا ہے۔

۱۶۳ : بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی کی شدید حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج: ۳۰] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [بنی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم جھوٹی بات سے بچو''۔ (الحج)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں''۔ (بنی اسرائیل)

اسرائیل:٣٦] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾[ق:١٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:١٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾[الفرقان]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے''۔ (ق) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آپ کا رب البتہ گھات میں ہے''۔ (الفجر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو کہ جھوٹ کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے''۔ (الفرقان)

١٥٥٢ : وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ: "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئًا" فَجَلَسَ فَقَالَ: "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ! فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٥٢: حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلا دوں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلایئے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر اس کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپؐ خاموش ہو جائیں''۔ (بخاری ومسلم)

٢٦٤ : بَابُ تَحْرِيْمِ لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ اَوْ دَابَّةٍ

باب: کسی معین شخص یا جانور کو لعنت کرنا حرام ہے

١٥٥٣ : وَعَنْ اَبِىْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٥٣: حضرت ابوزید بن ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ بیت رضوان والوں میں سے ہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا۔ جس نے اپنی جان کو بغیر کسی چیز کے ساتھ قتل کر دیا اس کو اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ کسی آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہیں اور مؤمن کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے''۔ (بخاری ومسلم)

١٥٥٤ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَنْبَغِىْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٥٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سچے آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو''۔ (مسلم)

١٥٥٥ : وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٥٥٥: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کریم صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا: "لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ"۔

(مسلم)

١٥٥٦ : وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ - وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۵۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی لعنت اور غضب اور آگ کے ساتھ کسی پر لعنت مت کرو"۔

(ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٥٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۵۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور فحش گو اور زبان دراز مؤمن نہیں"۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٥٨ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ ، فَاِنْ كَانَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

۱۵۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ پس اس کے والے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے والے بند کر لئے جاتے ہیں پھر دائیں اور بائیں جانب جاتی ہے جب وہ کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہو جب کہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے"۔ (ابوداؤد)

١٥٥٩ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ ، وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ" قَالَ عِمْرَانُ : فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ

۱۵۵۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے۔ ایک انصاری عورت' جو اپنی اونٹنی پر سوار تھی' نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تنگی محسوس کی تو اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سن کر فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ مطعون ہے۔ عمران کہتے ہیں کہ یہ منظر اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے گویا میں اس

تَمْشِیْ فِی النَّاسِ مَا یَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کو اب بھی لوگوں میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس اونٹنی کو کوئی رکھنے کے لئے تیار نہیں"۔ (مسلم)

۱۵۶۰ : وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ نَضْلَةَ ابْنِ عُبَیْدِ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَیْنَمَا جَارِیَةٌ عَلٰی نَاقَةٍ عَلَیْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِیِّ ﷺ وَتَضَایَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ : حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا - فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَیْهَا لَعْنَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۰: حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ کی ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سواری تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا اچانک اس عورت نے پیغمبر ﷺ کو دیکھا اور پہاڑ کی وجہ سے رستہ تنگ ہوگیا تو اس لڑکی نے کہا (حَلْ) بمعنی حل ۔ اے اللہ اس پر لعنت فرما تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر لعنت کی گئی ہو"۔ (مسلم)

قَوْلُهُ "حَلْ" بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْکَانِ اللَّامِ : وَهِیَ کَلِمَةٌ لِزَجْرِ الْاِبِلِ - وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَدْ یُسْتَشْکَلُ مَعْنَاهُ وَلَا اِشْکَالَ فِیْهِ بَلِ الْمُرَادُ النَّهْیُ اَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْکَ النَّاقَةُ وَلَیْسَ فِیْهِ نَهْیٌ عَنْ بَیْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُکُوْبِهَا فِیْ غَیْرِ صُحْبَةِ النَّبِیِّ ﷺ بَلْ کُلُّ ذٰلِکَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنْعَ مِنْهُ، اِلَّا مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِیِّ ﷺ بِهَا لِاَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ کُلَّهَا کَانَتْ جَائِزَةً فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا فَبَقِیَ الْبَاقِیْ عَلٰی مَا کَانَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حَلْ کا لفظ زبر کے ساتھ ہے۔ یہ اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ امام نووی فرماتے ہیں جان لو کہ یہ حدیث معنی میں اشکال رکھتی ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں بلکہ مقصد ممانعت سے صرف یہی ہے کہ وہ اونٹنی ان کے پاس نہ رہے اس میں اس کے فروخت کرنے، ذبح کرنے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے علاوہ سوار ہونے کی ممانعت نہیں بلکہ یہ سب تصرفات اس کے لئے جائز ہیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس پر سواری کی ممانعت کی گئی کیونکہ یہ سارے تصرفات پہلے جائز تھے ان میں سے ایک کو روک دیا تو بقیہ تصرفات اپنے حکم پر رہے"۔ واللہ اعلم

۲۶۵ : بَابُ جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِیْ غَیْرِ الْمُعَیَّنِیْنَ

باب: غیر متعین گناہ کرنے والوں کو لعنت کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ﴾ [هود: ۱۸] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ﴾ [الاعراف: ۴۴]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"۔ (هود)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو"۔ (الاعراف)

وَثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَاَنَّهٗ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ اٰكِلَ الرِّبَا" وَاَنَّهٗ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ وَاَنَّهٗ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ " اَیْ حُدُوْدَهَا : وَاَنَّهٗ قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" "وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا ' وَّذَكْوَانَ ' وَعُصَيَّةَ : عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" وَهٰذِهٖ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَاَنَّهٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ' وَجَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِی الصَّحِيْحِ : بَعْضُهَا فِیْ صَحِيْحَیِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ ' وَبَعْضُهَا فِیْ اَحَدِهِمَا وَاِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ ' بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا ' وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِیْ اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ' اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو بال ملانے والی ہیں اور ان عورتوں پر جو بال ملوانے والی ہیں'' اور فرمایا: ''اللہ تعالٰی لعنت کرے سودخور پر'' اور اسی طرح آپ ؐ نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی اور اسی طرح فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو ان پر جس نے زمین کی حدود میں ردّوبدل کیا'' اور یہ بھی فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو چور پر جو ایک انڈہ چراتا ہے'' اور یہ فرمایا: ''اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا'' اور یہ فرمایا: ''جس نے مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا اس پر اللہ کی لعنت'' اور یہ فرمایا: ''اے اللہ! لعنت کر رعل، ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی'' ۔ یہ تینوں عرب قبائل ہیں اور فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا'' اور یہ فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرنے والے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرنے والی ہیں'' ۔

یہ تمام الفاظ صحیح احادیث میں ہیں بعض بخاری و مسلم دونوں میں ہیں اور بعض دونوں میں سے ایک میں میں نے مختصراً اشارہ کر دیا۔ ان میں زیادہ تر احادیث اپنے اپنے بابوں میں ذکر کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

۲۶۶ : بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [احزاب:۵۸]

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی گناہ کے جو انہوں نے کمایا پس انہوں نے بہت بڑے بہتان اور گناہ کا ارتکاب کیا'' ۔ (الاحزاب)

۱۵۶۱ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ ' وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۵۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کو گالی دینا گناہ اور اس کا قتل (حلال سمجھ کر) کفر ہے'' ۔ (بخاری و مسلم)

١٥٦٢ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ ، اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۵۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''کوئی آدمی کسی آدمی پر کفر یا فسق کی تہمت نہ لگائے ورنہ وہ خود اسی پر لوٹے گی اگر وہ (دوسرا) لعنت کا حقدار نہ ہوا''۔

(بخاری)

١٥٦٣ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْمُتَسَابَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو گالی دینے والوں نے جو کہا اس میں گناہ اس پر ہے جس نے ابتداء کی یہاں تک کہ مظلوم حد سے گزر جائے''۔ (مسلم)

١٥٦٤ : وَعَنْهُ قَالَ : اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ : "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ – فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اَخْزَاكَ اللّٰهُ ، قَالَ : لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا ، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۵۶۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو مارو''۔ ہم سے بعض ہاتھ سے مارنے والے تھے اور بعض جوتے سے اور بعض اپنے کپڑے سے جب وہ پٹائی کے بعد واپس لوٹا تو کسی نے کہا: اللہ تمہیں رسوا کرے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس طرح کہہ کر تم شیطان کی اس کے خلاف مددمت کرو''۔ (بخاری)

١٥٦٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی مگر اس صورت میں (بچے گا) کہ اس (غلام) میں وہ حرکت ہو''۔ (بخاری ومسلم)

٢٦٧ : بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْاَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّمُصْلَحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

باب: بلا کسی حق اور مصلحت شرعی کے مُردوں کو گالی دینا حرام ہے

وَهِیَ التَّحْذِيْرُ مِنَ الْاِقْتِدَآءِ بِهٖ فِیْ بِدْعَتِهٖ ، وَفِسْقِهٖ ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ فِيْهِ الْاٰيَةُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ.

اس کا مقصد یہ ہے کہ بدعات وفسق میں لوگ اس کی اقتداء سے بچ جائیں۔

ماقبل آیات واحادیث اسی باب سے بھی متعلق ہیں۔

١٥٦٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ

۱۵۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردوں کو گالیاں مت دو اس

فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا رواه الْبُخَارِيُّ.

لئے کہ وہ اس عمل (کے نتیجہ) کو پہنچ گئے جو انہوں نے آگے بھیجا''۔ (بخاری)

٢٦٨ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِيْذَآءِ

باب: کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:٥٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور عورتوں کو بلا کسی قصور کے ایذاء پہنچاتے ہیں انہوں نے یقیناً بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔ (الاحزاب)

١٥٦٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٥٦٧: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چیز کو چھوڑا''۔

(بخاری و مسلم)

١٥٦٨ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُّؤْتَى إِلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَبَقَ فِيْ بَابِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ.

١٥٦٨: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو پسند ہو کہ وہ آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جو اپنے بارے میں پسند کرتا ہو کہ کیا جائے''۔ (مسلم)

٢٦٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ

باب: باہمی بغض، قطع تعلقی اور بے رخی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:١٠] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ [المائدة:٥٤] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح:٢٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان آپس میں بھائی ہیں''۔ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مؤمنوں پر نرمی برتنے والے اور کافروں پر سخت خو ہیں''۔ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت اور باہمی رحم دل ہیں''۔ (الفتح)

١٥٦٩ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَقَاطَعُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٥٦٩: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو' نہ باہمی حسد کرو' نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ' نہ باہمی تعلقات منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٧٠ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ : أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ" وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

١٥٧٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنے والا ہو مگر وہ آدمی (بخشش سے محروم رہتا ہے) کہ جس کے اور مسلمان بھائی کے درمیان بغض ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دو کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں ان کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں''۔ (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اعمال اللہ کی بارگاہ میں جمعرات اور سوموار کو پیش کئے جاتے ہیں اور بقیہ سابقہ روایت کی طرح ہے۔

٢٧٠ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ

باب: حسد کی ممانعت

وَهُوَ تَمَنِّيْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سَوَآءٌ كَانَتْ نِعْمَةَ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا.

حسد کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا خواہ دینی نعمت ہو یا دنیوی یکساں حکم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء: ٥٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یا وہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس چیز کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عنایت فرمائی ہے۔ (النساء)

وَفِيْ حَدِيْثُ أَنَسٍ السَّابِقِ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ والی سابقہ باب کی روایت بھی ہے۔

١٥٧١ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

١٥٧١: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے کو حسد سے بچاؤ۔ پس حسد بلاشبہ نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا خشک گھاس کو''۔

(ابوداؤد)

٢٧١ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ مَنْ يَكْرَهُ اسْتِمَاعَهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ [الحجرات:١٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾

[الاحزاب:٥٨]

١٥٧٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ، وَلَا تَحَسَّسُوْا ، وَلَا تَجَسَّسُوْا ، وَلَا تَنَافَسُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ - اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهُ ، وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا التَّقْوٰى هٰهُنَا" وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ : دَمُهُ ، وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ ، وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ ، وَلَا اَعْمَالِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ : لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَجَسَّسُوْا ، وَلَا تَحَسَّسُوْا ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقَاطَعُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

باب: جاسوسی (ٹوہ) اور اس آدمی کی طرح کہ جو سننے سے روکتا ہو کہ کوئی اس کی بات سنے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم جاسوسی مت کرو“۔ (الحجرات)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو بلاقصور ایذاء دیتے ہیں پس تحقیق انہوں نے بہت بھاری بوجھ اٹھایا اور بہتان باندھا“۔

(الاحزاب)

۱۵۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور تم جاسوسی مت کرو اور جاسوسی مت کرو۔ آپس میں حسد مت کرو‘ ایک دوسرے سے بغض مت کرو‘ ایک دوسرے کو پیٹھ مت دکھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ جس طرح اس نے حکم دیا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو رسواء کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر گردانتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے‘ تقویٰ یہاں ہے اور آپؐ نے اس وقت اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا مسلمان پر خون‘ عزت لور مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتے اور نہ تمہاری شکلوں کو بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے آپس میں حسد مت کرو‘ نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو‘ نہ جاسوسی کرو‘ نہ عیبوں کی ٹوہ میں لگو اور دھوکہ دینے کے لئے بولی مت بڑھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے باہمی حسد نہ کرو‘ نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو‘ باہمی مقاطعہ مت کرو‘ نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ‘ نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ حسد کرو بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے نہ ایک دوسرے کو چھوڑ دو اور نہ ایک دوسرے

بَيْعِ بَعْضٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ أَكْثَرَهَا.

کی بیع پر بیع کرو۔ مسلم نے یہ تمام روایت بیان کی ہیں۔ بخاری نے اکثر کو روایت کیا۔

١٥٧٣ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۵۷۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اگر تو لوگوں کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا تو ان کو بگاڑ دے گا یا ان کے فساد کے قریب کر دے گا''۔ (ابوداؤد)

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥٧٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ، حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۵۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو ان کے پاس لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ فلاں ہے جس کی ڈاڑھی سے شراب سے ٹپک رہی ہے۔ آپؓ نے فرمایا: ہمیں لوگوں کے عیوب کی جاسوسی سے روکا گیا ہے لیکن جب ہمارے سامنے کوئی چیز کھل کر آئے گی تو ہم اس کو لیں گے۔ ابوداؤد نے ایسی سند سے بیان کیا جو شرط بخاری و مسلم پر ہے۔

٢٧٢ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ ظَنِّ السُّوْءِ بِالْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

باب: بلاضرورت مسلمانوں کے متعلق بدگمانی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

[الحجرات:١٢]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! بہت زیادہ بدگمانی سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں''۔

(الحجرات)

١٥٧٥ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ، بے شک بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے''۔ (بخاری و مسلم)

٢٧٣ : بَابُ تَحْرِيمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِينَ

باب: مسلمانوں کو حقیر قرار دینے کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کے ساتھ تمسخر نہ کرے ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ

مِنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسَى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الحجرات:١١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [همزة:١]

کوئی عورت دوسری عورت سے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور مت طعنہ دو اور دوسرے کو برے لقب سے مت پکارو۔ گناہ والا نام ایمان کے بعد بہت برا ہے۔ جس نے توبہ نہ کی پس وہی ظالم ہیں۔'' (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہر طعنہ مارنے والے عیب جو کے لئے ہلاکت ہے''۔ (همزه)

١٥٧٦ : اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا بِطُوْلِهٖ.

١٥٧٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کو اتنی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر قرار دے''۔ (مسلم)

حدیث تفصیل سے پہلے گزر چکی۔

١٥٧٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً فَقَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ – اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٧٧: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں ایک ذرہ کی مقدار تکبر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا۔ آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور جوتا خوبصورت ہو تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''بے شک اللہ جمیل ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں''۔ (مسلم)

وَمَعْنٰى "بَطَرُ الْحَقِّ" دَفْعُهٗ "وَغَمْطُهُمْ" : اِحْتِقَارُهُمْ – وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهٗ اَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِیْ بَابِ الْكِبْرِ.

"بَطَرُ الْحَقِّ" حق کو نہ ماننا۔

"وَغَمْطُهُمْ" : لوگوں کو حقیر جاننا اور اس کی وضاحت اس سے بھی زیادہ باب الکبر میں گزر چکی ہے۔

١٥٧٨ : وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ – فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَا الَّذِیْ يَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٧٨: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی ہے جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل برباد کر دیئے''۔

(مسلم)

٢٧٤ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ١٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ [النور: ١٩]

١٥٧٩ : وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي بَابِ التَّجَسُّسِ : "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ" اَلْحَدِيْثُ.

باب: مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مؤمن آپس میں بھائی ہیں''۔ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان والوں میں بے حیائی کے پھیلانے کو پسند کرتے ہیں' ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔ (النور)

۱۵۷۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی مت ظاہر کر' کہیں اللہ اس پر رحم کر کے تمہیں مبتلا نہ کر دے''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

اس باب میں حدیث ابوہریرہ کی جو بَابُ التَّجَسُّسِ میں گذری ہے کہ ''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون' مال اور عزت حرام ہے''۔

٢٧٥ : بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِي الْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِيْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب: ٥٨]

١٥٨٠ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ ' وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: ظاہر شرع کے لحاظ سے جو نسب ثابت ہیں ان میں طعن حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو کہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یقیناً انہوں نے بہتان اور کھلا عذاب اٹھایا''۔ (الاحزاب)

۱۵۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا سبب ہیں' نسب میں طعن اور میت پر نوحہ''۔ (مسلم)

٢٧٦ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب: کھوٹ اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الاحزاب:٥٨]

عورتوں کو بغیر قصور کے جو انہوں نے کمایا' تکلیف دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا''۔ (الاحزاب)

١٥٨١ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا – فَقَالَ : "مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ: "أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

١٥٨١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا۔ وہ ہم میں سے نہیں' جس نے ہمیں دھوکا دیا' وہ ہم میں سے نہیں (مسلم)۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل فرمایا' پس آپؐ کی انگلیوں کو تری پہنچی تو فرمایا اے غلے والے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس پر بارش ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا اس کو تو نے غلہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا کہ لوگ اس کو دیکھ لیں۔ (پھر فرمایا) جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

١٥٨٢ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَنَاجَشُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٥٨٢: حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''خریدنے کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٨٣ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٨٣: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے دھوکے کی غرض سے قیمت میں اضافہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

١٥٨٤ : وَعَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ".

"اَلْخِلَابَةُ" بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَكْسُورَةٍ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَهِيَ الْخَدِيعَةُ.

١٥٨٤: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اُس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا جس سے تو خرید و فروخت کرے اس کو کہو دھوکہ بازی نہیں ہونی چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اَلْخِلَابَۃُ: خاء معجمہ مکسورہ اور موحدہ کے ساتھ' دھوکہ۔

١٥٨٥ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ ، أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٥٨٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دیا۔ پس وہ ہم میں سے نہیں''۔

(ابوداؤد)

"خَبَّبَ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ

خَبَّبَ: اخاء معجمہ با موحدہ مکررہ کے ساتھ۔ یعنی اس کو دھوکہ دیا

مُكَرَّرَة : اَیْ اَفْسَدَہٗ وَخَدَعَہٗ.

اور خراب کیا۔

۲۷۷: بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

باب: دھوکے کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدة:١] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:٣٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو تم معاہدوں کی پابندی کرو!''۔(المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں سوال ہوگا''۔(الاسراء)

١٥٨٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا : اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک ہے' یہاں تک اس کو چھوڑ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو دھوکہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو بکواس کرے''۔(بخاری ومسلم)

١٥٨٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ، وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ : هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعود' عبداللہ بن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا یہ فلاں کی بدعہدی ہے''۔(بخاری ومسلم)

١٥٨٨ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر دھوکہ باز کے لئے اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے دھوکے کی مقدار کے مطابق ہوگا۔ خبردار! کوئی غداری امیر عام کے ساتھ غداری سے بڑھ کر نہ ہوگی''۔(مسلم)

١٥٨٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی "ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : رَجُلٌ اَعْطٰی بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ

۱۵۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تین آدمیوں کی طرف سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا: (۱) وہ جس نے مجھ سے عہد کیا پھر توڑ دیا۔ (۲) وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو فروخت کر کے اس کی قیمت

اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ اَجْرَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کھالی۔ (۳) وہ آدمی جس نے کسی کو مزدور بنایا اس سے پورا کام لیا، مگر اس کو مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

٢٧٨ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

باب: عطیہ وغیرہ پر احسان جتانا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ [البقرة:٢٦٤] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى﴾ [البقرة:٢٦٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذاء دے کر ضائع مت کرو''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کر کے احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں''۔ (البقرۃ)

١٥٩٠ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" قَالَ : فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ – قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ : خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهُ" يَعْنِي الْمُسْبِلَ اِزَارَهُ وَثَوْبَهُ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ".

۱۵۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ فرمائیں گے، نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آیت کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھا۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ تو ناکام و نامراد ہوئے یا رسول اللہ! مگر یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔ (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''اپنی چادر اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا''۔

٢٧٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ

باب: فخر و سرکشی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ [النجم:٣٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے متعلق پاکبازی کا دعویٰ مت کرو۔ وہ تقوے والے کو خوب جانتا ہے''۔ (النجم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک گناہ ہے ان لوگوں پر جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے

اَلِيْمٌ﴾ [الشورى:٤٣]

دردناک عذاب ہے"۔ (الشوریٰ)

١٥٩١ : وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۱: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تواضع اختیار کرو۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر بالکل سرکشی نہ کرے"۔ (مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : اَلْبَغْيُ التَّعَدِّيْ وَالْاِسْتِطَالَةُ.

اہل لغت نے فرمایا:

اَلْبَغْي : ظلم وزیادتی اوردست درازی

١٥٩٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہوتا ہے"۔ (مسلم)

وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ "اَهْلَكُهُمْ" بِرَفْعِ الْكَافِ وَرُوِيَ بِنَصْبِهَا ' ذٰلِكَ النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهٖ' وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ ' فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ وَاَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ مِنْ نَّقْصٍ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ ' وَقَالَهُ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ ' وَعَلَى الدِّيْنِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ' هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ- وَمِمَّنْ قَالَهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ : مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْخَطَّابِيُّ ' وَالْحُمَيْدِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَدْ اَوْضَحْتُهُ فِيْ كِتَابِ : "الْاَذْكَارِ".

مشہور روایت اَهْلَكُهُمْ کاف کے ضمہ سے ہے۔ اور زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ ممانعت اس کے لئے ہے جو یہ کلمہ خود پسندی کی بناء پر کہتا ہو اور لوگوں کو حقیر قرار دیتا ہو اور اپنے آپ کو ان سے بالا سمجھتا ہو۔ یہ صورت حرام ہے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے دینی معاملات میں نقص دیکھ کر کہتا ہے اور بطور غم خواری کہتا ہے تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔

علماء رحمہم اللہ نے اسی طرح اس کی تفسیر کی ہے۔ جن ائمہ کرام نے اس تفسیر کو اختیار کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مالک بن انس' خطابی' حمیدی وغیرہم۔

میں نے اس کی کافی حد تک وضاحت کتاب الاذکار میں کی ہے۔

٢٨٠ : بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُوْرِ اَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ [الحجرات:١٠]

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:٢]

١٥٩٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٩٤ : وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ : يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٩٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ" فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِىءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا امْرَءًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيَقُوْلُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٩٦ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

باب: تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے لئے آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان، البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان بھائی بھائی ہے۔تم ان کے درمیان اصلاح کرو''۔(الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر''۔ (المائدہ)

۱۵۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہمی ایک دوسرے سے مقاطعہ نہ کرو' ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ' آپس میں بغض نہ رکھو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۹۴: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے کہ دونوں آپس میں ملیں اور ایک اس طرف منہ موڑ لے اور دوسرا اس طرف۔ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمل ہر سوموار اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو بخش دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرانے والا نہ ہو۔ مگر وہ شخص کہ جس کے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان بغض ہو۔ چنانچہ کہا جاتا ہے ان کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں''۔ (مسلم)

۱۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ، وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

"اَلتَّحْرِیْشُ" : اَلْاِفْسَادُ وَتَغْیِیْرُ قُلُوْبِھِمْ وَتَقَاطُعِھِمْ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ ان کے درمیان بگاڑ پیدا کرنے میں اور قطع تعلقی میں (کامیاب رہے گا)''۔ (مسلم)

التَّحْرِیْش : فسادڈالنا' دلوں کو بدلنا' آپس میں تعلقات منقطع کرنا۔

۱۵۹۷ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ.

۱۵۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا''۔ (ابوداؤد) بخاری اور مسلم کی شرط کے ساتھ۔

۱۵۹۸ : وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِیِّ وَیُقَالُ السُّلَمِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : "مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

۱۵۹۸: حضرت ابی خراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی ان کو سلمی بھی کہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ کہ' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع کیا۔ اس نے گویا اس کا خون بہادیا''۔ (ابوداؤد) سند صحیح کے ساتھ۔

۱۵۹۹ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : "لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَہٗ وَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ، وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ — قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ : اِذَا کَانَتِ الْھِجْرَۃُ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَلَیْسَ مِنْ ھٰذَا فِیْ شَیْءٍ.

۱۵۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے حلال نہیں کہ دوسرے مؤمن کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلق کو ترک کرے۔ جب تین دن گزر جائیں تو اس سے ملاقات کرنی چاہئے اور اس کو سلام کرنا چاہئے۔ پھر اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں اجر میں شریک ہو گئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہ گار ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلق کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اگر ترک تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

۲۸۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَّهُوَ اَنْ يَّتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهَا وَفِيْ مَعْنَاهُ مَا اِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَّا يَفْهَمُهٗ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ [المجادلہ:۸]

۱۶۰۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ ' قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةً؟ قَالَ لَا يَضُرُّكَ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ ' فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّنَاجِيَهٗ وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دَعَا : اسْتَاْخِرَا شَيْئًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ.

۱۶۰۱ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ ' مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان' ہاں ضرورت کے پیش نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے اور یہی حکم ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب تیسرا آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے''۔(المجادلہ)

۱۶۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ (بخاری' مسلم و ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ جب چار ہوں؟ فرمایا پھر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ امام مالک نے موطا میں عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اس گھر کے پاس تھے' جو بازار میں ہے' اچانک ایک آدمی نے آ کر ان سے سرگوشی کرنا چاہی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سوا میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے۔ تو آپؓ نے مجھے اور اس تیسرے آدمی کو جس کو بلایا تھا فرمایا۔ ذرا پیچھے ہٹو' بے شک رسول اللہؐ سے میں نے سنا کہ دو آدمی ایک دوسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرے۔

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو دو تیسرے کے بغیر سرگوشی کریں یہاں تک کہ تم لوگوں سے مل جل جاؤ اس وجہ سے کہ وہ غمگین ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

٢٨٢ : بَابُ النَّهيِ عَنْ تَعْذِيبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ أَوْ زَائِدٍ عَلَى قَدْرِ الْأَدَبِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾

[النساء:٣٦]

١٦٠٢ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ: حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

"خَشَاشُ الْأَرْضِ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا.

١٦٠٣ : وَعَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

باب: غلام، جانور، عورت اور لڑکے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : "والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت داروں اور یتیموں مسکینوں، قرابت والے پڑوسیوں اور پہلو کے پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں۔ احسان کرو بے شک اللہ پسند نہیں کرتے فخر والے متکبر کو"۔

(النساء)

١٦٠٢: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو باندھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی اور اسی کی وجہ سے وہ آگ میں داخل ہوئی نہ اس نے خود کھلایا پلایا۔ کیونکہ وہ (بلی) بندھی ہوئی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔ (بخاری و مسلم)

خَشَاشُ الْأَرْضِ : زخاء معجمہ کے فتح اور شین معجمہ مکررہ کے ساتھ۔

زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کہتے ہیں۔

١٦٠٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گذر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک پرندے کو نشانے کی جگہ رکھا ہوا تھا اور وہ اس کو تیر مار رہے تھے۔ پرندے والے کے لئے انہوں نے ہر خطا ہونے والا تیر دینا طے کر لیا تھا۔ جب انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کس نے یہ کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔ کس نے یہ کیا ہے، بے شک رسول اللہ نے اس آدمی پر

"الْغَرضُ" بِفَتحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّآءِ وَهُوَ الْهَدفُ وَالشَّيْءُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ.

لعنت کی ہے جو کسی روح والی چیز کونشانہ بناتا ہے۔(متفق علیہ)

اَلْغَرَضُ : نشانہ اور وہ چیز جس پر تیر چھوڑے جائیں۔

١٦٠٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ : تُحْبَسُ لِلْقَتْلِ.

۱۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ جانوروں کونشانے کے مقام پر باندھا جائے۔(بخاری، مسلم)

مفہوم روایت کا یہ ہے کہ ان کو قتل کے لئے بند کر دیا جائے۔

١٦٠٥ : وَعَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُعْتِقَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ "سَابِعَ اِخْوَةٍ لِّيْ".

۱۶۰۵: حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقرن کے سات بیٹوں میں سے ساتواں تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک چھوٹے نے اس کو تھپڑ مارا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔(مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا۔

١٦٠٦ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ : "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ" فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ – فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ : "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ" فَقُلْتُ لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ اَبَدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِيْ مِنْ هَيْبَتِهٖ – وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ، فَقَالَ : "اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ.

۱۶۰۶: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا پس میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی اے ابومسعود! جان لے میں غصے کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا۔ جب آواز قریب ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فرما رہے تھے خبردار! اے ابومسعود اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں جتنی تجھے اس غلام پر ہے۔ میں نے کہا میں اس کے بعد کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اگر تو ایسا نہ کرتا تو تمہیں آگ اپنی لپیٹ میں لیتی یا تمہیں ضرور آگ چھوتی۔

(ان روایات کو مسلم نے بیان کیا)

١٦٠٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ

۱۶۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کسی غلام کو ایسے جرم کی حد لگائی جو اس

حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ ' أَوْ لَطَمَهُ ' فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نے نہیں کیا یا اس کو تھپڑ مارا پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔ (مسلم)

١٦٠٨ : وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ ' وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ ' وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ ' وَفِي رِوَايَةٍ: حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ : أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" فَدَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْأَنْبَاطُ" الْفَلَّاحُونَ مِنَ الْعَجَمِ.

١٦٠٨: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گذر شام میں کچھ کاشت کاروں کے پاس سے ہوا۔ ان کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور اس کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا ان کو خراج نہ دینے کی سزا دی جا رہی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے جزیہ کی وجہ سے ان کو قید کیا گیا۔ ہشام بن حکیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں پھر وہ امیر کے پاس گئے اور اس کو یہ حدیث سنائی تو اس نے اس کے متعلق چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ (مسلم)

اَلْاَنْبَاطُ : عجمی کسان۔

١٦٠٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ ' وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي الْجَاعِرَتَيْهِ ' فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْجَاعِرَتَانِ" نَاحِيَةُ الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ.

١٦٠٩: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا۔ آپؐ کو یہ بات ناپسند ہوئی تو آپؐ نے فرمایا میں اس کو نہیں داغوں گا مگر چہرے کے اعضاء میں سے جو سب سے دور ہے چنانچہ اس گدھے کے سرینوں کو داغنے کا حکم دیا گیا۔ پس آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سرینوں کو داغا۔

اَلْجَاعِرَتَانِ : سرینوں کی طرف

١٦١٠ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ! فِي وَجْهِهِ فَقَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦١٠: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ لگائے گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا : نَهَى رَسُولُ

مسلم ہی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا۔

٢٨٣ : بَابُ تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ فِي كُلِّ حَيْوَانٍ حَتَّى الْقَمْلَةِ وَنَحْوِهَا

باب: تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ عذاب دینے کی حرمت کا بیان یہاں تک کہ چیونٹی بھی اس میں شامل ہے

١٦١١ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: "إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا "فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: "إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٦١١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا پس فرمایا کہ اگر تم فلاں کو پاؤ' دو قریشی آدمیوں کے نام لئے تو ان کو آگ میں جلا ڈالو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا کہ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دو۔ بے شک آگ کا عذاب اللہ کے سوا اور کوئی نہ دے پس اگر تم ان کو (قابو) پالو تو قتل کر دو۔

(بخاری)

١٦١٢ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ تُعَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا" وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟" قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: "إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٦١٢: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک سرخ چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ پس ہم نے اس کے دونوں بچوں کو لے لیا۔ سرخ چڑیا آ کر منڈلانے لگی۔ اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا کس نے اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو واپس کر دو۔ آپ نے ایک چیونٹیوں کی بستی دیکھی جس کو جلا دیا گیا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا مناسب نہیں۔ (ابوداؤد) صحیح سند سے۔

قَوْلُهُ "قَرْيَةَ نَمْلٍ" مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

قَرْيَةُ نَمْلٍ : چیونٹیوں سمیت چیونٹیوں کی جگہ۔

٢٨٤ : بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ

باب: مالدار سے حق دار کا حق طلب کرنے میں مال دار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ [النساء: ٥٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ﴾ [البقرة: ٢٨٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانت دار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت واپس کر دے''۔

١٦١٣ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنَى "أُتْبِعَ": أُحِيلَ -

١٦١٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اس کو اس کے پیچھے لگ جانا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اُتْبِعَ : سپرد کیا جانا۔

٢٨٥ : بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدَةِ الْإِنْسَانِ فِي هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ وَفِي هِبَةٍ وَهَبَهَا لِوَلَدِهِ وَسَلَّمَهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَائِهِ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ مِنَ الَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوِهَا وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدِ انْتَقَلَ إِلَيْهِ

باب: اس ہدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو موہوب کی طرف سے سپرد نہیں کیا ہے نیز جو ہبہ اپنی اولاد کے لئے کیا ان کے سپرد کیا یا نہ کیا اس کو بھی واپس لینے کی حرمت اور جس چیز کا صدقہ کیا ہے اس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورتِ زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لوٹنے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے

١٦١٤ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ"

١٦١٤: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنے ہبہ کو لوٹائے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو لوٹائے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے اس شخص کی مثال جو اپنے صدقے کو واپس کرے اس کتے جیسی ہے جو قے کرے پھر اس کی طرف لوٹ کر اس قے کو کھا لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہبہ کو لوٹا...

وَفِي رِوَايَةٍ : "الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ"

والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

١٦١٥ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَارَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : "لَا تَشْتَرِ ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ ، فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٦١٥: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس گھوڑے کو ضائع (کمزور) کر دیا پس میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور خیال یہ آیا کہ وہ اس کو سستا بیچ دے گا پس میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو اور اپنے صدقے کو مت واپس لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے میں دے دے اپنا صدقہ لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو واپس لوٹائے۔ (بخاری مسلم)

قَوْلُهُ : "حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" مَعْنَاهُ : تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى بَعْضِ الْمُجَاهِدِينَ.

حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ : کسی مجاہد پر صدقہ کیا۔

٢٨٦ : بَابُ تَاْكِيدِ تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ

باب: یتیم کے مال کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ [النساء: ١٠] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ﴾ [الانعام: ١٥٢] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں یقیناً وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا ہو"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ ان کی اصلاح ہی سب سے بہتر ہے۔ اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ بگاڑنے والا کون اور اصلاح کرنے والا کون ہے"۔

١٦١٦ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ!" قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ : "الشِّرْكُ بِاللّٰهِ ، وَالسِّحْرُ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ، وَاَكْلُ الرِّبَا ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ

١٦١٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (١) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ (٢) جادو (٣) اس نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے علاوہ حرام کیا ہے۔ (٤) سود کھانا۔ (٥) یتیم کا مال کھانا (٦) لڑائی سے

الزَّحْفُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْمُوْبِقَاتُ": الْمُهْلِكَاتُ۔

فرار اختیار کرنا۔ (۷) پاک دامن بھولی بھالی مؤمنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

الْمُوْبِقَاتِ: ہلاک کر دینے والی چیزیں

۲۸۷: بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الرِّبَا

باب: سود کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا﴾ [البقرة: ۲۷۵-۲۷۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر خبطی (پاگل کر دیا) بنا دیا ہو۔ یہ اس سبب سے کہ انہوں نے کہا بے شک بیع سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا اور جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ باز آ گیا تو اس کے لئے ہے جو کچھ اس نے اس سے پہلے کیا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے دوبارہ کیا وہی آگ والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے اور صدقات کو بڑھاتے ہیں''۔ ...... اللہ عزوجل کے اس قول تک ...... ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود میں سے باقی ہے اس کو چھوڑ دو''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

احادیث اس سلسلے میں بہت ساری صحیح مشہور ہیں ان میں سے سابقہ باب میں حدیثِ ابو ہریرہ گزری۔

۱۶۱۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: "وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ".

۱۶۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (مسلم) ترمذی وغیرہ میں یہ اضافہ فرمایا اور اس کی گواہی دینے والے اور اس کے لکھنے والے پر (لعنت فرمائی)۔

۲۸۸: بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

باب: ریا کاری کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ [البينة: ۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہیں ان کو حکم دیا مگر اس بات کا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر''۔ (البینۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ایسے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال

[البقرة:٢٦٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [النساء:١٤٢]

لوگوں کو دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے"۔(البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور وہ لوگوں کو دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں"۔(النساء)

١٦١٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ - مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦١٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ شریک کر لیا تو میں اُس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔(مسلم)

١٦١٩: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ - قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: قَارِئٌ! فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا - قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا

١٦١٩: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ: "سب سے پہلا شخص جس کا قیامت کے دن پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے جن کو وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری خاطر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا لیکن تو نے اس لیے لڑائی کی تا کہ تمہیں بہادر کہا جائے وہ کہا جا چکا پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم (دین) حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور قرآن پڑھا پس اس کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا اور اس کو سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے اس لئے علم سیکھا تا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ آگ میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت فرمائی اور اس کو کئی قسم کا مال دیا پس اس کو لایا جائے گا اللہ اپنی نعمتیں اس کو گنوائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ فرمائیں گے تو نے ان نعمتوں کے بارے میں کیا عمل

اَنْـفَـقْـتُ فِيْهَـا لَـكَ - قَـالَ : كَـذَبْـتَ، وَلٰـكِـنَّـكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : جَوادٌ ! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"جَرِیْءٌ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَبِالْمَدِّ : اَیْ شُجَاعٌ حَاذِقٌ.

کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو آپ پسند کرتے تھے مگر میں نے اس میں آپ کی خاطر خرچ کیا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا یہ سب تو تو نے اس لئے کیا تا کہ تمہیں سخی کہا جائے اور وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہوگا پس اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔ (مسلم)

جَرِیْءٌ: بہت بڑا بہادر۔

۱۶۲۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ : اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۶۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں پھر ہم انہیں اس کے الٹ (یعنی سامنے ان کی تعریف کرتے اور بعد میں ان کی تضحیک کرتے ہیں) کہتے ہیں جو ہم اس وقت بات کرتے، جبکہ ہم ان کے پاس سے باہر نکلتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس کو رسول اللہؐ کے زمانے میں نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

۱۶۲۱ : وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُرَآئِیْ يُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

"سَمَّعَ" بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ - وَمَعْنَاهُ اَظْهَرَ عَمَلَهٗ لِلنَّاسِ رِيَآءً "سَمَّعَ" اللّٰهُ بِهٖ : اَیْ فَضَحَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - وَمَعْنٰى : "مَنْ رَاءٰی رَاءَی اللّٰهُ بِهٖ" اَیْ مَنْ اَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ" رَاءَی اللّٰهُ بِهٖ" اَیْ اَظْهَرَ سَرِيْرَتَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ.

۱۶۲۱: جندب بن عبداللہ بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جس نے دکھلاوے کے لئے کوئی عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کر دیں گے اور جس نے لوگوں کی نظر میں بڑا بننے کے لئے کوئی عمل کیا تو اللہ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرما دیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے بھی اس کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ذکر کیا۔

سَمَّعَ اپنے عمل کو دکھلاوے کے لئے ظاہر کیا۔

سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ: اللہ قیامت کے دن اس کو رسوا کریں گے۔

رَاءَی اللّٰهُ بِهٖ : اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ راز مخلوق پر ظاہر فرما دیں گے۔

۱۶۲۲ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا

۱۶۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایسا علم کہ جس سے اللہ کی رضامندی چاہی جاتی ہے اس لئے حاصل کیا تا کہ اس

يَتعلَّمُهُ الَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنيا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمةِ" يَعْنِيْ رِيْحَهَا' رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ – وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ.

٢٨٩ : بَابُ مَا يُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ رِيَآءٌ وَّلَيْسَ هُوَ رِيَآءً!

١٦٢٣ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ : تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٩٠ : بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ وَالْاَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ [النور: ٣٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء: ٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [غافر: ١٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر: ١٤]

١٦٢٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ : الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ

سے کوئی دنیاوی غرض پا لے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا"۔ (ابوداود)

صحیح سند کے ساتھ۔

احادیث اس بات میں بہت اور معروف ہیں۔

باب: جس کسی کو ان چیزوں کے متعلق ریاء کا خیال ہو جائے جو واقعہ میں ریاء نہ ہو

١٦٢٣: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا حکم ہے کہ کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ مومن کی جلدی ملنے والی خوشخبری ہے"۔ (مسلم)

باب: اجنبی عورت اور خوبصورت بے ریش بچے کی طرف بغیر شرعی ضرورت دیکھنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے پیغمبر (ﷺ) آپ مومنوں کو فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں"۔ (النور)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک کان' آنکھیں اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہوگی"۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جس کو سینے چھپاتے ہیں"۔ (غافر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک آپ کا رب البتہ گھات میں ہے"۔ (الفجر)

١٦٢٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابن آدم کے لئے جو زنا کا حصہ لکھ دیا گیا۔ وہ اس کو ہر صورت میں پانے والا ہے۔ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' دونوں کانوں کا زنا سننا ہے'

وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرَةٌ.

زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے' قدم کا زنا چل کر جانا ہے' دل کا زنا خواہش وتمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔ (بخاری اور مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت مختصر ہے۔

١٦٢٥ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ" قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ : نَتَحَدَّثُ فِيهَا — فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ" قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٢٥: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''اے لوگو تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے بچاؤ''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے وہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بیٹھنے کے سوا تمہارا چارہ کار نہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو''۔ انہوں نے کہا راستے کا حق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نگاہ کا نیچا رکھنا' ایذاء سے اپنے ہاتھ کو باز رکھنا' سلام کا جواب دینا' بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا''۔

(بخاری ومسلم)

١٦٢٦ : وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ ابْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ : مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ" فَقُلْنَا : إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ : قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ : "إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ : أَيِ الطُّرُقَاتِ.

١٦٢٦: ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ڈیوڑھیوں میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم نے راستوں پر یہ کیسی بیٹھکیں بنالی؟'' ہم نے عرض کیا ہم اس طرح بیٹھے ہیں کہ جس میں کوئی حرج نہیں۔ ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے ہیں اور بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر اس کے بغیر چارہ نہیں تو پھر ان مجالس کو ان کا حق دو''۔ صحابہ نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: ''نگاہ کا نیچا رکھنا' سلام کا جواب دینا اچھی گفتگو کرنا''۔ (مسلم)

الصُّعُدَاتِ: راستے۔

١٦٢٧ : وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

١٦٢٧: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَقَالَ: "اصْرِفْ بَصَرَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''تو اپنی نظر کو فوراً پھیر لے''۔ (مسلم)

١٦٢٨ : وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "احْتَجِبَا مِنْهُ" فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى: لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٦٢٨: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہ بھی آپؐ کے پاس ہی تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور یہ واقعہ ہمیں حجاب کا حکم ملنے سے بعد کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہ دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں اس کو نہیں دیکھتی ہو''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٢٩ : وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٢٩: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ہی کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگا لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ لیٹے''۔ (مسلم)

٢٩١ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ

باب: اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ [الأحزاب: ٥٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے ان سے سوال کرو''۔ (احزاب: ٦٥)

١٦٣٠ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ!" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ: "الْحَمْوُ الْمَوْتُ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٣٠: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کے پاس آنے جانے سے اپنے آپ کو بچا''۔ اس پر ایک انصاری نے کہا: ''دیور کا کیا حکم ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے''۔ (بخاری و مسلم)

"اَلْحَمْوُ" قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَاَخِيْهِ وَابْنِ اَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهٖ.

اَلْحَمْوُ : خاوند کا قریبی رشتہ دار۔ بھتیجا' بھائی' چچازاد بھائی۔

١٦٣١ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی آدمی بغیر محرم کے کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے"۔

(بخاری ومسلم)

١٦٣٢ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ' مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وَقَفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى" ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "مَا ظَنُّكُمْ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھروں میں رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ماؤں کی حرمت کے برابر ہے۔ پیچھے رہنے والا کوئی آدمی جو کسی مجاہد کے گھر میں اس کا نائب بنے پھر اس میں خیانت کا ارتکاب کرے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر وہ مجاہد اس کی نیکیاں جتنی چاہے گا لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا پھر ہماری توجہ پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟۔ (مسلم)

٢٩٢ : بَابُ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ فِيْ لِبَاسٍ وَّحَرَكَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ!

باب: مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات وسکنات میں مشابہت حرام ہے

١٦٣٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ حرکات کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسی حرکات کرتی ہیں ایک اور روایت میں کہ رسول اللہؐ نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کے ہم شکل بنتے ہیں اور ان عورتوں کو ملعون قرار دیا جو مردوں کی ہم شکل بنتی ہیں"۔ (بخاری)

١٦٣٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ' وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ'

۱۶۳۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس آدمی پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مرد کا سا لباس پہنے۔ (ابوداود)

رواه ابوداود باسناد صحيح.

١٦٣٥ : وعنهُ قالَ : قالَ رسُولُ الله ﷺ: صنفان من اهل النار لم ارهما : قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات، رؤوسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها، وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا" رواه مسلم.

معنى "كاسيات" اى من نعمة الله "عاريات" من شكرها وقيل معناه : تستر بعض بدنها وتكشف بعضه اظهارا لجمالها ونحوه - وقيل : تلبس ثوبا رقيقا يصف لون بدنها ومعنى "مائلات" قيل عن طاعة الله وما يلزمهن حفظه - "مميلات" اى يعلمن غيرهن فعلهن المذموم - وقيل : مائلات يمشين متبخترات، مميلات لاكتافهن - وقيل : مائلات يمتشطن المشطة الميلاء، وهى مشطة البغايا - "ومميلات" يمشطن غيرهن تلك المشطة "رءوسهن كاسنمة البخت" : "اى يكبرنها ويعظمنها بلف عمامة او عصابة او نحوها.

٢٩٣ : بابُ النَّهي عن التَّشبُّهِ بالشَّيطانِ والكُفَّارِ

١٦٣٦ : عن جابر رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "لا تاكلوا

صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۳۵: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا دو قسمیں آگ والوں کی ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں ہونگی)۔ایک گروہ وہ ہے جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔(۲) عورتوں کا وہ گروہ جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی، خود مائل ہونے والی۔ان کے سر بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کہانوں جیسے ہوں گے۔وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنے اتنے فاصلے پر پائی جائے گی۔(مسلم)

كَاسِيَاتٌ : اللہ کی نعمت کا لباس پہننے ہوئے۔اَلْعَارِيَاتُ: نعمت کے شکر سے عاری۔بعض نے کہا اپنے جسم کے بعض حصے کو چھپائے اور بعض کو خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے کھولے۔بعض نے کہا وہ ایسا کپڑا پہنے جوان کے جسم کی رنگت تک کو ظاہر کرے۔مَائِلَاتٌ: اللہ کی اطاعت اور اس کی حفاظت کو لازم نہ قرار دینے والی۔مُمِيلَاتٌ: ایسی عورتیں جو اپنے مذموم فعل سے دوسروں کو واقف کراتی ہیں۔بعض نے کہا مَائِلَاتٌ ناز و انداز سے چلنے والی اور مُمِيلَاتٌ اپنے کندھوں کو مٹکانے والی۔بعض نے کہا مُمِيلَاتٌ: وہ ایسی کنگھی پٹی کریں گی جس سے دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں اور وہ بدکار عورتوں کی کنگھی پٹی ہے اور مُمِيلَاتٌ: دوسروں کی کنگھی بھی اسی طرح کرنے والی۔اور رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ: اپنے سروں کو کوئی چیز لپیٹ کر اونچا کرنے والی ہوں گی۔

باب: شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت ممنوع ہے

۱۶۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لئے کہ شیطان

بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا ہے۔

(مسلم)

١٦٣٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے اور نہ پئے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

(مسلم)

١٦٣٨ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ، وَأَمَّا السَّوَادُ فَمَنْهِيٌّ عَنْهُ، كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۱۶۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہود ونصاریٰ سر کے بالوں (اور ڈاڑھی) کے بالوں کو نہیں رنگتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو (داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگو)“۔ (بخاری ومسلم)

مرد ڈاڑھی اور سر کے بالوں کی سفیدی کو زردی یا سرخی سے رنگنا ہے۔ رہی سیاہی کی ممانعت تو وہ ہم عنقریب ان شاء اللہ اس کو بعد والے باب میں ذکر کریں گے۔

٢٩٤ : بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهَا بِسَوَادٍ

باب: مرد وعورت ہر دو کو سیاہ رنگ سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت

١٦٣٩ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "غَيِّرُوا هَذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں) لایا گیا اس حال میں کہ ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال شغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے پرہیز کرو“۔ (مسلم)

٢٩٥ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُونَ

باب: سر کے بالوں کو منڈانے سے روکنے کا بیان اور

بَعْضِ وَّاِبَاحَةِ حَلْقِ كُلِّهَا لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْاَةِ

١٦٤٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٤١ : وَعَنْهُ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: "احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

١٦٤٢ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: "لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ" ثُمَّ قَالَ: "اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ" فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّنَا اَفْرُخٌ فَقَالَ: "اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ" فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

١٦٤٣ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا" رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

٢٩٧ : بَابُ تَحْرِيْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيْدُ الْاَسْنَانِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ

مردوں کے لئے تمام بال منڈانے کی اجازت البتہ عورت کے لئے اجازت نہیں

١٦٤٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا (قزع کا معنی کچھ کو مونڈنا اور کچھ کو چھوڑ دینا)۔ (بخاری ومسلم)

١٦٤١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے بعض بال مونڈ دیئے گئے اور بعض سر کے بال چھوڑ دیے گئے پس آپؐ نے ان کو اس سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: ''اس کے سب بالوں کو مونڈ دو''۔ (ابو داؤد) بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح۔

١٦٤٢: حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میرے بھائی پر آج کے دن کے بعد مت رونا۔ پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجوں کو بلاؤ پس ہمیں لایا گیا گویا کہ ہم چوزے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بال مونڈنے والے کو بلاؤ'' پھر اس کو حکم دیا کہ اس نے ہمارے سروں کو مونڈ دیا۔ (ابوداؤد) بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح۔

١٦٤٣: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال مونڈھے۔ (نسائی)

باب: مصنوعی بال (وگ) اور گوندنا اور دانتوں کا باریک کرانا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کے سوا مؤنث چیزوں کو پکارتے ہیں اور یہ شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں۔ اللہ نے اُس پر لعنت

اللّٰہُ وَقَالَ: لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا، وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴿ [النساء:۱۱۷]

فرمائی اور اس نے کہا کہ میں ضرور تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور ان کو آرزوں میں مبتلا کروں گا اور ان کو حکم دوں گا پس وہ چوپایوں کے کان (بطور نذر) چیریں گے اور ضرور انہیں میں حکم دوں گا وہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کریں گے"۔ (النساء: ۱۱۷)

۱٦٤٤ : وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَاِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِیْهِ؟ فَقَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ "اَلْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ".

۱٦۴۴: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کے بال جھڑ گئے ہیں بوجہ حصبہ (جلد کی) بیماری کے۔ میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اس موقعہ پر اس کے بال جڑوا سکتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال ملانے والی اور جڑانے والی پر لعنت فرمائی۔ (بخاری ومسلم) ایک روایت میں اَلْوَاصِلَةُ اور اَلْمُسْتَوْصِلَةُ کے الفاظ ہیں مگر مطلب ایک ہے۔

قَوْلُهَا "فَتَمَرَّقَ" هُوَ بِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ : اِنْتَشَرَ وَسَقَطَ - وَالْوَاصِلَةُ الَّتِیْ تَصِلُ شَعْرَهَا اَوْ شَعْرَ غَیْرِهَا بِشَعْرٍ اٰخَرَ - "وَالْمَوْصُوْلَةُ" : الَّتِیْ یُوْصَلُ شَعْرُهَا - "وَالْمُسْتَوْصِلَةُ" الَّتِیْ تَسْاَلُ مَنْ یَفْعَلُ لَهَا ذٰلِکَ. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

فَتَمَرَّقَ: گر گئے، بکھر گئے۔

اَلْوَاصِلَةُ : بال جوڑنے والی اپنے بالوں کو یا دوسری عورت کے بالوں کو اور کے ساتھ۔

اَلْمَوْصُوْلَةُ : جس کے بال جوڑے جائیں۔

اَلْمُسْتَوْصِلَةُ : جو بال جوڑنے کا سوال اور مطالبہ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱٦٤٥ : وَعَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ فَقَالَ یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَیْنَ عُلَمَآؤُکُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَنْهٰی عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَیَقُوْلُ : "اِنَّمَا هَلَکَتْ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ حِیْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ مُتَّفَقٌ

۱٦۴۵ : حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حج والے سال منبر پر یہ بات سنی اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا جو انہوں نے اپنے پہرے دار کے ہاتھ سے لیا تھا۔ پس فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان (بے حیائی کے) کاموں کو پکڑ

عليه.

لیا۔(بخاری ومسلم)

۱٦٤٦ : وعن ابن عمر رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ : لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة، متفق عليه.

۱٦٤٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گوندنے والی اور گندوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(بخاری ومسلم)

۱٦٤٧ : وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله! فقالت له امرأة في ذلك فقال: ومالي لا العن من لعنه رسول الله ﷺ وهو في كتاب الله قال الله تعالى: "وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا" متفق عليه.

"المتفلجة" هي: التي تبرد من اسنانها ليتباعد بعضها عن بعض قليلا وتحسنها وهو الوشر - والنامصة: التي تاخذ من شعر حاجب غيرها وترققه ليصير حسنا والمتنمصة التي تامر من يفعل بها ذلك.

۱٦٤٧: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوندنی کرنے والی اور گوندوانے والی اور پلکوں کے بال کھلوانے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں فاصلہ کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ پس ایک عورت نے اس سلسلے میں آپ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسولؐ نے لعنت کی اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ نے فرمایا: "اور جو تمہیں رسول دیں اس کو اختیار کرو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔ (بخاری ومسلم)

مُتفلِّجۃ: اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے دانتوں پر اس لئے ریتی لگواتی ہے تا کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور ان میں حسن پیدا ہو جائے اور اسی کو "وشر" کہا جاتا ہے۔ نامصۃ: اس عورت کو کہتے ہیں جو ابرو کے بالوں کو لیتی ہے اور ان کو باریک کرتی ہے تا کہ وہ ابرو حسین ہو جائے۔ مُتنمِّصۃ: وہ عورت جو کسی کو یہ کام کرنے کے لئے کہے۔

۲۹۸ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ وَغَيْرِهِمَا وَعَنْ نَتْفِ الْاَمْرَدِ شَعْرَ لِحْيَتِهِ عِنْدَ اَوَّلِ طُلُوْعِهِ

باب: مرد کا ڈاڑھی اور سر کے بالوں کا اکھاڑنا' بے ریش کا ڈاڑھی کے بالوں کو اکھاڑنا ممنوع ہے

۱٦٤٨ : عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:

۱٦٤٨: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی

"لا تنتفوا الشيب فانه نور المسلم يوم القيمة" حديث حسن رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي باسانيد حسنة - قال الترمذي: هو حديث حسن.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بڑھاپے کے) سفید بالوں کومت اکھیڑو کیونکہ قیامت کے دن یہ مسلمان کے لئے نور ہوں گے"۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی) عمدہ سند کے ساتھ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۹ : وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله : "من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد" رواه مسلم.

۱۶۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے (کوئی) ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو وہ (امر) مردود ہے"۔ (مسلم)

۲۹۹ : باب كراهة الاستنجاء باليمين ومس الفرج باليمين من غير عذر!

باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء اور شرمگاہ کا بلا عذر چھونا مکروہ ہے

۱۶۵۰ : عن ابي قتادة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: "اذا بال احدكم فلا ياخذن ذكره بيمينه ولا يستنج بيمينه ولا يتنفس في الاناء" متفق عليه.

۱۶۵۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے آلہ تناسل کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے"۔ (بخاری ومسلم)

وفي الباب احاديث كثيرة صحيحة.

اس باب میں بہت ساری صحیح احادیث ہیں۔

۳۰۰ : باب كراهة المشي في نعل واحدة او خف واحد لغير عذر وكراهة لبس النعل والخف قائما لغير عذر

باب: ایک جوتا اور ایک موزہ پہن کر بلا عذر چلنا مکروہ ہے اور جوتا اور موزہ بلا عذر کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے

۱۶۵۱ : عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لا يمش احدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا او ليخلعهما جميعا وفي رواية: "او ليحفهما جميعا" متفق عليه.

۱۶۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر مت چلے یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں اتار دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یا دونوں پاؤں کو ننگا کر دے"۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۵۲ : وعنه قال: سمعت رسول الله

۱۶۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے

ﷺ یقول: "اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی الاخری حتی یصلحها" رواہ مسلم.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط دوسرے جوتے کے ساتھ نہ چلے۔ جب تک کہ اس کو درست نہ کروائے"۔ (مسلم)

۱۶۵۳: وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ نھی ان ینتعل الرجل قائما رواہ ابوداود باسناد حسن.

۱۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

۳۰۱: باب النھی عن ترک النار فی البیت عند النوم ونحوہ سواء کانت فی سراج او غیرہ

باب: آگ کو سونے کے وقت جلتا ہوا چھوڑنے کی ممانعت خواہ وہ دیا ہو یا دوسری کوئی چیز

۱۶۵۴: عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ قال: "لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون" متفق علیہ.

۱۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوتے وقت اپنے گھروں میں (آگ کو) جلتا ہوا مت چھوڑو"۔ (مسلم، بخاری)

۱۶۵۵: وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال: احترق بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل، فلما حدث رسول اللہ ﷺ بشانھم قال: "ان ھذہ النار عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا" متفق علیہ.

۱۶۵۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکان مدینہ منورہ میں گھر والوں سمیت جل گیا۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حالت بیان کی گئی تو فرمایا: "بے شک یہ آگ تمہارے لئے تمہاری دشمن ہے پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو"۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۵۶: وعن جابر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال: "غطوا الاناء، واوکوا السقاء، واغلقوا الابواب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء، ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء - فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا، ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم" رواہ مسلم.

۱۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برتنوں کو ڈھانپ دو، مشک کا منہ باندھ دیا کرو، دروازوں کو بند کر دیا کرو اور دیا بجھا دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان مشکیزے کے بند کو نہیں کھولتا اور نہ ہی بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے۔ اگر کوئی چیز نہ پاؤ تو پھر برتن کے اوپر لکڑی رکھ دیا کرو اور اللہ کا نام لو اس لئے کہ چوہیا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے"۔ (مسلم)

"الْفُوَيْسِقَةُ" الْفَارَةُ - "وَتُضْرِمُ": تُحْرِقُ.

فُوَيْسِقَةُ : چوہا۔

تُضْرِمُ : وہ جلاتا ہے۔

٣٠٢ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَّقَوْلٌ مَالَا مَصْلَحَةَ فِيهِ بِمَشَقَّةٍ

باب: تکلف کی ممانعت' قول جو مشقت سے کیا جائے مگر اس میں مصلحت نہ ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص:٨٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فرما دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں ہوں"۔ (ص)

١٦٥٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۵۷: حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا۔ (بخاری)

١٦٥٨ : وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ ' فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ ﷺ : "قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۸: حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اے لوگوں کوئی چیز مانگتا ہے تو اسے کہہ دینی چاہئے اور جو چیز وہ نہیں جانتا تو اس کے بارے میں یوں کہے اللہ اعلم یہ بھی علم میں سے ہے کہ کوئی آدمی جس چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا: فرما دیجئے میں تم سے کوئی اس پر اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں متکلفین میں سے ہو۔

(بخاری)

٣٠٣ : بَابُ تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهٖ وَالدُّعَآءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

باب: میّت پر نوحہ کرنا' رخسار پیٹنا' گریبان پھاڑنا' بال نوچنا اور منڈوانا' ہلاکت وتباہی کا واویلا کرنا حرام ہے

١٦٥٩ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "مَا نِيْحَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میّت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے (اگر زندگی میں اس کا اپنا عمل ایسا ہو)۔ (بخاری ومسلم)

١٦٦٠ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ " لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کا بول بولا گیا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٦١ : وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ : وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهُ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ فَاَقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا - فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ ، وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الصَّالِقَةُ" اَلَّتِيْ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ "وَالْحَالِقَةُ" اَلَّتِيْ تَحْلِقُ رَاْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ "وَالشَّاقَّةُ" اَلَّتِيْ تَشُقُّ ثَوْبَهَا.

۱۶۶۱: حضرت ابوبردہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی اس حالت میں کہ ان کا سر گھر والوں میں سے ایک عورت کی گود میں تھا۔ وہ عورت آواز سے رونے لگی مگر آپ اسے غشی کے باعث نہ روک سکے۔ پس جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں ان سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے اللہ کے رسول نے بیزاری کا اظہار کیا۔ بے شک رسول اللہؐ نے نوحہ کرنے والی، بال مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔

الصَّالِقَةُ : وہ عورت، جو نوحے اور بین کے لئے اپنی آواز بلند کرے۔ اَلْحَالِقَةُ : وہ عورت جو اپنے سر کے بال مصیبت کے وقت مونڈے یا مونڈوائے۔ الشَّاقَّةُ : وہ عورت جو اپنے کپڑوں کو پھاڑے۔

١٦٦٢ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس کو نوحہ کے سبب عذاب ہوگا''۔

(بخاری ومسلم)

١٦٦٣ : وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ "بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَا نَنُوْحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۳: حضرت ام عطیہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت یہ وعدہ کیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔

(بخاری ومسلم)

١٦٦٤ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ : وَاجَبَلَاهُ ، وَاكَذَا ، وَاكَذَا تُعَدِّدُ

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی ان کی بہن روتے ہوئے کہنے لگی۔ ہائے میرے پہاڑ اور ہائے ایسے اور ایسے ان کی صفات بیان کرنے لگی۔ ان کو جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا جو تُو نے کہا تو اس کے

عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ : مَا قُلْتَ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

بارے میں مجھ سے کہا جائے گا۔ کیا تو ایسا ہی ہے؟

(بخاری)

١٦٦٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكْوٰى فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَةٍ فَقَالَ : "اَقَضٰى؟" قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ — فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ — فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا قَالَ : "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا" وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں داخل ہوئے تو ان کو بے ہوشی میں پایا تو آپؐ نے پوچھا کیا ان کی وفات ہوگئی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو لوگ بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتے بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں یا رحم کرتے ہیں اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یعنی بین کرنے سے۔

١٦٦٦ : وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۶: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نوحہ کرنے والی عورت موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی قمیص اور خارش کی ذرہ ہو گی۔ (مسلم)

١٦٦٧ : وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ : كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا نَعْصِيَهٗ فِيْهِ، اَنْ لَّا نَخْمِشَ وَجْهًا وَّلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَّلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَّاَنْ لَّا نَنْشُرَ شَعْرًا، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۶۷: حضرت اُسید بن ابی اسید رحمتہ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے بیان کرتے ہیں۔ ہم سے جو معاہدہ لیا گیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم آپؐ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور چہرے کو نہ نوچیں گی اور ہلاکت کی بددعا نہ کریں گی اور نہ گریبان کو پھاڑیں گی اور نہ ہی بالوں کو بکھیریں گی۔ (ابوداؤد)

عمدہ سند کے ساتھ۔

١٦٦٨ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ : وَاجَبَلَاهُ، وَاسَيِّدَاهُ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"اَللَّهْزُ" : اَلدَّفْعُ بِجَمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ.

١٦٦٨: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس پر رونے والے کھڑے ہوئے کہتے ہیں ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا اس طرح کے بڑے الفاظ تو اس پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو اسی طرح تھا۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

اللَّهْزُ : سینے پر ہاتھوں سے مکہ مارنا

١٦٦٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ : اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٦٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو باتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو لوگوں میں کفر کا سبب ہیں:

(١) نسب میں طعن۔ (٢) میت پر نوحہ۔ (مسلم)

٢٠٤ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعُرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى وَبِالشَّعِيْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، رملیوں اور کنکریاں اور جو پھینک کر منتر کرنے والوں، پرندہ اُڑا کر بدشگونی لینے اور اسی طرح کے دیگر لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت

١٦٧٠ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ - فَقَالَ : "لَيْسُوْا بِشَيْءٍ" فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَقَالُوْا حَقًّا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ، فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

١٦٧٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا آپؐ نے فرمایا ان کی کچھ حقیقت نہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بتاتے ہیں جو سچی نکلتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ سچی بات ہے جسے جن فرشتوں سے اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے“۔ (بخاری ومسلم)

بخاری کی روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے

اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَنْزِلُ فِى الْعَنَانِ" وَهُوَ السَّحَابُ "فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِىَ فِى السَّمَآءِ فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ فَيَسْمَعُهٗ فَيُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ"

اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اُترتے ہیں اور آسمان میں فیصل شدہ بات کا تذکرہ کرتے ہیں شیطان چوری چھپے سن لیتا ہے اور سن کر کاہن کی طرف پہنچا دیتا ہے۔ پس وہ اپنی طرف سے دس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

قَوْلُهٗ "فَيَقُرُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَآءِ وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّآءِ: اَىْ يُلْقِيْهَا "وَالْعَنَانُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

فَیَقُرُّھَا: ی یہ لفظ یاء کی زبر قاف اور راء کے پیش کے ساتھ ہے۔ یعنی وہ اس کا القاء کرتا ہے' اس کو ڈالتا ہے۔

الْعَنَانُ: بادل۔

١٦٧١: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ ﷺ وَرَضِىَ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَىْءٍ فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۷۱: حضرت صفیہ بنت ابی عبید ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عراف (غیبی خبروں کا چینل) اور اس سے کسی چیز کے بارے پوچھ کر اس کی تصدیق کی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ ہوگی۔ (مسلم)

١٦٧٢: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "الْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ الطَّرْقُ: هُوَ الزَّجْرُ: اَىْ زَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ اَنْ يَّتَيَمَّنَ اَوْ يَتَشَآءَمَ بِطَيَرَانِهٖ فَاِنْ طَارَ اِلَى جِهَةِ الْيَمِيْنِ تَيَمَّنَ وَاِنْ طَارَ اِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَمَ- قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْعِيَافَةُ: الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِىُّ فِى الصِّحَاحِ: الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ.

۱۶۷۲: قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "پرندوں کو اڑانا اور بدفالی پکڑنا اور رمل کرنا شیطانی کام ہیں"۔ (ابوداؤد)

عمدہ سند کے ساتھ۔

طَرْقٌ: پرندے کو اڑانا ہے وہ دائیں جانب اڑیں تو اس سے نیک فال لی جائے اور اگر بائیں جانب اڑیں تو اس سے بدفالی پکڑی جائے۔

نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ عَیَافَۃ کا معنی لکیر کھینچنا ہے۔

جوہری نے صحاح میں بیان کیا ہے کہ اَلْجِبْتُ ایسا کلمہ ہے جس کا اطلاق 'بت' 'کاہن' اور جادوگر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ کاہن اور جادوگر ہے۔

١٦٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۶۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ وَمَا زَادَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے تھوڑا سا علم نجوم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا اور اس میں جتنی زیادتی کی اتنا ہی اس نے جادو کو بڑھایا‘‘۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۷۴ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ: "فَلَا تَاْتِهِمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: "ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۷۴: حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام نصیب کیا ہم میں بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم ان کے پاس مت جاؤ‘‘۔ میں نے عرض کیا: ہم میں سے کچھ آدمی بدشگونی، فعال کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ وہ چیز ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ پس یہ چیز ان کو کاموں سے نہ روکے‘‘۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ایک پیغمبر خط کھینچتے تھے۔ جس کا خط ان کے موافق ہو تو وہ وہی خط ہے‘‘۔ (مسلم)

۱۶۷۵ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۷۵: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔
(بخاری مسلم)

۳۰۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

باب: شگون لینے کی ممانعت

فِيْهِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ.

گزشتہ باب میں بیان کی گئی احادیث کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔

۱۶۷۶ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ" قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے۔ فعال البتہ مجھے پسند ہے‘‘۔ صحابہ نے فرمایا: فعال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’اچھی بات‘‘۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۷۷ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا عَدْوٰى

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کوئی مرض متعدی نہیں نہ بدشگونی

وَلا طِيَرَةَ – وَاِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ ' وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ گھر' عورت اور گھوڑے میں ہوتی''۔(بخاری ومسلم)

١٦٧٨ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ " رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۶۷۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے وایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٦٧٩ : وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَحْسَنُهَا الْفَالُ – وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ ' وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ ' وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۶۷۹: عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ان میں سب سے بہتر تو فال یعنی اچھا خیال کرنا ہے اور بد فال کسی مسلمان کو کام سے نہ روکے۔ جب تم میں کوئی ناپسند چیز دیکھے تو اس طرح کہے اے اللہ! آپ ہی بھلائیاں لانے والے ہیں اور آپ ہی برائیاں دفع کرنے والے ہیں اور برائیوں سے پھرنا اور بھلائی کی قوت آپ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے''۔(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

٣٠٦ : بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِيْ بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ دِرْهَمٍ اَوْ دِيْنَارٍ اَوْ مَخَدَّةٍ اَوْ وِسَادَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِيْ حَائِطٍ وَّسَقْفٍ وَّسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَّثَوْبٍ وَّنَحْوِهَا وَالْاَمْرِ بِاِتْلَافِ الصُّوْرَةِ

باب: حیوان کی تصویر قالین' پتھر' کپڑے' درہم' بچھونا' دینار یا تکیے وغیرہ پر حرام ہے
اور
دیوار' چھت' پردے' پگڑی' کپڑے وغیرہ پر تصاویر بنانا حرام ہے۔
ان تمام تصاویر کو مٹانے کا حکم ہے

١٦٨٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ : اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو لوگ یہ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا ان کو زندہ کرو''۔(بخاری ومسلم)

١٦٨١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

قالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْـوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ! وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ! قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ: السِّتْرُ "وَالسَّهْـوَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيْلَ هِيَ: الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے ایک طاقچے (ڈیوڑھی) کو پردہ کے ساتھ، جس پر تصاویر تھیں، ڈھانپا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپؐ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں مشابہت کرنے والے ہیں''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہم نے اس کو کاٹ کر ایک یا دو تکیے بنالئے۔ (متفق علیہ)

اَلْقِرَامُ: قاف کے کسرہ کے ساتھ پردے کو کہتے ہیں۔

سَهْـوَةَ: سین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ، وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

١٦٨٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَالَا رُوْحَ فِيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٨٢: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تمام مصور آگ میں جائیں گے اور اس کی ہر تصویر جو اس نے بنائی اس کے بدلے میں ایک جان دی جائے گی جو اس کو جہنم میں سزا دے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم نے تصویر ضرور بنانی ہو تو درخت اور غیر ذی روح کی بناؤ۔

(بخاری ومسلم)

١٦٨٣: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٨٣: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو اس کو قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ڈال نہیں سکے گا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٨٤: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن مصوروں کو ہوگا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٥ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِىْ! فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٨٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہے کہ جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے لگا ہے پس ان کو چاہئے کہ ایک ذرّہ بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک جو (کا دانہ ہی) بنا کر دکھائیں''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٦ : وَعَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٨٦: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو''۔

(بخاری ومسلم)

١٦٨٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ : اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

"رَاثَ" اَبْطَاَ، وَهُوَ بِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ.

١٦٨٧: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جبرائیل نے آنے کا وعدہ کیا پس انہوں نے دیر کر دی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات گراں گزری۔ پس آپؐ باہر نکلے تو جبرائیل آپؐ کو ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکوہ کیا تو جبرائیل نے فرمایا: ''ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔ (بخاری)

"رَاثَ" : اس نے تاخیر کی۔ یہ لفظ تائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

١٦٨٨ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ سَاعَةٍ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَجَآءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَاْتِهِ قَالَتْ : وَكَانَ بِيَدِهٖ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ : مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ" ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ - فَقَالَ : "مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ؟ فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ بِهٖ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَآءَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَعَدْتَنِىْ

١٦٨٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی ٹائم میں آنے کا وعدہ کیا کہ وہ اس وقت میں آئیں گے لیکن وہ نہ آئے اور وقت آ گیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے یہ فرماتے ہوئے پھینک دیا کہ نہ اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور نہ اس کے رسول۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی کہ کتے کا بچہ آپؐ کی چارپائی کے نیچے تھا اس پر آپؐ نے فرمایا: ''یہ کتا کب داخل ہوا؟'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپؐ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا پس اس کو نکال دیا۔ تو اسی وقت جبرائیلؑ آ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا اور میں آپ کے لئے

فَجَلَسْتُ لَکَ وَلَمْ تَاْتِنِیْ" فَقَالَ: مَنَعَنِیْ الْکَلْبُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتِکَ اَنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے"۔ انہوں نے جواب دیا مجھے اس کتے نے روکے رکھا جو آپ کے گھر میں تھا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (مسلم)

۱۶۸۹: وَعَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ حَیَّانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۸۹: حضرت ابی الہیاج حیان بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو جس تصویر کو دیکھے اس کو مت چھوڑ۔ یہاں تک کہ اس کو مٹا دے اور کسی بلند قبر کو پائے تو اسے برابر کر دے۔

(مسلم)

۳۰۶: بَابُ تَحْرِیْمِ اتِّخَاذِ الْکَلْبِ اِلَّا لِصَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ اَوْ زَرْعٍ

باب: کتا رکھنے کی حرمت مگر شکار، چوپائے اور کھیتی کی حفاظت کے لئے

۱۶۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: "مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ: "قِیْرَاطٌ".

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے کتا پالا سوائے شکار کے لئے یا چوپائیوں کی حفاظت کے لئے تو اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں"۔

(بخاری و مسلم)

۱۶۹۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ، وَّلَا مَاشِیَةٍ، وَّلَا اَرْضٍ، فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ.

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی کتے کو باندھا اس کے عمل میں سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ مگر شکاری یا مویشیوں کی حفاظت والا کتا"۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لئے ہو اور نہ چوپائیوں اور زمین کی حفاظت کے لئے تو اس سے اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

٣٠٧ : بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الدَّوَآبِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں اونٹ وغیرہ جانوروں پر گھنٹی باندھنا مکروہ ہے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ لے جانا بھی مکروہ ہے

١٦٩٢ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٩٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو''۔

(مسلم)

١٦٩٣ : وَعَنْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "الْجَرَسُ مِنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ" رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

١٦٩٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھنٹی شیطان کا باجا ہے''۔ (ابوداؤد) شرط مسلم پر صحیح سند کے ساتھ۔

٣٠٨ : بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيرُ أَوِ النَّاقَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَإِنْ أَكَلَتْ عَلَفًا طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا زَالَتِ الْكَرَاهَةُ

باب: گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی پر سواری مکروہ ہے پس اگر وہ پاک چارا کھانے لگے تو اس کا گوشت ستھرا اور کراہت سے پاک ہے

١٦٩٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا - رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٦٩٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

٣٠٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْأَمْرِ بِإِزَالَتِهِ مِنْهُ إِذَا وُجِدَ فِيهِ، وَالْأَمْرِ بِتَنْزِيهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْأَقْذَارِ

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اس کو دور کرنے کا حکم جب وہ مسجد میں پایا جائے، گندگیوں سے مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم

١٦٩٥ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

١٦٩٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللهِ ﷺ قَالَ : "اَلْبُصَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا اَوْ رَمْلًا وَنَحْوَهُ فَيُوَارِيْهَا تَحْتَ تُرَابِهِ- قَالَ اَبُو الْمَحَاسِنِ الرُّوْيَانِيُّ فِىْ كِتَابِهِ الْبَحْرِ: وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ اَمَّا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا اَوْ مُجَصَّصًا فَدَلَكَهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهِ اَوْ بِغَيْرِهِ كَمَا يَفْعَلُهُ كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْجُهَّالِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ بَلْ زِيَادَةٌ فِى الْخَطِيْئَةِ وَتَكْثِيْرٌ لِلْقَذَرِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّمْسَحَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ اَوْ بِيَدِهِ اَوْ غَيْرِهِ اَوْ يَغْسِلَهُ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

اور مقصد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہے تو مٹی کے نیچے تھوک کو چھپا دیا جائے چنانچہ ابوالمحاسن رویانی نے اپنی کتاب البحر میں ایسے ہی ذکر فرمایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تھوک کے دفن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب مسجد پختہ چونا گچ ہو تو تھوک کے جھاڑو کے ساتھ وہیں مل دیا جائے جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ اسی طرح کرتے ہیں تو یہ دفن کرنا نہیں ہے بلکہ گناہ میں زیادتی ہے اور مسجد کو مزید گندہ کرنا ہے اور جو شخص یہ کام کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اس کو صاف کر ڈالے یا دھو ڈالے۔

١٦٩٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاٰى فِىْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُزَاقًا اَوْ نُخَامَةً ' فَحَكَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٩٦: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار میں رینٹھ یا تھوک یا بلغم دیکھی تو اس کو کھرچ دیا۔ (بخاری ومسلم)

١٦٩٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَىْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِىَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ' وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ ' اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٩٧: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مسجدیں اس پیشاب یا گندگی کے لائق نہیں۔ بے شک وہ اللہ کی یاد کے لئے ہیں اور قرآن کی قراءت کے لئے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (مسلم)

٣١ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِى الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَالْاِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

باب: مسجد میں جھگڑا اور آواز کا بلند کرنا مکروہ ہے اسی طرح گم شدہ چیز کے لئے اعلان کرنا' خرید وفروخت' اجارہ (مزدوری) وغیرہ کے معاملات بھی مکروہ ہیں

١٦٩٨ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ

١٦٩٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ : لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو آدمی کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنیں تو اس کو کہہ دینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ یہ چیز اللہ تجھے نہ لوٹائے یہ مسجد اس لئے نہیں بنی''۔ (مسلم)

١٦٩٩ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا : لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ : وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا عَلَيْكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٦٩٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی کوئی چیز مسجد میں بیچ رہا ہے یا خرید رہا ہے تو یوں کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ جب تم کسی کو دیکھو وہ گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو کہو اللہ تیری گمشدہ چیز کو واپس نہ کرے۔ (ترمذی)

١٧٠٠ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا وَجَدْتَ ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧٠٠: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا اور کہا کہ کون ہے جو مجھے سرخ اونٹ کے بارے میں بتا دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو نہ پائے بے شک مسجدیں تو اسی کام کے لئے بنائی گئیں جس کے لئے بنائی گئیں''۔ (مسلم)

١٧٠١ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ أَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٧٠١: حضرت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ گمشدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس کے اندر (غیر شرعی) شعر پڑھے جائیں۔ (ابوداؤد و ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٧٠٢ : وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : "اِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ فَقَالَا : مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ

١٧٠٢: حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا مجھے کسی شخص نے کنکری ماری۔ میں نے جب نگاہ اٹھائی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ جا کر ان دونوں کو میرے پاس لاؤ میں ان کو آپ کے پاس لے گیا تو آپ نے فرمایا تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں اور اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے ہوتے تو تم دونوں کو ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

اَصْوَاتَكُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

آوازیں بلند کر رہے ہو۔

(بخاری)

٣١١ : بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ اِلَّا لِضُرُوْرَةٍ

باب: لہسن پیاز، گندنا (لہسن نما ترکاری) وغیرہ جس کی بدبو ہو اس کو کھانے کے بعد بدبو زائل کرنے سے قبل مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے مگر کسی خاص ضرورت کی بناء پر

١٧٠٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِی الثُّوْمَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "مَسَاجِدَنَا".

١٧٠٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص یہ درخت یعنی لہسن کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے"۔

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں جمع کا لفظ مَسَاجِدَنَا ہے۔

١٧٠٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٠٤: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اس درخت (لہسن) سے کھایا ہو وہ ہمارے ساتھ ہرگز نماز نہ پڑھے اور نہ وہ ہمارے قریب آئے"۔ (بخاری و مسلم)

١٧٠٥ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا، اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : "مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا يَتَاَذّٰی مِنْهُ بَنُوْا اٰدَمَ".

١٧٠٥: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن پیاز کھایا ہو وہ ہم سے الگ ہو جائے یا ہماری مسجد سے الگ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے ایذاء پہنچتی ہے جس سے اولاد آدم کو ایذاء پہنچتی ہے۔

١٧٠٦ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهِ : ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ : الْبَصَلَ،

١٧٠٦: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی بے شک اے لوگو! تم دو ایسے درخت کھاتے ہو جن کو میں برا خیال کرتا ہوں ان میں سے ایک پیاز اور دوسرا لہسن۔ تحقیق! میں نے

والثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان کی بدبو مسجد میں کسی آدمی سے آپؐ محسوس فرماتے تو آپؐ حکم دیتے کہ اس کو بقیع کی طرف نکلوا دیا جائے۔ پس جو ان دونوں کو کھائے تو پکا کر ان کی بدبو کو زائل کرے۔ (مسلم)

٣١٢ : بَابُ كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ لِاَنَّهٗ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوْتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ انْتِقَاضُ الْوُضُوْءِ!

باب: جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہت کیونکہ اس سے نیند آئے گی اور خطبہ سننے سے محروم رہ جائے گا اور وضو ٹوٹ جانے کا بھی خدشہ ہوگا

١٧٠٧ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٧٠٧: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو گھٹنوں کو سینے کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٣١٣ : بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ عَنْ اَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ

باب: جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو اور عشرہ ذی الحجہ آ جائے تو اسے اپنے بال و ناخن نہ کٹوانے چاہئیں

١٧٠٨ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧٠٨: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ذبیحہ ہو تو وہ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو جائے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی چیز ہرگز نہ کاٹے۔ یہاں تک کہ وہ قربانی کرے''۔ (مسلم)

٣١٤ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَالرَّأْسِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْأَمَانَةِ وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا

باب: مخلوقات کی قسم جیسے پیغمبر، کعبہ، ملائکہ، آسمان، باپ، دادا، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی نعمت اور فلاں فلاں مٹی یا قبر، امانت وغیرہ ممنوع ہے۔ امانت وقبر کی تو ممانعت سب سے بڑھ کر ہے

١٧٠٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ : فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ، أَوْ لِيَسْكُتْ".

١٧٠٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ جس کو بھی قسم اٹھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ جو شخص قسم اٹھانا چاہتا ہو وہ نہ قسم اٹھائے مگر اللہ ہی کی یا خاموش رہے۔

١٧١٠ : وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِيْ، وَلَا بِآبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الطَّوَاغِيْ" جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ الْأَصْنَامُ- وَمِنْهُ الْحَدِيثُ : "هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ : "أَيْ صَنَمُهُمْ وَمَعْبُودُهُمْ - وَرُوِيَ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ- "بِالطَّوَاغِيتِ" جَمْعُ طَاغُوتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ.

١٧١٠: حضرت عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بتوں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی"۔ (مسلم)

الطَّوَاغِيْ جمع طَاغِيَةٍ : بُت اور اسی کے بارے میں حدیث ہے۔ هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ کہ یہ دوس کا بُت اور معبود ہے۔

مسلم کے علاوہ روایت میں طواغیت کا لفظ ہے جس کا واحد طاعوت ہے۔

اس کا معنی شیطان اور بت ہے۔

١٧١١ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٧١١: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں"۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

١٧١٢ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ : "اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ ' فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ' وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۱۷۱۲: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ جھوٹا ہے تو اس طرح ہو گیا جس طرح اس نے کہا۔ اگر وہ سچا ہے تو پھر اسلام کی طرف ہرگز صحیح سالم نہیں لوٹے گا“۔ (ابوداؤد)

١٧١٣ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَا وَالْكَعْبَةِ ' فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ ' فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ "كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيْظِ ' كَمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ".

۱۷۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کعبہ کی قسم! آپ نے اسے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم مت اُٹھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا“۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

بعض علماء نے کفر یا شرک کو تغلیظ (سخت تنبیہ) قرار دیا جیسا کہ دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاء کو شرک فرمایا۔

٣١٥ : بَابُ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا

باب: جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھانے کی شدید ممانعت

١٧١٤ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالَ : ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : "اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ' وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے کسی کے مال پر ناحق قسم اٹھائی وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوں گے“۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے اس کی تصدیق میں کتاب اللہ کی یہ آیت پڑھی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا......﴾ ”بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول خریدتے ہیں......“ (آل عمران)۔ (بخاری و مسلم)

١٧١٥ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ ' وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۱۷۱۵: حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کا حق قسم کے ساتھ مارا پس اللہ نے اس کے لئے آگ کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا“۔ ایک آدمی نے آپ

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صلی اللہ علی وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ معمولی چیز بھی ہو؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خواہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو''۔ (مسلم)

١٧١٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "الْكَبَائِرُ : الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی' کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا''۔

(بخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ : "الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" قَالَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : "الْيَمِينُ الْغَمُوسُ" قَالَ : وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ : "الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ" يَعْنِي بِيَمِينٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ.

اور ان ہی کی ایک روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا''۔ اس نے پوچھا پھر کیا؟ آپؐ نے جواب دیا: ''جھوٹی قسم''۔ اس نے سوال کیا: جھوٹی قسم کیا ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ قسم کہ جو کسی مسلمان کا مال لینے کے لئے اٹھائے''۔ (مسلم) یعنی ایسی قسم جس میں وہ جھوٹا ہو۔

٣١٦ : بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ الْمَحْلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ!

باب: جو آدمی کسی بات پر قسم اُٹھائے پھر دوسری صورت میں اس سے بہتر پائے تو وہ اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یہی مستحب ہے

١٧١٧ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۷: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر دوسری چیز کو اس سے زیادہ بہتر پاؤ تو اس کو کر لو جو کہ بہت بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

(بخاری ومسلم)

١٧١٨ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ عَلَى

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی بات پر قسم اٹھائی پھر دوسری بات کو

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧١٩ : وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٢٠ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ فِي يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "يَلَجَّ" بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ : أَيْ يَتَمَادَى فِيهَا وَلَا يُكَفِّرُ – وَقَوْلُهُ : "آثَمُ" هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ : أَيْ أَكْثَرُ إِثْمًا.

٣١٧ : بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ وَهُوَ مَا يَجْرِي عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِينِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ لَا وَاللّٰهِ، وَبَلَى وَاللّٰهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ،

اس سے زیادہ بہتر پایا تو اسے چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو کہ زیادہ بہتر ہو"۔ (مسلم)

۱۷۱۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسی چیز پر قسم نہ اٹھاؤں گا کہ پھر میں اس سے بہتر پالوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے"۔ (بخاری مسلم)

۱۷۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم پر اڑا رہے تو وہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا"۔ (بخاری و مسلم)

یَلَجّ : لام کے فتح اور جیم کی شد کے ساتھ یعنی وہ اس میں اصرار کرے اور اس کا کفارہ نہ دے۔

اٰثم: گناہ میں زیادہ۔ یہ لفظ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

باب: لغو قسمیں معاف ہیں اور اس پر کوئی کفارہ نہیں
لغو قسم وہ ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو مثلاً
لَا وَاللّٰهِ، بَلٰى وَاللّٰهِ وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا لیکن ان قسموں کے بارے میں وہ مواخذہ فرمائیں گے جو تم مضبوطی سے باندھ لو پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانے درجے کا جو تم کھاتے ہو یا ان کے کپڑے یا گردن کا آزاد کرنا' پس جو شخص نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے

ذلک کَفَّارَةُ اَیمانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَیمانَکُمْ﴾ [المائدۃ:٨٩]

یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں اٹھا لو اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو"۔ (المائدہ)

١٧٢١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ : لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ" فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ : لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ ' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

١٧٢١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آیت: ﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ﴾ "اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا" ایک آدمی کے بارے میں اتری۔ جو بات بات پر لا واللہ بلی واللہ بھی کہتا تھا۔ (بخاری)

٣١٨ : بَابُ کَرَاهَةِ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا

باب: خرید وفروخت میں قسمیں اُٹھانا مکروہ ہے خواہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو

١٧٢٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ ' مَمْحَقَةٌ لِلْکَسْبِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

١٧٢٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "قسم سودے کے لئے تو (اگر چہ) فائدہ مند ہے لیکن کمائی کی برکت کو مٹانے والی ہے"۔ (بخاری و مسلم)

١٧٢٣ : وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ ' فَاِنَّهُ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧٢٣: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے اپنے آپ کو بچاؤ پس سودہ تو زیادہ بکتا ہے لیکن اس سے برکت مٹ جاتی ہے"۔ (مسلم)

٣١٩ : بَابُ کَرَاهَةِ اَنْ یَّسْاَلَ الْاِنْسَانُ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَیْرَ الْجَنَّةِ وَکَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَتَشَفَّعَ بِهٖ

باب: اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مانگنے والے کو مسترد کر دیا جائے

١٧٢٤ : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا یُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ.

١٧٢٤: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا اور کوئی چیز نہ طلب کی جائے"۔ (ابوداؤد)

١٧٢٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ

١٧٢٥: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ کے واسطے سے پناہ طلب

فَاعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَالَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ بِهٖ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَيْنِ.

٣٢٠ : بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهُ لِلسُّلْطَانِ لِاَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَلَا يُوْصَفُ بِذٰلِكَ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

١٧٢٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَلِكُ الْاَمْلَاكِ مِثْلُ شَاهَنْشَاهِ.

٣٢١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَّنَحْوِهٖ

١٧٢٧ : عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

٣٢٢ : بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰى!

١٧٢٨ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ

کرے اس کو پناہ دے دو۔ جو اللہ کا نام لے کر سوال کرے اس کو دو اور جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کا بدلہ دو اگر تم میں اس کا بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو اس کے لئے دعا کرو۔ یہاں تک کہ یقین کر لو اس کا بدلہ تم نے ادا کر لیا''۔ (ابوداؤد اور نسائی)

صحیحین کی سندوں کے ساتھ۔

باب: کسی سلطان کو شہنشاہ کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا معنی بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور غیر اللہ میں یہ وصف نہیں پایا جاتا

۱۷۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ ذلیل ترین نام اللہ کے ہاں اس شخص کا ہے جس کا نام بادشاہوں کا بادشاہ (یعنی شہنشاہ) رکھا جائے''۔ (بخاری و مسلم) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مَلِکُ الْاَمْلَاکِ شہنشاہ کی طرح ہے۔

باب: کسی فاسق و بدعتی کو سیّد وغیرہ کے معزز القاب سے مخاطب کرنا ممنوع ہے

۱۷۲۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کو سید مت کہو اگر وہ شخص سردار ہوا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا''۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

باب: بخار کو گالی دینے کی کراہت

۱۷۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیّب کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا: ''اے ام

الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : "مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ - أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟" قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا ! فَقَالَ : "لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"تُزَفْزِفِينَ" أَيْ تَتَحَرَّكِينَ حَرَكَةً سَرِيعَةً وَمَعْنَاهُ : تَرْتَعِدُ وَهُوَ بِضَمِّ التَّاءِ وَبِالزَّايِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ، وَرُوِيَ أَيْضًا بِالرَّاءِ وَالْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ.

سائب تمہیں کیا ہوایا اے ام مسیب تمہیں کیا ہوا تم کانپ رہی ہو؟" انہوں نے عرض کیا بخار ہے' اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "تو بخار کو گالی مت دے اس لئے کہ یہ اولاد آدم کی غلطیاں اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے"۔ (مسلم)

تُزَفْزِفِينَ: تو تیزی کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ یہ لفظ تاء کے پیش زائے مکرر اور فائے مکرر کے ساتھ ہے۔ اور رائے مکرر اور دو قاف کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔

۲۳۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا

باب: ہوا کو گالی دینے کی ممانعت اور اس کے چلنے کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

۱۷۲۹ : عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۹: حضرت ابومنذر ابي بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "تم ہوا کو گالیاں مت دو جب تم وہ چیز دیکھو جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی آندھی وغیرہ) تو اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ ...... "اے اللہ ہم آپ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے لئے اس کو حکم دیا گیا ہے اور اس ہوا کے شر سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اور جو کچھ اس میں شر ہے۔ اس سے پناہ مانگتے ہیں جس کے لئے اس کا حکم ہوا اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں"۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۰ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "ہوا اللہ کی رحمت ہے یہ رحمت لاتی اور عذاب کو دُور کرتی ہے۔ جب تم اس کو دیکھو تو اس کو گالی مت دو اور اللہ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے پناہ مانگو"۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

قَوْلُهُ ﷺ : "مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ" هُوَ بِفَتْحِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ" راء کے فتح کے

الرَّآء : اى رحمته بعباده.

ساتھ ہے یعنی اللہ کی رحمت جو اس کے بندوں پر ہے۔

۱۷۳۱ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا مَا اُرْسِلَتْ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہوا چلتی تو فرماتے: ''اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے''۔ (مسلم)

۳۲۴ : بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ

باب: مرغے کو گالی دینے کی کراہت

۱۷۳۲ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۷۳۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مرغے کو گالی مت دو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے''۔ (ابوداؤد)
سند صحیح کے ساتھ۔

۳۲۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الْاِنْسَانِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

باب: یہ کہنا ممنوع ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی

۱۷۳۳ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِيْ اِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟" قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ - قَالَ : قَالَ : اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ ' فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ ' وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالسَّمَآءُ هُنَا : الْمَطَرُ.

۱۷۳۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ اس رات بارش ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے چہرہ پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟'' انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے میرے ساتھ ایمان کی حالت میں اور کچھ نے کفر کی حالت میں صبح کی ہے۔ جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر ستاروں کی فلاں قسم سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔

اَلسَّمَآءُ : بارش۔

٣٣٦ : بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ

١٧٣٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ، فَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٣٥ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"حَارَ" : رَجَعَ.

٣٣٧ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ بَذَاءِ اللِّسَانِ!

١٧٣٦ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٧٣٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

باب: کسی مسلمان کو اے کافر کہنا حرام ہے

۱۷۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو اس کلمے کو ان دونوں میں سے ایک لے کر لوٹتا ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے وگرنہ کفر کا کلمہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے''۔ (بخاری اور مسلم)

۱۷۳۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارا یا عدو اللہ کہا اور وہ اس طرح نہیں تھا تو وہ کلمہ اس پر لوٹ آئے گا''۔ (بخاری اور مسلم)

حَارَ: معنی لوٹا۔

باب: فحش و بدکلامی کی ممانعت

۱۷۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن نہ طعنہ دینے والا' نہ لعنت کرنے والا' نہ بدگوئی کرنے والا اور نہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فحش گوئی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو عیب دار کرتی اور حیا جس چیز میں ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۳۲۸ : بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ وَالتَّشَدُّقِ فِيهِ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ وَدَقَائِقِ الْإِعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِّ وَنَحْوِهِمْ

۱۷۳۸ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ : اَلْمُبَالِغُوْنَ فِي الْأُمُوْرِ.

۱۷۳۹ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۴۰ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ ، وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا ، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ ، وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ ، وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ — وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِيْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ.

باب: گفتگو میں بناوٹ کرنا اور باچھیں کھولنا' قدرتِ کلام ظاہر کرنے کے لئے تکلف کرنا اور غیر مانوس الفاظ اور اعراب کی باریکیوں وغیرہ سے عوام کو مخاطب کرنے کی کراہت

۱۷۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا: ''معاملات میں مبالغہ کرنے والے ہلاک ہو گئے'' یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

مُتَنَطِّعُوْنَ : معاملات میں مبالغہ کرنا۔

۱۷۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو برا جانتے ہیں جو بلاغت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح متحرک کرتا ہے جس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے'' (یعنی تصنع اختیار کرتے ہیں)۔ (ابوداؤد)

ترمذی حدیث حسن۔

۱۷۴۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب مجلس والے وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں اور تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو باچھیں کھول کر باتیں کرنے والے' تکلف سے باتیں کرنے والے اور منہ بھر کر باتیں کرنے والے ہیں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔ اس کی تشریح کے باب حسن خلق میں گزر چکی ہے۔

۳۲۹ : بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِه خَبُثَتْ نَفْسِیْ

۱۷۴۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَآءُ : مَعْنٰى خَبُثَتْ غَثِيَتْ ، وَهُوَ مَعْنٰى "لَقِسَتْ" وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ.

باب: میرا نفس خبیث ہوا کہنے کی کراہت

۱۷۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ لفظ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوگیا ہے بلکہ یوں کہے میرا نفس غافل ہوگیا ہے۔ (بخاری و مسلم) علماء نے فرمایا کہ ''خبثت'' کا معنی یہ ہے کہ نفس کا سکون غارت ہوگیا ہے اور یہی معنی ''لقست'' کا ہے لیکن صرف خباثت کے لفظ کو ناپسندیدہ سمجھا ہے۔

۳۳۰ : بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

۱۷۴۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ - وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ" - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "يَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

۱۷۴۳ : وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا : الْعِنَبُ ، وَالْحَبَلَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْحَبَلَةُ" بِفَتْحِ الْحَآءِ وَالْبَآءِ وَيُقَالُ اَيْضًا بِاِسْكَانِ الْبَآءِ.

باب: انگور کو کرم کہنے کی کراہت

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انگور کو کرم نہ کہو' کرم تو مسلمان ہے''۔ (بخاری و مسلم)

یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ کرم مؤمن کا دل ہے۔

دونوں کی روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں الکرم : بے شک وہ تو مؤمن کا دل ہے۔

۱۷۴۳: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کرم مت کہو بلکہ انگور کو العنب اور حبل کہہ کر پکارا کرو''۔ (مسلم)

الحَبَلَة: انگور کی بیل

٣٣١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ وَصْفِ مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ لِرَجُلٍ اِلَّا اَنْ يُحْتَاجَ اِلٰى ذٰلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهٖ

باب: کسی آدمی کو کسی عورت کے اوصاف غرضِ شرعی کے علاوہ بیان کرنے کی ممانعت ہے غرضِ شرعی نکاح وغیرہ ہے

١٧٤٤ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت دوسری عورت کے متعلق اپنے خاوند کو اس کے اوصاف اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

٣٣٢ : بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

باب: انسان کو یہ کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تُو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے بلکہ کہے ضرور بخش دے

١٧٤٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ' لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ" — وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ.

۱۷۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ہرگز اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ سوال پختہ یقین کے ساتھ کرے اس لئے کہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ اور پوری رغبت کے ساتھ طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا دے دینا کچھ بڑی چیز نہیں ہے۔

١٧٤٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ : اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پختہ یقین سے سوال کرے اور یہ ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

٣٣٣ : بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ!

باب: جو اللہ اور فلاں چاہے کہنے کی کراہت

١٧٤٧ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۷۴۷: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے

عنہ عن النبی ﷺ قال : "لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان، ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان" رواہ ابو داود باسناد صحیح۔

روایت کرتے ہیں: ''اس طرح مت کہہ کہ جو اللہ اور فلاں چاہے بلکہ اس طرح کہہ کہ جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے'' ۔(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۳۳۵ : بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کی ممانعت

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيثُ الَّذِي يَكُونُ مُبَاحًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَآءٌ، فَأَمَّا الْحَدِيثُ الْمُحَرَّمُ أَوِ الْمَكْرُوهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ أَشَدُّ تَحْرِيمًا وَكَرَاهَةً - وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ، وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيهِ وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلَى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ.

مراد اس سے وہ بات چیت ہے جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں درست ہو اور اس کا کرنا اور چھوڑنا برابر ہو۔ رہی ناجائز یا مکروہ بات تو وہ دوسرے وقت میں تو ناجائز ہے ہی اس وقت اس کی حرمت اور ناپسندیدگی مزید بڑھ جائے گی۔ رہی بھلائی کی باتیں جیسے علمی مذاکرات، نیک لوگوں کی حکایتیں، اہل اخلاق کی باتیں، مہمان کے ساتھ گفتگو، ضرورت مند کے ساتھ بات چیت وغیرہ تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے۔ اسی طرح عذر کی وجہ سے کوئی کراہت نہیں ہے یا عارضے کی وجہ سے کوئی بات، اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔

بہت ساری احادیث میں یہ باتیں ثابت ہیں۔

۱۷۴۸ : عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۴۹ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : "أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدٌ" مُتَّفَقٌ

۱۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا: ''بے شک سو سال کے آخر میں ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں رہے گا جو اس وقت زمین پر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۵۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھُمُ انْتَظَرُوا النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ قَرِیْبًا مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی بِھِمْ یَعْنِی الْعِشَاءَ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: "اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا، وَاَنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۷۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا آدھا حصہ گزرنے کے بعد تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا جس میں فرمایا: ''خبردار! بے شک کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پھر وہ سو گئے اور تم اس وقت سے نماز ہی کے اندر ہو جب سے تم انتظار کر رہے ہو''۔ (بخاری)

۳۳۶ : بَابُ تَحْرِیْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَۃِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِھَا اِذَا دَعَاھَا وَلَمْ یَکُنْ لَّھَا عُذْرٌ شَرْعِیٌّ

باب: جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلائے تو عذرِ شرعی کے بغیر اُس کے نہ جانے کی حرمت

۱۷۵۱ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْھَا لَعَنَتْھَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی تَرْجِعَ۔

۱۷۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے پس خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں''۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے خاوند کے بستر پر لوٹنے تک کے الفاظ ہیں۔

۳۳۷ : بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ الْمَرْاَۃِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُھَا حَاضِرٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

باب: عورت کو خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا حرام ہے

۱۷۵۲ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: "لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ، وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی روزہ رکھے) نہ ہی اس کے لئے اجازت ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے''۔ (بخاری ومسلم)

۳۳۸ : بَابُ تَحْرِیْمِ رَفْعِ الْمَاْمُوْمِ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب: امام سے قبل مقتدی کو اپنا سر سجدہ یا رکوع سے اٹھانے کی حرمت

۱۷۵۳ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ

۱۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کیا وہ نہیں ڈرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ

رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس کی شکل کو گدھے کی شکل بنادے''۔
(بخاری ومسلم)

٣٣٩ : بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی حرمت

١٧٥٤ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٥٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

٣٤٠ : بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتُوْقُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

باب: کھانے کی دِل میں خواہش ہوتو کھانا آ جانے اور پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز کی کراہت

١٧٥٥ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧٥٥: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: '' کھانے کی موجودگی میں نماز درست نہیں اور نہ اس وقت جب کہ پیشاب و پاخانے کی شدید حاجت ہو''۔ (مسلم)

٣٤١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنے کی ممانعت

١٧٥٦ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ لَيْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٧٥٦: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو اپنی نماز میں اپنی آنکھیں (نگاہیں) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کا لہجہ سخت کرلیا یہاں تک کہ فرمایا ''وہ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی''۔ (بخاری)

٣٤٢ : بَابُ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ!

باب: نماز میں بلاعذر متوجہ ہونے کی کراہت

١٧٥٧ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :

١٧٥٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ : "هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''جھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک کر لے لیتا ہے''۔ (بخاری)

١٧٥٨ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٧٥٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ کرنے سے بچاؤ۔ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ ہلاکت ہے۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو نفل میں اجازت ہے فرض میں نہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٣ : بَابُ النَّهْیِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَی الْقُبُوْرِ

باب: قبور کی طرف نماز کی ممانعت

١٧٥٩ : عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧٥٩: حضرت ابو مرثد کناز بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم)

٣٤٤ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت

١٧٦٠ : عَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ" قَالَ الرَّاوِیْ : لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا ، اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٦٠: حضرت ابو جہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن) تک کھڑا ہونا زیادہ بہتر سمجھے اس بات سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۵: بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَأْمُوْمِ فِىْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِىْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرِهَا

باب: جب مؤذن نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لئے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں

۱۷۶۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے جائز نہیں''۔ (مسلم)

۲۴۶: بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيْصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ اَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلٰوةٍ

باب: جمعہ کے دن کو روزے کے لئے اور اس کی رات کو قیام کے لئے خاص کرنے کی کراہت

۱۷۶۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِىْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جمعہ کی رات کو راتوں میں سے قیام کے لئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں جمعہ کے دن کو روزوں کیلئے خاص کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ان دنوں میں آ جائے جس میں تم میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے''۔ (مسلم)

۱۷۶۳: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا: ''ہرگز کوئی آدمی تم میں سے جمعہ کے دن (خاص کر کے) روزہ نہ رکھے مگر ایک دن پہلے یا ایک بعد کا اس کے ساتھ ملا لے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَهَى النَّبِىُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۶۴: محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۵: وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِىَ صَائِمَةٌ قَالَ: "اَصُمْتِ اَمْسِ؟" قَالَتْ لَا قَالَ: "تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِىْ غَدًا؟" قَالَتْ: لَا - قَالَ:

۱۷۶۵: حضرت ام المومنین جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ جمعہ کا دن تھا اور میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا؟ تو ام المومنین نے جواب دیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کل آئندہ تم روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ام المومنین نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے

"فافطِرىٰ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

فرمایا: ''روزہ افطار کرلو''۔ (بخاری)

٣٤٧ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْوِصَالِ فِى الصَّوْمِ وَهُوَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَا يَاْكُلَ وَلَا يَشْرَبَ بَيْنَهُمَا

باب: روزے میں وصال کی حرمت' اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے پیے

١٧٦٦ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (مسلسل) کے روزے سے ممانعت فرمائی۔ (بخاری ومسلم)

١٧٦٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ' قَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: "اِنِّىْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ' اِنِّىْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ.

۱۷۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تم جیسا نہیں۔ بے شک مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے''۔ بخاری و مسلم۔ بخاری کے لفظ ہیں۔

٣٤٨ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْجُلُوْسِ عَلٰى قَبْرٍ

باب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت

١٧٦٨ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کا اثر اس کے چمڑے تک پہنچ جائے یہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے''۔ (مسلم)

٣٤٩ : بَابُ النَّهْىِ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَآءِ عَلَيْهِ

باب: قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان پر تعمیر کرنے کی ممانعت

١٧٦٩ : عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ' وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

۲۵۰: بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ إِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ

۱۷۷۰: عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۱: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: "إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: "فَقَدْ كَفَرَ".

باب: غلام کے اپنے آقا سے بھاگ جانے میں شدت حرمت

۱۷۷۰: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام بھاگ گیا اس سے اسلام کی ذمہ داری ختم ہوگئی''۔ (مسلم)

۱۷۷۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی'' ایک روایت میں ہے کہ ''اس نے گویا کفر کیا''۔

۲۵۱: بَابُ تَحْرِيمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [النور: ۲]

۱۷۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالَى؟" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِي

باب: حدود میں سفارش کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا مرد اور زانیہ دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں اللہ کی اس حد کے نافذ کرنے میں ان کے متعلق نرمی نہیں آنی چاہئے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو''۔ (النور)

۱۷۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی بڑا اہم معلوم ہوا تو انہوں نے آپس میں کہا اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کون کلام کرے؟ دوسروں نے کہا کوئی بھی اس کی جرأت سوائے اسامہ بن زید کے نہیں کرے گا۔ جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں چنانچہ اسامہ نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے؟'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا: ''بے شک تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑے رتبے والا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم ہے اگر (میری بیٹی) فاطمہ بنت محمد ﷺ چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا''۔ (بخاری ومسلم) ایک روایت میں ہے

روايةٍ: "فتلوّن وجهُ رسولِ اللهِ ﷺ"

فقال: "أتشفعُ في حدٍّ من حدودِ اللهِ!" فقال أسامةُ استغفرْ لي يا رسولَ اللهِ - قال ثمَّ أمر بتلكَ المرأةِ فقطعتْ يدُها.

حضورؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پھر آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم اے اسامہ! اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟'' اسامہ نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمایئے۔ پھر اس عورت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

٣٢٥ : بابُ النَّهي عن التَّغوُّطِ في طريقِ النَّاسِ وظلِّهم ومواردِ الماءِ ونحوِها

باب: لوگوں کے راستے اور سائے اور پانی وغیرہ کے مقامات پر پاخانہ کرنے کی ممانعت

قال اللهُ تعالى: ﴿والَّذين يؤذون المؤمنين والمؤمناتِ بغيرِ ما اكتسبوا فقدِ احتملوا بهتانًا وإثمًا مبينًا﴾ [الاحزاب:٨٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو کہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے ایذاء پہنچاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کو اٹھایا''۔ (الاحزاب)

١٧٧٣ : وعن أبي هريرةَ رضي اللهُ عنهُ قال: "اتَّقوا اللَّاعِنَيْنِ" قالوا: "وما اللَّاعنانِ؟ قال: "الَّذي يتخلَّى في طريقِ النَّاسِ أو ظلِّهم" رواهُ مسلمٌ.

۱۷۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں جو لعنت کا سبب ہیں ان سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''ایک راستے میں پاخانہ کرنا' دوسرا سایہ میں پاخانہ کرنا''۔ (مسلم)

٣٥٣ : بابُ النَّهي عن البولِ ونحوِهِ في الماءِ الرَّاكدِ

باب: کھڑے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت

١٧٧٤ : عن جابرٍ رضي اللهُ عنهُ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ: نهى أن يُبالَ في الماءِ الرَّاكدِ رواهُ مسلمٌ.

۱۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

٣٥٤ : بابُ كراهةِ تفضيلِ الوالدِ بعضَ أولادِهِ على بعضٍ في الهبةِ

باب: والد کو اپنی اولاد کے سلسلہ میں ہبہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینے کی کراہت

١٧٧٥ : عن النُّعمانِ بنِ بشيرٍ رضي اللهُ عنهما أنَّ أباهُ أتى بهِ رسولَ اللهِ ﷺ فقال إنِّي نحلتُ ابني هذا غلامًا كان لي، فقال رسولُ اللهِ ﷺ: أكلَّ ولدِكَ نحلتَهُ مثلَ

۱۷۷۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام عطیہ دیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سارے بیٹوں کو اس جیسا عطیہ دیا؟'' تو

هذا؟" فقال: لا، فقال رسول الله ﷺ: "فارجعه" وفي رواية فقال رسول الله ﷺ "أفعلت هذا بولدك كلهم؟" قال: لا۔ قال: "اتقوا الله واعدلوا في أولادكم" فرجع أبي فرد تلك الصدقة – وفي رواية فقال رسول الله ﷺ: "يا بشير ألك ولد سوى هذا؟" فقال: نعم، قال: "أكلهم وهبت له مثل هذا؟" قال: لا، قال "فلا تشهدني إذا فإني لا أشهد على جور" وفي رواية: لا تشهدني على جور" وفي رواية: "أشهد على هذا غيري!" ثم قال: "أيسرك أن يكونوا إليك في البر سواء؟" قال بلى، قال: "فلا إذا" متفق عليه

انہوں نے کہا نہیں ۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے واپس لے لو'' اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے ایسا سارے لڑکوں کے ساتھ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا نہیں ۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو''۔ میرے والد لوٹ آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بشیر کیا تیرے اس کے سوا اور لڑکے بھی ہیں؟'' انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا سب کو تو نے اس جیسا غلام دیا؟'' انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''پھر مجھے گواہ مت بناؤ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ میرے علاوہ اور کسی کو گواہ بناؤ''۔ پھر فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے ساتھ احسان میں سب برابر ہوں؟'' انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''پھر ایسا مت کرو''۔

(بخاری و مسلم)

٢٥٥: باب تحريم إحداد المرأة على ميت فوق ثلاثة أيام إلا على زوجها أربعة أشهر وعشرة أيام

باب: کسی میت پر تین دن سے زیادہ عورت سوگ نہیں کرسکتی البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے

١٧٧٦: عن زينب بنت أبي سلمة رضي الله عنهما قالت: دخلت على أم حبيبة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ حين توفي أبوها أبو سفيان بن حرب رضي الله عنه فدعت بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره، فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها، ثم قالت: والله ما لي بالطيب من حاجة، غير أني سمعت رسول الله ﷺ يقول على المنبر: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم

۱۷۷۶: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ابو سفیان بن حرب کی وفات ہوئی تو انہوں نے ایک خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور خوشبو کی زردی تھی اور اس میں سے کچھ ایک لونڈی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر مل لی پھر کہا: ''اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے

الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" قَالَتْ زَيْنَبُ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ : اَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ : "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور دس دن"۔ پھر میں زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی جبکہ ان کے بھائی نے وفات پائی تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور پھر اس میں سے کچھ لگائی پھر کہا: "خبردار! اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس بات کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے"۔

(بخاری و مسلم)

٣٥٦ : بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اَوْ يَرُدَّ

باب: شہری کا دیہاتی کے لئے خریداری کرنا، قافلوں کو آگے جا کر ملنا اور مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت

مگر یہ کہ وہ اجازت دے یا رد کرے

١٧٧٧ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ: "کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے خواہ اس کا وہ حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔ (بخاری و مسلم)

١٧٧٨ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تجارتی قافلے کے سامان کو آگے جا کر مت ملو یہاں تک کہ اس کو اتار کر بازاروں میں لایا جائے"۔ (بخاری و مسلم)

١٧٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ" فَقَالَ لَهٗ طَاوُسٌ : مَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ : "لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم تجارتی قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے"۔ طاؤس نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا "سودا نہ کرنے کا مطلب کیا ہے؟" انہوں نے فرمایا کہ "وہ اس کا دلال نہ بنے"۔ (بخاری و مسلم)

١٧٨٠ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِيْ اِنَائِهَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ، وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ، وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٨١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٧٨٢ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٥٧ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا

١٧٨٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ

اللہ ﷺ نے منع فرمایا ”کوئی دیہاتی کسی شہری کے لئے سودا کرے دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے سے‘ اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنے سے‘ اور منگنی پر منگنی کا پیغام دینے سے‘ عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنے سے تاکہ جو اس کے برتن میں ہے وہ اپنے برتن میں پلٹ لے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے قافلے کو آگے جا کر ملنے‘ شہری کو دیہاتی کے لئے خریدنے‘ عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط لگانے‘ آدمی کو اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے‘ دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے اور کئی دن کا دودھ جمع کر کے فروخت سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے دوسرے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے“۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۷۸۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن مومن کا بھائی ہے کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ یہ حلال ہے کہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے مگر یہ کہ وہ چھوڑ دے“۔ (مسلم)

باب: شریعت نے جن مقامات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ان کے علاوہ مقامات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

۱۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق تین باتوں کو پسند اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جن تین باتوں کو وہ تمہارے متعلق پسند کرتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) تم اسی ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی

شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ.

چیز کے شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۲) تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے مل کر تھامے رکھو اور (۳) اختلاف و تفرقہ نہ ڈالو اور وہ تین ناپسندیدہ باتیں یہ ہیں: (۱) بے سود بحث و تکرار (۲) کثرت سے سوال کرنا (۳) مال کو بے فائدہ ضائع کرنا۔ (مسلم) اس کی شرح پہلے گزری۔

۱۷۸۴ : وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ: اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيلَ وَقَالَ: وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ شَرْحُهُ.

۱۷۸۴: حضرت وراد، جو مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے، روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط میں لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے آخر میں فرمایا کرتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ...... ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اس کی ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے اے اللہ جو آپ دیں اس کا روکنے والا کوئی نہیں اور جو آپ روک دیں اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی مرتبے والے کو اس کا مرتبہ تیرے مقابلے میں کام نہیں دے سکتا'' اور یہ بھی لکھا کہ ''رسول اللہ ﷺ قیل وقال، کثرتِ سوال، ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے''۔ (بخاری و مسلم) تشریح گزر چکی۔

۳۵۸ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ إِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَ جَادًّا أَوْ مَازِحًا وَالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولًا

باب: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت خواہ مزاحاً ہو یا قصداً

اور

ننگی تلوار لہرانے کی ممانعت

۱۷۸۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يُشِرْ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص دوسرے مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوا دے جس سے وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے''۔ (بخاری و مسلم)

"وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو

الْقَاسِمِ ﷺ : "مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَنْزِعَ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ"

قَوْلُهُ ﷺ : "يَنْزِعَ" ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ ، وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضًا يَرْمِيْ وَيُفْسِدُ وَاَصْلُ النَّزْعِ : الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ.

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کیا بے شک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ خواہ اس کا وہ ماں باپ سے حقیقی بھائی ہو''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول يَنْزِعَ اور کو عین مہملہ زاء مکسورہ نیز يَنْزَغُ غین معجمہ اس کے فتحہ کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے معنی دونوں کا قریب قریب ہے، عین مہملہ کی شکل میں معنی یہ ہے کہ وہ پھینکتا ہے اور غین معجمہ کی شکل میں پھینکنے اور فساد کرنے کا معنی ہے جب کہ ''نَزْغ'' کا اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

١٧٨٦ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تلوار سانتی ہوئی (ننگی) پکڑائی جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٣٥٩ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ

باب: مسجد سے اذان کے بعد بغیر فرضی نماز ادا کئے نکلنے کی کراہت مگر عذر کی وجہ سے جائز ہے

١٧٨٧ : عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸۷: حضرت ابی شعثاء کہتے ہیں کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی۔ مسجد سے ایک آدمی اٹھ کر چلنے لگا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ نے اس کو دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

٣٦٠ : بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ!

باب: بلا عذر ریحان (خوشبو) کو مسترد کرنے کی کراہت

١٧٨٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۷۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرِّيْحِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو ریحان پیش کی جائے پس وہ اس کو واپس نہ کرے وہ ہلکی پھلکی چیز ہے' عمدہ خوشبو والی ہے''۔ (مسلم)

١٧٨٩ : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہ فرماتے تھے۔ (بخاری)

٣٦١ : بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيْفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ اِعْجَابٍ وَّنَحْوِهِ، وَجَوَازِهِ لِمَنْ اُمِنَ ذٰلِكَ فِيْ حَقِّهِ!

باب: مُنہ پر تعریف کرنا اُس کے لئے مکروہ ہے جس کے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو جس سے خود پسندی کا خطرہ نہ ہو اس کے حق میں جائز ہے

١٧٩٠ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ : "اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْاِطْرَآءُ" الْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ.

۱۷۹۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ایک آدمی کی تعریف کر رہا ہے اور تعریف میں مبالغہ آمیزی سے کام لے رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا'' یا ''تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی''۔ (بخاری و مسلم)

اَلْاِطْرَآءُ : تعریف میں مبالغہ۔

١٧٩١ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ" يَقُوْلُهُ مِرَارًا "اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ : اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكّٰى عَلَى اللّٰهِ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۱: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کیا گیا پس ایک آدمی نے اس کی اچھی تعریف کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپؐ نے اس کو کئی مرتبہ فرمایا اگر تم نے ہر صورت میں تعریف کرنی ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ میرا گمان ہے کہ وہ ایسا ہے اگر وہ اس کو ایسا سمجھتا ہو۔ اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے اور اللہ کے سامنے کوئی آدمی پاک بازی کا دعویٰ مت کرے۔ (بخاری و مسلم)

١٧٩٢ : وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

۱۷۹۲: حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ' مقداد رضی اللہ

الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ: فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِي النَّهْيِ، وَجَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ - قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُقَالَ: اِنْ كَانَ الْمَمْدُوْحُ عِنْدَهُ كَمَالُ اِيْمَانٍ وَيَقِيْنٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتَتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوْهٍ، وَاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ كُرِهَ مَدْحُهُ فِيْ وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ - وَمِمَّا جَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهُ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ": اَيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا - وَفِي الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ: "لَسْتَ مِنْهُمْ": اَيْ لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "مَا رَاٰكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ" وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِّنْ اَطْرَافِهَا فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ.

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصداً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہو گیا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔

یہ احادیث تو ممانعت کی ہیں اور بہت ساری صحیح احادیث اس کے جواز کی بھی ہیں علماء نے ان احادیث کو اس طرح جمع کیا کہ اگر ممدوح شخص ایمان و یقین میں کامل ہو اور ریاضت نفس اور پوری معرفت بھی اس کو حاصل ہے وہ تعریف سے فتنے میں مبتلا نہ ہو اور وہ دھوکے میں پڑے اور نہ ہی اس کا نفس اس کے ساتھ کھیلے تو اس وقت تعریف منہ پر نہ حرام ہے نہ مکروہ اور اگر ان مذکورہ چیزوں میں کسی کا خطرہ ہو تو پھر سامنے تعریف کرنا منع ہے اور اس تفصیل پر احادیث مختلف جمع ہو جائیں گی۔ جواز کے بارے میں جو روایات ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد جو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ "مجھے اُمید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو جنت کے سب دروازوں میں سے پکارا جائے گا"۔ اور دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا "تو ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کی وجہ سے چادر ٹخنوں کے نیچے لٹکاتے ہیں"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر اور راستے اختیار کرتا ہے"۔

اس باب میں اباحت کے جواز کی بہت ساری روایات جن میں سے کچھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر کی ہیں۔

۳۶۲ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ وَّقَعَ فِيهَا الْوَبَآءُ فِرَارًا مِّنْهُ وَ كَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكُّكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ [النساء:٧٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة:١٩٥]

١٧٩٣ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ - فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَالَ لِيْ عُمَرُ : اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا - فَقَالَ بَعْضُهُمْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ - فَقَالَ : ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ - ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ : ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ - ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ

باب: اس شہر سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلنے (کی کراہت) جہاں وباء واقع ہو جائے اور جہاں پہلے وباء ہو وہاں آنے کی کراہت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پا لے گی۔ خواہ تم مضبوط قلعہ میں ہو''۔(النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔(البقرۃ)

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب جب شام کی طرف تشریف لے گئے جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو لشکروں کے امراء' ابوعبیدہ اور ان کے اصحاب ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین اوّلین کو بلاؤ میں نے ان کو بلایا تو آپ نے ان سے مشورہ کیا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے پس انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اس کام سے رجوع کریں۔ دوسروں نے کہا آپ کے پاس بقیہ لوگ اور اصحاب رسول ﷺ ہیں ہم نہیں خیال کرتے کہ آپ ان سے آگے بڑھ کر اس وباء میں جائیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلاؤ پس میں نے ان کو بلایا اور آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اس طرح اختلاف کیا جیسا کہ انہوں نے کیا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے پاس قریش کے بوڑھے لوگوں میں سے بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کی۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف کیا بلکہ سب نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ لوٹ جائیں اور اس وباء کی طرف آگے نہ بڑھیں۔ ☜ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

فَقَالُوْا : نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰی هٰذَا الْوَبَآءِ ، فَنَادٰی عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ : اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰی ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰهِ ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْاُخْرٰی جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ : فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ ، فَقَالَ : اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ" فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْعُدْوَةُ : جَانِبُ الْوَادِيْ.

١٧٩٤ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ ہم صبح واپسی کے لئے سوار ہوں گے تم بھی تیاری کر لو۔ اس پر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کہ یہ بات اے ابوعبیدہ تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اختلاف ناپسند کرتے تھے)۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں تم یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایسی وادی میں اتریں کہ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز اور دوسرا قحط زدہ۔ کیا ایسا نہیں کہ اگر آپ اونٹوں کو سرسبز حصے میں چرائیں گے تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے اور اگر آپ قحط زدہ حصہ میں جائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے غائب تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن عوف ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتے ہیں (یعنی شاید انہیں علم ہو) انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تم کسی زمین کے بارے میں وباء کا سن لو تو وہاں مت جاؤ اور اگر وباء ایسے علاقے میں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے راہِ فرار اختیار نہ کرو۔ پس عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ کی تعریف کی کہ (ان کی رائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مشابہ نکلی) اور آپ وہیں سے لوٹ آئے۔ (بخاری و مسلم)

اَلْعُدْوَةُ : وادی کا کنارہ۔

١٧٩٤: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم کسی زمین میں وبا پھیلنے کا سنو تو اس میں مت داخل ہو اور جب ایسی زمین میں واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے مت نکلو“۔

(بخاری و مسلم)

٣٦٣ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَحْرِيْمِ السِّحْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ [البقرة:٢: ١٠٢] الاية.

١٧٩٥ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ : اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّىْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: جادو کی حرمت میں شدت (سختی) کا بیان

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے''۔ (البقرۃ)

۱۷۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' کسی کی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے البتہ حق کے ساتھ جائز ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے بھاگنا اور بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا''۔ (بخاری ومسلم)

٣٦٤ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِاَيْدِى الْعَدُوِّ

١٧٩٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: قرآن مجید کو کفار کے علاقوں کی طرف لے کر سفر کرنے کی ممانعت جبکہ قرآن مجید کا دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے منع فرمایا کہ قرآن ساتھ لے کر (اگر بے حرمتی کا خطرہ ہو تو) دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

٣٦٥ : بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَاِنَاءِ الْفِضَّةِ فِى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

١٧٩٧ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

باب: کھانے پینے اور دیگر استعمالات میں سونے اور چاندی کے برتنوں کو استعمال میں لانے کی حرمت

۱۷۹۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "اِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ".

مسلم کی روایت میں ہے کہ جو آدمی چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔

۱۷۹۸ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا".

۱۷۹۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موٹے ریشم اور باریک ریشم، سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ (چیزیں) ان کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے جنت میں ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم موٹے ریشم کو مت پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں پانی نہ پیو اور نہ اس کے پیالوں میں کھاؤ۔

۱۷۹۹ : وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، فَجِيْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَاْكُلْهُ فَقِيْلَ لَهُ حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهُ عَلٰى اِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ وَجِيْءَ بِهِ فَاَكَلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"الْخَلَنْجُ": اَلْجَفْنَةُ.

۱۷۹۹: حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجوس کے ایک گروہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران چاندی کے برتن میں فالودہ لایا گیا تو حضرت انسؓ نے اسے نہ کھایا۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ اس کو بدل دیں۔ انہوں نے لکڑی کے پیالے میں تبدیل کیا اور ان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کھا لیا۔ (بیہقی) صحیح سند کے ساتھ۔

اَلْخَلَنْجُ: پیالا۔

۳۶۶ : بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُزَعْفَرًا

باب: مرد کو زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی حرمت

۱۸۰۰ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے منع فرمایا کہ آدمی زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔ (بخاری اور مسلم)

۱۸۰۱ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَاٰى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: "اُمُّكَ

۱۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصفر (زرد رنگ) سے رنگے ہوئے دو کپڑے مجھے پہنے ہوئے دیکھا۔ تو آپؐ نے فرمایا تیری والدہ نے

امرتک بھذا؟" قُلْتُ : اغسلھما؟ قال : "بل احرقھما وفی روایة، فقال : "ان ھذا من ثیاب الکفار فلا تلبسھا" رواہ مسلم.

ان کے پہننے کا حکم دیا؟ میں نے کہا' کیا میں ان کو دھو ڈالوں؟ فرمایا بلکہ جلا دو۔ ایک روایت میں ہے یہ کفار کے کپڑے ہیں۔ پس ان کو مت پہنو۔ (مسلم)

٣٦٧ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ

باب: دن سے رات تک خاموش رہنے کی ممانعت

١٨٠٢ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "لا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ" رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ الْخَطَّابِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ : کَانَ مِنْ نُسُکِ الْجَاھِلِیَّةِ الصُّمَاتُ فَنُھُوْا فِی الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِکَ وَاُمِرُوْا بِالذِّکْرِ وَالْحَدِیْثِ بِالْخَیْرِ.

١٨٠٢: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں اور دن سے رات تک خاموش ہونے کی حیثیت نہیں۔ (ابوداود) صحیح سند کے ساتھ۔

امام خطابی نے اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت (قبل از اسلام) میں خاموشی عبادت سمجھی جاتی تھی جبکہ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا اور ذکر یا اچھی بات کا حکم دیا گیا۔

١٨٠٣ : وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ : دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی امْرَاَةٍ مِنْ اَحْمَسَ یُقَالُ لَھَا زَیْنَبُ، فَرَاٰھَا لَا تَتَکَلَّمُ فَقَالَ: مَا لَھَا لَا تَتَکَلَّمُ؟ فَقَالُوْا : حَجَّتْ مُصْمِتَةً - فَقَالَ لَھَا : تَکَلَّمِیْ فَاِنَّ ھٰذَا لَا یَحِلُّ ھٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّةِ! فَتَکَلَّمَتْ، رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

١٨٠٣: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آئے جس کو زینب کہا جاتا تھا۔ اس کو دیکھا کہ وہ بات نہیں کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہے کہ یہ بات نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا کہ اس نے خاموش رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے اس کو فرمایا: تو بات کر یہ خاموشی اسلام میں جائز نہیں بلکہ جاہلیت کا وطیرہ ہے پس اس نے بات چیت شروع کر دی۔ (بخاری)

٣٦٨ : بَابُ تَحْرِیْمِ انْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَتَوَلِّیْهِ غَیْرَ مَوَالِیْهِ

باب: اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت اور اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف غلامی کی نسبت کرنے کی حرمت

١٨٠٤ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ

١٨٠٤: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی نے دوسرے کے باپ

اَبِیہِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ غَیْرُ اَبِیہِ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۸۰۵ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَھُوَ کُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۸۰۶ : وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ شَرِیْکِ ابْنِ طَارِقٍ قَالَ : رَاَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ : لَا وَاللّٰہِ مَا عِنْدَنَا مِنْ کِتَابٍ نَقْرَؤُہٗ اِلَّا کِتَابَ اللّٰہِ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ فَنَشَرَھَا فَاِذَا فِیْھَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْیَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَآئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَّسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَآئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَآئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

"ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ" : اَیْ عَھْدُھُمْ وَاَمَانَتُھُمْ– "وَاَخْفَرَہٗ" نَقَضَ عَھْدَہٗ– "وَالصَّرْفُ" : اَلتَّوْبَۃُ، وَقِیْلَ الْحِیْلَۃُ–

کی طرف نسبت کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں پس جنت اس پر حرام ہے''۔

۱۸۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو وہ کفر ہے''۔

(بخاری ومسلم)

۱۸۰۶: حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور یہ فرماتے سنا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں۔ سوائے کتاب اللہ کے اور وہ جو کہ اس صحیفے اور دستاویز میں ہیں پھر اس صحیفے کو پھیلا دیا تو اس میں اونٹوں کی عمریں اور زخموں کے احکام تھے اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیر سے ثور تک کا علاقہ مدینہ کا حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی نئی چیز ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت اور نفلی عبادت بھی قبول نہیں فرمائیں گے۔ مسلمان کا عہد ایک ہے۔ جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آدمی کوشش کرتا ہے جس نے کسی مسلمان کا عہد توڑ دیا۔ اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائیں گے۔ جس نے دوسرے باپ کی طرف نسبت کی' یا اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی۔ اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کی فرض ونفل کو قبول نہ کریں گے۔ (بخاری ومسلم)

ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ سے مراد عہد اور امانت ہے۔

اَخْفَرَ: اس نے وعدہ توڑا۔

صَرْفٌ: توبہ۔

"والعَدلُ" الفِدآء.

عند البض: حیلہ۔ عدل: فدیہ

۱۸۰۷ : وعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ – وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ – وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ– وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ.

۱۸۰۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس آدمی نے جانتے ہوئے دوسرے باپ کی طرف نسبت کی اس نے کفر کیا۔ جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا' جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا یا دشمن اللہ کہا اور وہ ایسا نہیں تھا تو یہ دشنام اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۳۶۹ : بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ

باب: جس بات سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ہو اس کے ارتکاب سے بچنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النور:٦٣] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ [آل عمران:٢٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ [البروج:١٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [هود:١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چاہیے کہ وہ لوگ ڈرتے رہیں جو اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو اللہ کی طرف سے آزمائش یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے''۔ (النور) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے''۔ (البروج) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اسی طرح تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے جبکہ وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم ہوں۔ بے شک تیرے ربّ کی پکڑ سخت ہے' دردناک ہے''۔ (ھود)

۱۸۰۸ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ غیرت والے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کو غیرت آتی ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۰ : بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ وَيَفْعَلُهٗ مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ

باب: جو کسی ممنوع فعل یا قول کا ارتکاب کرے اس کو کیا کرے اور کہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر شیطان کی چوک' اللہ کی نافرمانی پر

الشَّیطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ [فصلت: ٣٦]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ [الاعراف: ٢٠١] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ، اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٥] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ٣١]

ابھارے تو اللہ کی پناہ طلب کرو''۔ (فصلت)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب ان میں سے کسی شخص کو شخص شیطان کا وسوسہ پہنچ جاتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی وقت ہی وہ دیکھنے لگتے ہیں'' (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی ان سے ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو بخشے گا کون اور انہوں نے اصرار نہ کیا حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے ربّ کے ہاں بخشش ہے اور ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا بدلہ خوب ہے''۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سب اللہ کی بارگاہ سے اٹھے تو توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ''۔ (النور)

كِتَابُ الْمَنْثُوْرَاتِ وَالْمُلَحِ

١٨٠٩ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْيَقُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَی اُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٨١٠ : عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا، فَقَالَ : "مَا شَاْنُكُمْ؟" قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ : غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَيْكُمْ : اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ : اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّیْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ

۱۸۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے قسم اٹھائی اور یوں کہا۔ لات وعزیٰ کی قسم تو اس کو چاہئے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جس نے قسم اٹھائی اپنے ساتھی کی خاطر اس کو چاہئے کہ یوں کہے لا الٰہ الا اللہ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: آ ؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہئے کہ وہ صدقہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۱۰: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا تو کبھی اس کو حقیر اور کبھی اس کو بہت بڑا بتایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ وہ وہ شاید کھجوروں کے جھنڈ میں ہے کہ جب ہم شام کے وقت آپ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے ہم میں اس کا اثر دیکھا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے صبح دجال کا ذکر کیا تو کبھی آپؐ نے اس کو بڑا حقیر اور کبھی اس کو اونچا دکھایا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ وہ تو ان کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں دجال کے غیر کا زیادہ خوف ہے اگر میری موجودگی میں دجال کا ظہور ہو گیا تو تمہاری طرف سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو پھر ہر شخص اپنے نفس کا دفاع کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان پر جانشین ہو گا۔ (یاد رکھو) وہ دجال نوجوان اور گھنگھریالے بالوں والا ہے۔ اس کی ایک آنکھ اُبھرنے والی ہے۔

والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا، يا عباد
الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في
الارض؟ قال: "اربعون يوما: يوم كسنة،
ويوم كشهر، ويوم كجمعة، وسائر ايامه
كايامكم" قلنا يا رسول الله فذلك اليوم
الذي كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم؟ قال:
"لا اقدروا له قدره" قلنا يا رسول الله وما
اسراعه في الارض؟ قال: كالغيث
استدبرته الريح فياتي على القوم فيدعوهم
فيؤمنون به ويستجيبون له فيامر السماء
فتمطروا والارض فتنبت فتروح عليهم
سارحتهم اطول ما كانت ذرى واسبغه
ضروعا وامده خواصر، ثم ياتي القوم
فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم
شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها:
اخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب
النحل، ثم يدعوا رجلا ممتلئا شبابا
فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية
الغرض ثم يدعوه فيقبل، ويتهلل وجهه
يضحك، فبينما هو كذلك اذ بعث الله
تعالى المسيح ابن مريم ﷺ فينزل عند
المنارة البيضاء شرقي دمشق بين
مهرودتين، واضعا كفيه على اجنحة
ملكين، اذا طاطا راسه قطر واذا رفعه تحدر
منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد

گویا اس کو عبدالعزیٰ بن قطعن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ جو آدمی اس کو پا
لے تو اس کو چاہیے کہ وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق
اور شام کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا۔ وہ دائیں اور بائیں جانب
فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا' ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپؐ نے
فرمایا ۴۰ دن جن میں ایک دن سال کے برابر اور دوسرا دن مہینے کے
برابر اور تیسرا دن جمعہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں
کے مشابہ ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دن جو سال کے
برابر ہے کیا اس میں ایک دن کی نمازیں پڑھ لینا ہمیں کفایت کرے
گا؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں تمہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ لگانا ہو
گا"۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی سے چلے
گا؟ آپؐ نے فرمایا: بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو
چنانچہ اس کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوگا پس ان کو دعوت دے گا
وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا۔ پس وہ بارش
برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اُگائے گی اور ان کے
چرنے والے جانور شام کو ان کی طرف واپس لوٹیں گے تو ان کے
کوہان پہلے سے زیادہ لمبے اور ان کے تھن پہلے سے زائد بھرے
ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو وسیع ہوں گے۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں
کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو مسترد کر
دیں گے۔ وہ جس وقت ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو
جائیں گے۔ ان کے ہاتھوں میں مال ذرا بھر نہیں رہے گا۔ اس کا گزر
ویرانے پر ہوگا تو وہ اس ویرانے کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دے تو
اس زمین کے خزانے اس طرح اس کا پیچھا کریں گے جیسے شہد کی
مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے۔ پھر وہ ایک کامل آدمی کو دعوت دے گا
اور تلوار سے ضرب لگا کر اس کو دو ٹکڑے کر دے گا جیسے تیر انداز کا
نشانہ پھر اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوگا

رِیحَ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ ' وَنَفَسُہٗ یَنْتَھِیْ اِلٰی
حَیْثُ یَنْتَھِیْ طَرْفُہٗ ' فَیَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُدْرِکَہٗ
بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یَاْتِیْ عِیْسٰی ؑ قَوْمًا
قَدْ عَصَمَھُمُ اللّٰہُ مِنْہُ فَیَمْسَحُ عَنْ وُّجُوْھِھِمْ
وَیُحَدِّثُ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ ' فَبَیْنَمَا ھُوَ
کَذٰلِکَ اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی
ؑ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ
لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ '
وَیَبْعَثُ اللّٰہُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ
حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ' فَیَمُرُّ اَوَائِلُھُمْ عَلٰی بُحَیْرَۃِ
طَبَرِیَّۃَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْھَا وَیَمُرُّ اٰخِرُھُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِھٰذِہٖ مَرَّۃً مَاءٌ ' وَیُحْصَرُ
نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی ؑ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ
رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِھِمْ خَیْرًا مِّنْ مِّائَۃِ دِیْنَارٍ
لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ ' فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی
ؑ وَاَصْحَابُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِلَی اللّٰہِ
تَعَالٰی ' فَیُرْسِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ
رِقَابِھِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ
وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی ؑ
وَاَصْحَابُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا
یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَہٗ
زَھَمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ ' فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی
ؑ وَاَصْحَابُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِلَی اللّٰہِ
تَعَالٰی ' فَیُرْسِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی طَیْرًا کَاَعْنَاقِ
الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ '
ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَّا یُکِنُّ مِنْہُ

کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ
مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے۔ چنانچہ وہ دمشق کے مشرقی سفید کنارے
کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے اتریں گے اس حال میں کہ ان
کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے'
تو اس سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو چاندی کے
موتیوں کی طرف قطرے گریں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر کو
پہنچے گی' تو وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک
ان کی نگاہ پہنچے گی۔ پس وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ
بابِ لد کے پاس اس کو پاکر قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ایک ایسی قوم
کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا پس
آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں ان کے
درجات کی بات بتلائیں گے۔ وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ
تعالیٰ ان کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ان بندوں
کو نکالا ہے کہ کسی کو ان سے لڑائی کی طاقت نہیں۔ پس تو میرے
بندوں کو طور کی طرف لے جا کر ان کی حفاظت کر۔ اللہ تعالیٰ یاجوج
ماجوج کو بھیجیں گے اس حال میں کہ وہ بلندی سے پھسلنے والے ہوں
گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرۂ طبریہ پر گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی
جائے گا اور پچھلا گروہ آئے گا تو وہ کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ اللہ
کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ایک بیل
کا سر ان کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔
اللہ کے پیغمبرؑ ان کے ساتھی اللہ کی طرف رغبت کریں گے تو اللہ تعالیٰ
یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمائیں گے جس سے وہ
تمام اس طرح موت کا شکار ہو جائیں گے جیسے ایک نفس مرتا ہے۔ پھر
عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے اور وہ زمین پر ایک بالشت
جگہ نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور بدبو سے خالی
ہو۔ اللہ کے نبی اور ان کے اصحاب اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو

بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِي ثَمَرَكِ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ": اَيْ طَرِيْقًا بَيْنَهُمَا وَقَوْلُهُ "عَاثَ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، وَالْعَيْثُ: اَشَدُّ الْفَسَادِ — "وَالذُّرَى": الْاَسْنِمَةُ "وَالْيَعَاسِيْبُ": ذُكُوْرُ النَّحْلِ "وَجِزْلَتَيْنِ": اَيْ قِطْعَتَيْنِ "وَالْغَرَضُ": الْهَدَفُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ بِالنُّشَّابِ اَيْ يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيَةِ النُّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ — "وَالْمَهْرُوْدَةُ" بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ وَهِيَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ — قَوْلُهُ "لَا يَدَانِ": اَيْ لَا طَاقَةَ: "وَالنَّغَفُ" دُوْدٌ "وَفَرْسٰى" جَمْعُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ "وَالزَّلَفَةُ": بِفَتْحِ الزَّايِ وَاللَّامِ وَالْقَافِ — وَرُوِيَ الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّايِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ

اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جن کی گردن بختی اونٹ کی طرح ہوگی وہ ان کو اٹھا کر اس جگہ پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جس سے کوئی گھر اور کوئی حصہ خالی نہیں رہے گا۔ وہ بارش زمین کو دھو کر چکنی چٹان کی طرح کر دے گی پھر زمین کو کہا جائے گا تو اپنے پھل اُگا اور برکت لوٹا۔ چنانچہ ایک جماعت انار کو کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے کام لے سکے گی اور دودھ میں برکت کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کو کافی ہو جائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ان کی بغلوں کے نچلے حصے کو متاثر کرے گی جس سے ہر مسلمان کی روح قبض کر لی جائے گی اور شریر ترین لوگ رہ جائیں گے وہ آپس میں اس طرح جماع کریں گے جیسے گدھے سرعام کرتے ہیں اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ: شام و عراق کا درمیانی راستہ:

عَاثَ: سخت فساد۔

الذُّرَى: کوہان۔

يَعَاسِيْبُ: شہد کی مکھی۔

جِزْلَتَيْنِ: دو ٹکڑے۔

الْغَرَضُ: وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے یعنی اس کو تیر کے نشانے کی طرح پھینکے گا۔

الْمَهْرُوْدَةُ: دال مہملہ اور معجمہ دونوں کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں۔

لَا يَدَانِ: طاقت نہیں۔

نَغَفٌ: کیڑا۔

فَرْسٰى: مقتول۔

الزَّلَقَةُ: آئینہ جماعت۔

وَبِالْفَاءِ وَهِيَ : "الْمَرْاَةُ "وَالْعِصَابَةُ" الْجَمَاعَةُ "وَالرِّسْلُ" بِكَسْرِ الرَّاءِ : اللَّبَنُ "وَاللِّقْحَةُ" اللَّبُوْنُ – "وَالْفِئَامُ" بِكَسْرِ الْفَاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةُ الْجَمَاعَةُ – وَالْفَخِذُ" مِنَ النَّاسِ : دُوْنَ الْقَبِيلَةِ.

الْعِصَابَةُ: جماعت۔

اللَّبَنُ: دودھ۔

اللِّقْحَةُ: دودھ والی۔

فِئَامُ: جماعت۔

الْفَخِذُ: قبیلہ سے چھوٹی جماعت یعنی خاندان، کنبہ یا گھرانہ۔

١٨١١ : وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اِلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدِّثْنِیْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الدَّجَّالِ قَالَ : اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ، وَاِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَّنَارًا . فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ – وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ : طَیِّبٌ" – فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ : وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ – مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

1811: حضرت ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاری کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کی خدمت میں گئے۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا، تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق سنی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک دجّال نکلے گا اور اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا پھر جس کو لوگ دیکھنے میں پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ خیال کرتے ہوں گے وہ عمدہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ اس پر ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے بھی یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری ومسلم)

١٨١٢ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِیْ اُمَّتِیْ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ ،لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا، فَیَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ﷺ فَیَطْلُبُهٗ فَیُهْلِکُهٗ ثُمَّ یَمْکُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَةٌ ، ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِیْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ

1812: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''دجّال میری امت میں نکلے گا اور چالیس تک ٹھہرے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ دو کے درمیان کوئی دشمنی کا نام ونشان نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جس سے کوئی ایک شخص جس کے دل میں ذرّہ کی مقدار بھر ایمان ہوگا وہ بھی باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے درمیان میں بھی گھسا ہوگا تو بھی وہ ہوا اس پر داخل ہو کر اُس کی روح قبض کر لے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جن میں شہوت کے اعتبار سے پرندوں جیسی تیزی اور ایک

جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا ، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ : اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا ، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ حَوْلَهُ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ — مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ، وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ : اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ : مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ ، فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اللِّيْتُ" صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهِ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْاُخْرٰى.

١٨١٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهِمَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَآفِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا ، فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ

دوسرے کے تعاقب اور پیچھا کرنے میں درندوں جیسی خونخواری ہو گی۔ وہ کسی نیکی کو نیکی نہ سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی خیال کریں گے۔ شیطان ان کے سامنے مثالی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا۔ تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ وہ لوگ کہیں گے تو کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ پس وہ انہیں بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ اس کے باوجود ان کے ہاں رزق کی فراوانی ہوگی اور زندگی عیش و آرام سے گزرے گی۔ پھر صور میں پھونک ماردی جائے گی جو بھی اس کی آواز سنے گا۔ اپنی گردن کبھی اس کی طرف جھکائے گا اور کبھی اوپر اٹھائے گا اور سب سے پہلا شخص جو اس آواز کو سنے گا وہ ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا۔ وہ اس سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور دوسرے لوگ بھی۔ پھر اللہ بارش بھیجے گا یا اُتارے گا جو پھوار جیسی ہو گی جس سے انسانی اجسام اُگیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو اسی وقت لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے ربّ کی طرف آؤ (فرشتوں کو کہا جائے گا) ان کو کھڑا کرو اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔ پھر کہا جائے گا ان میں سے جہنمیوں کا گروہ نکال لو۔ پس فرشتوں کی طرف سے عرض کیا جائے گا کتنوں میں کتنے؟ تو حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)۔ پس یہی دن ہوگا۔ (جو غم کی وجہ سے) بچوں کو بوڑھا کردے گا اور یہی دن ہوگا جب پنڈلی کھولی جائے گی (مسلم)

اللِّیْتُ: گردن کی طرف۔ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور دوسرا اٹھائے گا۔

۱۸۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس کو دجال روندے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ۔ ان کے ہر پہاڑی راستے پر فرشتے صفیں باندھے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے پس وہ مدینہ میں ریتلی زمین پر اترے گا تو مدینہ تین زلزلوں سے لرز جائے گا۔ جن

ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سے اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے“۔ (مسلم)

۱۸۱۴ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : "يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اصفہان کے ستر ہزار یہودی جن پر سبز رنگ کے جبے ہوں گے وہ دجال کی اتباع کریں گے“۔ (مسلم)

۱۸۱۵ : وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : "لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۵: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ”لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ گزیں ہوں گے“۔ (مسلم)

۱۸۱۶ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ خطرناک نہیں“۔ (مسلم)

۱۸۱۷ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ - فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اِلٰى اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ : اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ - فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ : مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ : اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ : يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ : خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا: فَيَقُوْلُ : اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ

۱۸۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مومن جائے گا۔ پس اس کی دجال کے پہرے داروں سے ملاقات ہوگی وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جا رہا ہے؟ وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا ہے یعنی دجال۔ وہ کہیں گے کیا تو ہمارے ربّ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مومن کہے گا ہمارے ربّ کی ذات میں تو خفا نہیں (بلکہ وہ قدرتوں سے ظاہر ہے) وہ آپس میں کہیں گے کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تمہارے ربّ نے اس کی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کر رکھا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے آئیں گے۔ جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا یہی وہ دجال ہے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا ہے۔ دجال ان کے متعلق حکم دے گا۔ اس کو پیٹ کے بل لٹا دو۔ پھر کہے گا اس کو پکڑو اور اس کے سر پر زخم لگاؤ۔ پھر اس کی پیٹھ اور پیٹ پر ضربات سے چپٹا کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے دجال کہے

الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُوْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ إِلَّا بَصِيْرَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا فَيَأْخُذُهُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّهُ قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ "الْمَسَالِحُ" الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ.

گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذاب ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اس کو آرے کے ساتھ دو ٹکڑوں میں چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے حکم دے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ پس وہ جواب دے گا میری تیرے متعلق بصیرت میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر وہ مومن کہے گا۔ اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ پس دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی حصے کو تانبا بنا دے گا لہٰذا دجال اس کے قتل کا کوئی راستہ نہیں پائے گا۔ تو دجال اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے مگر حقیقت میں وہ جنت میں ڈالا گیا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا یہ شخص ربّ العالمین کے ہاں شہادت میں اس زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑا ہو گا۔ (مسلم) بخاری نے بھی اسی کے ہم معنی بعض حصے کو روایت کیا ہے۔

اَلْمَسَالِحُ: پہریدار اور جاسوس۔

١٨١٨ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ: "مَا يَضُرُّكَ" قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ، قَالَ: "هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا اور کسی نے نہیں پوچھا اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا' وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کو بچالینا ان کے ہاں اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ (بخاری و مسلم)

١٨١٩ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار بے شک وہ کانا ہے اور بلاشبہ تمہارا ربّ کانا نہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان ک' ف' ر لکھا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٠ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ : اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٢٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو وہ بات دجّال کے بارے میں نہ بتاؤں' جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتائی؟ بلا شبہ وہ کانا ہے اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیز ہوگی پس جس کو وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٢١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا لوگوں کے درمیان تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: '' بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ خبردار مسیح دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہے' اس کی آنکھ گویا اُبھرنے والا انگور ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٢ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِیءَ الْيَهُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ : يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٢٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے۔ یہودی پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت مسلمان کو کہے گا یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ آ اور اس کو قتل کردے۔ سوائے غرقد نامی درخت کے کہ یہ یہودیوں کا درخت ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٣ : وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ : يَا لَيْتَنِیْ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ ، مَا بِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٢٣: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گذر قبر کے پاس سے ہوگا تو وہ آدمی اس قبر پر لوٹ پوٹ ہو کر کہے گا۔ کاش کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ بات دین کی حفاظت کی غرض سے نہیں ہوگی بلکہ اس کا سبب دنیا کی مصیبت ہوگی''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٤ : وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ

١٨٢٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو اس

عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ – فَيَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ : لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْا " وَفِيْ رِوَايَةٍ : يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پر لڑائی ہو گی اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہتا ہو گا شاید کہ میں نجات پاؤں'' اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ''قریب ہے کہ فرات سے سونے کا ایک بڑا خزانہ ظاہر ہو جو آدمی اس وقت موجود ہو اس میں سے ذرہ بھر بھی نہ لے''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٥ : وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ، وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ سے نقل کرتے ہیں: ''لوگ مدینہ کو ہر قسم کی سہولت ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور وہاں عوافی کا مسکن بن جائے گا۔ عوافی سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔ آخری وہ آدمی جن پر قیامت قائم ہو گی وہ مزینہ قبیلے کے دو چرواہے ہوں گے جو مدینہ کی طرف رخ کئے اپنی بکریوں کو ہانک کر لا رہے ہوں گے کہ اسے وحشیوں کا مسکن پا کر واپس لوٹیں گے۔ وہ چلتے ہوئے ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٦ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُوا الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک خلیفہ تمہاری طرف آخری زمانے میں ہو گا جو مال اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کے دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا''۔ (مسلم)

١٨٢٧ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی سونے کے مال کا صدقہ لے کر چکر لگاتا پھرے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ہو گا اور ایک آدمی دیکھا جائے گا کہ چالیس چالیس عورتیں اس کی پناہ میں اس کے پیچھے ہوں گی اور اس کا سبب آدمیوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہو گی''۔ (مسلم)

١٨٢٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ ، فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ

۱۸۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی۔ زمین کے خریدار نے اس زمین میں سے ایک گھڑا پایا جس میں سونا (بھرا ہوا) تھا۔ پس اُس نے اس شخص کو کہا جس سے زمین

اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَشْتَرِيْتُ الذَّهَبَ ' وَقَالَ الَّذِىْ لَهُ الْاَرْضُ : اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا ' فَتَحَاكَمَا اِلَى رَجُلٍ ' فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ: اَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ اَحَدُهُمَا لِىْ غُلَامٌ ' وَقَالَ الْاٰخَرُ : لِىْ جَارِيَةٌ قَالَ : اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ ' وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَرَّفَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

خریدی تھی تو اپنا سونا لے لے۔ بے شک میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں۔ زمین کے مالک نے کہا میں نے تجھے زمین سب کچھ سمیت بیچی۔ دونوں نے ایک آدمی کو فیصل بنایا۔ اس شخص نے جس کو فیصل بنایا گیا ان سے کہا کہ تمہاری اولاد ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور ان دونوں پر اس سونے کو خرچ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح کر دیا۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۲۹ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ : لِصَاحِبَتِهَا : اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى : اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ ' فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوُدَ ﷺ ' فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى ' فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ﷺ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى : لَا تَفْعَلْ ' رَحِمَكَ اللّٰهُ ' هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان کے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے ان میں سے دوسری کو کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دونوں نے فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس بچے کا فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور اس کی انہیں اطلاع دی تو اس پر انہوں نے کہا۔ میرے پاس چاقو لے آؤ۔ میں اس کو دونوں کے درمیان دو ٹکڑے کر دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی' اللہ آپ کا بھلا کرے ایسا مت کریں وہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے لئے اس کا فیصلہ کر دیا"۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۰ : وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "يَذْهَبُ الصّٰلِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ ' وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيْرِ ' اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

۱۸۳۰: حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ پاک کو کچھ بھی پرواہ نہ ہو گی"۔

(بخاری)

۱۸۳۱ : وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ

۱۸۳۱: حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل امین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: تم اپنے میں

قَالَ مَا تَعُدُّونَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ : "مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ" اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ : وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اہل بدر کو کیسا شمار کرتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''سب مسلمانوں میں افضل'' یا اسی طرح کا کوئی لفظ آپؐ نے فرمایا۔ جبرائیل کہنے لگے اسی طرح وہ فرشتے بھی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے' وہ فرشتوں میں افضل شمار ہوتے ہیں''۔ (بخاری)

۱۸۳۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر (عام) عذاب اتارتے ہیں تو یہ ان سب کو پہنچتا ہے جو ان میں موجود ہوتے ہیں۔ پھر ان کی بعثت ان کے اعمال کے مطابق ہوگی''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۳ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي فِي الْخُطْبَةِ- فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ وَفِي رِوَايَةٍ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ' فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ : "بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا تنا تھا۔ جس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں سہارا لے کر کھڑے ہوتے۔ جب منبر بنا دیا گیا تو ہم نے اس ستون سے دس ماہ کی گابھن اونٹنی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ پس وہ پر سکون ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو کھجور کے اس تنے نے چیخ ماری' جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے۔ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے بچے جیسی چیخ ماری' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اس کو پکڑا اور اپنے ساتھ ملایا۔ وہ اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو خاموش کرایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس لئے کہ یہ ذکر سنا کرتا تھا''۔ (بخاری)

۱۸۳٤ : وَعَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا ' وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا ' وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ

۱۸۳۴: حضرت ابی ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں پس ان کو ہرگز ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر کی ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے پس اس کی حرمت کو مت توڑو اور کچھ چیزوں سے رحمت کے طور پر خاموشی

اشیآء رحمۃً لکم غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا" حدیث حسن رواہ الدارقطنی وغیرہ.

اختیار فرمائی ہے۔ بھول کر ان کو نہیں چھوڑا پس ان میں کرید مت کرو۔ (دارقطنی وغیرہ)

حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۵ : وعن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنھما قال : غزونا مع رسول اللہ ﷺ سبع غزوات ناکل معہ الجراد متفق علیہ.

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم آپؐ کے ساتھ کھانے میں ٹڈی استعمال کرتے رہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۶ : وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال : "لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین" متفق علیہ.

۱۸۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا"۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۷ : وعنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم" رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ من ابن السبیل، ورجل بایع رجلا سلعۃ بعد العصر فحلف باللہ لاخذھا بکذا وکذا فصدقہ وھو علی غیر ذلک، ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا وفی وان لم یعطہ منھا لم یف" متفق علیہ.

۱۸۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "تین آدمی ایسے ہی جن سے اللہ قیامت کے دن (رحمت سے) کلام نہ فرمائیں گے، نہ (شفقت سے) ان کی طرف دیکھیں گے، نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) وہ آدمی کہ ویرانہ میں اس کے پاس بچا ہوا پانی تھا مگر اس نے مسافر کو اس سے روک دیا۔ (۲) جس نے کسی آدمی کے ہاتھ عصر کے بعد سامان فروخت کیا اور اللہ کی قسم اٹھائی کہ اس نے اسی قیمت پر لیا ہے۔ پس خریدار نے اس کو سچا جانا حالانکہ وہ اس کے برعکس تھا۔ (۳) جس نے کسی امیر کی بیعت دینوی مفاد کی خاطر کی۔ پھر اس امیر نے اگر دنیا دی تو وفا کی، وگرنہ بے وفائی کی۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۸ : وعنہ عن النبی ﷺ قال : "بین النفختین اربعون" قالوا : یا ابا ھریرۃ اربعون یوما؟ قال ابیت، قالوا : اربعون سنۃ؟ قال : ابیت – قالوا : اربعون شھرا؟ قال : ابیت ویبلی کل شیء من الانسان الا عجب ذنبہ، فیہ یرکب الخلق، ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا چالیس دن؟ کہا، مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے دوبارہ کہا، کیا چالیس سال۔ کہا مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے کہا، کیا چالیس مہینے؟ جواب دیا، مجھے معلوم نہیں اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے دم کی ہڈی کے۔ اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔ پھر اللہ آسمان سے بارش اُتاریں گے۔ پس انسان

الْبَقْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس طرح زمین سے اُگیں گے جس طرح سبزی"۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۹ : وَعَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ - فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ ' وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ لَمْ يَسْمَعْ ' حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ : "أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ : هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ : "إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" قَالَ : كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ : "إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں بیان فرمار ہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا' قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے اپنا بیان جاری رکھا۔ پس بعض لوگوں نے کہا آپؐ نے سن تو لیا جو اعرابی نے کہا ہےمگر اس کی بات کو ناپسند فرمایا اور بعض نے کہا بلکہ آپؐ نے سنا ہی نہیں۔ جب آپؐ اپنی گفتگو مکمل فرما چکے تو فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں موجود ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے پوچھا: اس کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جب معاملہ نا اہل کے سپرد کیا جائے تو تُو قیامت کا انتظار کر''۔ (بخاری)

۱۸٤۰ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "يُصَلُّونَ لَكُمْ : فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاکم تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہارے لئے اجر اور ان کے لئے بھی اجر۔ اگر وہ غلطی کریں تو تمہارے لئے اجر اور اُن کے لئے بوجھ۔

۱۸٤۱ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" قَالَ : خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

۱۸۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ والی آیت کی تفسیر کے سلسلے میں کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری)

۱۸٤۲ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "عَجِبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ" رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ.

مَعْنَاهُ : يُؤْسَرُونَ وَيُقَيَّدُونَ ثُمَّ يُسْلِمُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.

۱۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب کا اظہار فرماتے ہیں جو جنت میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے داخل ہوں گے۔ بخاری نے ان کو روایت کیا' اس کا معنی اس کو قید کیا جانا ہے۔ پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۸٤۳ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۸۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم

وَسَلَّمَ قَالَ : "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاقوں میں سب سے بہتر مقامات مسجدیں ہیں اور علاقوں کے سب سے ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں''۔ (مسلم)

۱۸۴۴ : وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ : لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا ، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا ، وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ ، وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا ، فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ".

۱۸۴۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو ''تو سب سے پہلا بازار میں داخل ہونے والا نہ بن اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن کیونکہ بازار شیطان کے اڈے ہیں اور انہی میں شیطان اپنے جھنڈے گاڑتا ہے۔ (مسلم)

علامہ برقانی نے اپنی صحیح میں سلمان سے اس طرح روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو بازار میں سب سے پہلے داخل نہ ہو اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن۔ بازار میں شیطان انڈے دیتا ہے اور بچے دیتا ہے''۔

۱۸۴۵ : وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ - قَالَ : وَلَكَ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ لَهٗ : اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ : نَعَمْ - وَلَكَ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۵: حضرت عاصم احول نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تیری بھی۔ عاصم کہتے ہیں میں نے عبداللہ سے کہا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کیا ہے؟ (کیا آپؐ نے کہا) اور تیرے لئے بھی اور پھر یہ آیت پڑھی اور استغفار کر' تو اپنی لغزش پر اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے''۔ (مسلم)

۱۸۴۶ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى : اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۶: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلی نبوت کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا وہ یہ ہے' جب تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہے کر''۔ (بخاری)

۱۸۴۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ

۱۸۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلا فیصلہ قیامت کے دن

النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى الدِّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خونوں کے متعلق ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

١٨٤٨ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُلِقَتِ الْمَلَآئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ ، وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ملائکہ نور سے بنائے گئے اور جنات آگ کے شعلے سے اور آدم اس سے جو تمہیں بیان کیا گیا'' (یعنی مٹی سے)۔ (مسلم)

١٨٤٩ : وَعَنْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِىِّ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْاٰنَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ.

۱۸۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔ مسلم نے بھی حدیث کے سلسلے میں یہ بیان فرمایا۔

١٨٥٠ : وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ" فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ : "لَيْسَ كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم تو سارے ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے''۔ (مسلم)

١٨٥١ : وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِىُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِىَ لِيَقْلِبَنِىْ ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِىَّ ﷺ اَسْرَعَا - فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ "عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ" فَقَالَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : "اِنَّ

۱۸۵۱: حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف میں تھے تو میں رات کو آپؐ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ میں آپؐ سے بات چیت کے بعد جب واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپؐ بھی مجھے رخصت کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران میں دو انصاری آدمیوں کا گزر ہوا۔ پس جب انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو جلدی قدم اٹھائے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا: ''ٹھہر جاؤ' یہ صفیہ بنت حیی ہے''۔ دونوں نے کہا' سبحان اللہ' یا رسول اللہ (کیا ہم آپؐ کے

الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ ' وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِىْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

متعلق بدگمانی کر سکتے ہیں) پس آپؐ نے فرمایا: ''شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی خیال نہ ڈال دے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۲ : وَعَنْ اَبِى الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ بَيْضَآءَ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ ' وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ ' وَاَبُوْسُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَىْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ' قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِىْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ ' فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِىْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ ' عَلٰى اَوْلَادِهَا – فَقَالُوْا : يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ فَاقْتَتَلُوْهُمْ وَالْكُفَّارَ ' وَالدَّعْوَةُ فِى الْاَنْصَارِ ' يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ : "هٰذَا حِيْنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ" ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۸۵۲: حضرت ابی الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوا۔ میں اور ابوسفیان بن حارث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر چل دیئے (کفار کے حملے کے باعث منتشر ہو گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی طرف بڑھنے کے لئے اپنے خچر کو ایڑھ لگانے لگے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے اسے روکے ہوئے تھا کہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو آواز دو۔ عباس (رضی اللہ عنہ) بلند آواز والے آدمی تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بلند آواز میں کہا: کہاں ہیں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے؟ پس اللہ کی قسم میری آواز سن کر ان کا مڑنا اسی طرح تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے۔ پس یہ کہتے ہوئے: لیجئے ہم حاضر' لیجئے ہم حاضر۔ پھر انہوں نے اور کفار نے آپس میں لڑائی کی۔ اس دن انصار یہ کہہ رہے تھے۔ اے انصار کے گروہ' اے انصار کے گروہ' پھر بنو حارث بن خزرج پر یہ دعوت محدود ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار اپنی گردن کو بلند کر کے ان کی لڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وقت لڑائی کے زور پکڑنے کا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لی اور ان کفار کے چہرے پر پھینک دیں۔ اور فرمایا' ربّ

ﷺ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال: "انهزموا ورب محمد" فذهبت انظر فاذا القتال على هيئته فيما ارى، فو الله ما هو الا ان رماهم بحصياته، فما زلت ارى حدهم كليلا: وامرهم مدبرا" رواه مسلم.

"الوطيس": التنور - ومعناه اشتدت الحرب - وقوله: "حدهم" هو بالحاء المهملة: اى باسهم.

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم ہے وہ کفار شکست کھا گئے۔ حالانکہ میں دیکھ رہا تھا کہ لڑائی تو اپنی اسی ہیئت پر ہے جو میں نے پہلی دیکھی۔ پس اللہ کی قسم کنکریاں پھینکے جانے کی دیر تھی کہ میں نے ان کی قوت کی دھار کو کند ہوتے دیکھا اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے تک پہنچ گیا"۔ (مسلم)

الوطیس: تنور۔ مقصد یہ ہے کہ لڑائی میں شدت پیدا ہوگئی تھی۔

حدھم: دھار سے مراد ان کی جنگی صلاحیت ہے۔

١٨٥٣: وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ايها الناس ان الله طيب لا يقبل الا طيبا، وان الله امر المؤمنين بما امر به المرسلين - فقال تعالى: "يايها الرسل كلوا من الطيبت واعملوا صالحا وقال تعالى من طيبات ما رزقنكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر اشعث اغبر يمد يديه الى السماء: يا رب يا رب ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وغذى بالحرام، فانى يستجاب لذلك رواه مسلم.

۱۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہیں وہ پاک کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا اور اللہ نے مؤمنوں کو اسی بات کا حکم دیا جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿يايها الذين امنوا كلوا من طيبت ما رزقنكم ......﴾ "اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس میں سے پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے، پراگندہ اور غبار آلود حالت میں اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف یا ربّ، یاربّ کہہ کر دراز کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام، پینا بھی حرام، اسے حرام کی غذا بھی ملی۔ اس کی دعا پھر کس طرح قبول ہو۔ (مسلم)

١٨٥٤: وعنه رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ثلاثة، لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم ولا ينظر اليهم ولهم عذاب اليم: شيخ زان، وملك كذاب، وعائل مستكبر" رواه مسلم.

"العائل": الفقير.

۱۸۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ کلام نہ فرمائیں گے، نہ ان کو پاک کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: (۱) زانی، (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

العائل: فقیر۔

١٨٥٥: وعنه رضى الله عنه قال: قال

۱۸۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ : "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیحان' جیحان اور فرات اور نیل یہ چاروں جنت کے دریا ہیں''۔ (مسلم)

١٨٥٦ : وَعَنْهُ قَالَ : اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ : "خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ، وَخَلَقَ اٰدَمَ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور پہاڑوں کو اس میں اتوار کے دن اور درخت سوموار کے دن اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن نور کو بدھ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا''۔

(مسلم)

١٨٥٧ : وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَحِيْفَةٌ يَمَانِيَةٌ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۵۷: ابو سلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میرے ہاتھ میں (جنگ) موتہ کے دن نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف چھوٹی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

(بخاری)

١٨٥٨ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ ، وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۵۸: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جب حاکم نے حکم کے لئے اجتہاد کیا اور وہ اجتہاد درست ہو گیا' تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب حاکم نے اجتہاد کیا اور اس میں غلطی کی تو اس کو ایک اجر ملے گا''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٥٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھڑک ہے پس اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٦٠ : وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمے روزہ تھا تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے''۔ (بخاری و مسلم) 'پسندیدہ

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ اَوْ غَيْرَ وَارِثٍ.

بات یہ ہے کہ جس کے ذمے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہے۔ مراد ولی سے قریبی رشتہ دار ہے' خواہ وہ وارث ہو' یا نہ ہو۔

۱۸۶۱ : وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا : وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا – قَالَتْ : اَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوْا : نَعَمْ – قَالَتْ : هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا ' فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا ' وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ ' وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَقَالَ لَهُمَا : اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ' حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا : اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ اُدْخُلُوْا قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ : نَعَمِ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ ' وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ ' وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا

۱۸۶۱: عوف بن مالک بن طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ عبداللہ بن زبیر نے اس عطئیے کے بارے میں جو حضرت عائشہ کو دیا گیا تھا (اور حضرت عائشہ نے اس کو تقسیم کر دیا تھا) تو عبداللہ بن زبیر نے کہ اللہ کی قسم عائشہ (میری خالہ) ضرور ان کاموں سے باز آ جائے ورنہ میں ان پر پابندی عائد کر دوں گا۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا عبداللہ نے واقعی یہ بات کہی ہے؟ کہا جی ہاں۔ عائشہ نے فرمایا' اللہ کی قسم میں نے نذر مان لی ہے کہ میں عبداللہ سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ جب قطع تعلق کی مدت طویل ہو گئی تو ابن زبیر نے اس کے لئے سفارش کروائی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس معاملے میں نہ سفارش مانوں گی اور نہ ہی اپنی نذر توڑ نے کا گناہ کروں گی۔ جب یہ بات عبداللہ بن زبیر پر سخت تکلیف دہ ہوئی تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود سے بات چیت کی ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے ضرور حضرت عائشہ کی خدمت میں لے چلو اس لئے کہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی نذر مانیں۔ مسور اور عبدالرحمٰن' ابن زبیر کو ساتھ لے کر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس طرح اجازت طلب کی۔ آپؓ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ کیا ہم اندر آ جائیں؟ حضرت عائشہ کہا آ جاؤ۔ انہوں نے کہا کیا ہم سب۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ کو یہ علم نہ ہوا کہ عبداللہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ تو جب وہ سب داخل ہو گئے تو عبداللہ اپنی خالہ سے لپٹ گئے اور انہیں قسمیں دینے اور رونے لگے اور پردے کے باہر مسور اور عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو قسمیں دینے لگے کہ وہ ان سے ضرور بات کر لیں۔

كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ- فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ : اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٨٦٢ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: "اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا" قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الْمِنْبَرِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : "اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ، وَاِنِّيْ

حضرت عائشہ نے یہ بات قبول کر لی۔ وہ دونوں کہنے لگے نبی ﷺ نے قطع تعلق سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپؓ جانتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے نصیحت اور وعظ کی بہت سی باتیں کی تو حضرت عائشہ بھی ان کو روتے ہوئے نصیحت کرنے لگیں اور فرمانے لگیں میں نے تو نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ وہ دونوں حضرت عائشہ سے اصرار کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے ابن زبیر سے بات کر لی۔ اور نذر کے کفارے میں چالیس گردنیں آزاد کیں۔ بعد میں جب کبھی وہ اس نذر کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ ان کے آنسوان کی اوڑھنی کو تر کر دیتے۔ (بخاری)

۱۸۶۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین اُحد کی طرف تشریف لے گئے اور آٹھ سال بعد ان کے لئے اس طرح دعا فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کہتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ تمہارے ساتھ وعدے کی جگہ حوض ہے اور میں اس کو اپنے اس مقام پر دیکھ رہا ہوں۔ خبردار! مجھے تمہارے بارے میں شرک کا خطرہ نہیں لیکن خدشہ اس بات کا ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کرنے لگو''۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یہ آخری نگاہ تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خطرہ ہے کہ اس میں رغبت کرنے لگو' آپس میں اس کی وجہ سے لڑنے لگو اور اس طرح ہلاک ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے ہلاک ہوئے۔ یہ آخری دیدار تھا جو میں نے منبر پر آپ کا کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا' اللہ

أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا" وَالْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلٰوةُ الْمَعْرُوْفَةُ.

کی قسم میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں یا زمین کی چابیاں دی گئیں ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی قسم تمہارے بارے میں یہ مجھے خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے خطرہ یہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ مقتولین اُحد پر صلوٰۃ کا معنی دُعا ہے۔ نہ کہ معروف نمازِ جنازہ۔

۱۸۶۳ : وَعَنْ أَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۳: حضرت ابو زید عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا' نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا' اسکی ہمیں اطلاع دی۔ ہم میں سب سے بڑے علم والے وہی ہیں جو ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

۱۸٦٤ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اس کو اطاعت کرنی چاہئے اور جو یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے''۔ (بخاری)

۱۸٦٥ : وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۵: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ پر پھونکے مارتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۸٦٦ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْأُوْلٰى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً" وَفِيْ رِوَايَةٍ:

۱۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کو اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو دوسری ضرب میں مارے اس کو اتنی اتنی نیکیاں پہلی سے کم اور اگر اس کو تین ضربوں میں مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے دوسری

"مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ کُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِکَ، وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِکَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْوَزَغُ الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَصَ.

ضرب میں مارا اس کو اس سے کم اور جس نے تیسری ضرب میں میں مارا اس کو اس سے کم۔

(مسلم)

اہل لغت فرماتے ہیں کہ اَلْــوَزَغُ: سام ابرص کی قسم کا بڑا جانور (کرلا) ہے۔

۱۸۶۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِیَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ، فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهُ اللّٰهُ اَنْ یَعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ بِلَفْظِهٖ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

۱۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا۔ آج میں ضرور صدقہ کروں گا پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کررہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ میں آج پھر صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس کو ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ کیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ بدکار عورت پر صدقہ ہو گیا۔ میں آج رات پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اس کو ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں۔ صدقہ چور کو پہنچ گیا' زانیہ کے ہاتھ میں آیا اور مالدار کو مل گیا۔ اس کو خواب دکھایا گیا جس میں کہا گیا کہ تیرا صدقہ چور پر قبول ہو گیا۔ اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آئے اور زانیہ پر قبول ہو گیا شاید کہ وہ زنا سے پاکبازی اختیار کرے اور غنی پر بھی قبول ہو گیا شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اپنے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔ بخاری نے ان لفظوں سے بیان کیا اور مسلم نے اسی معنی کو روایت کی۔

۱۸۶۸: وَعَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ، وَکَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً

۱۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ کے لئے دستی کا گوشت پیش کیا گیا اور یہ گوشت آپؐ کو پسند تھا۔ پس آپؐ دانتوں سے توڑ توڑ کر کھانے لگے

وَقَالَ : "اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ' هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ؟ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ ' وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ ' وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ ' فَيَقُوْلُ النَّاسُ : اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ ' اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ ' خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ ' وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ ' وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ ' اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَقَالَ : اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ ' وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ' وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ: نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ : اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ – فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ : اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَى الْاَرْضِ ' وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا ' اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ ' اِلٰى تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا؟ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ : اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ' وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ ' نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ' اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ : اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ

اور فرمانے لگے میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے تاکہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے اور دعوت دینے والے کی بات سن سکیں اور سورج لوگوں کے قریب ہوگا۔ لوگوں کو غم اور بے چینی اس حد تک ہوگی جس کی وہ طاقت اور برداشت نہ رکھیں گے۔ لوگ کہیں گے کیا تم اس تکلیف کو دیکھ رہے ہو جس میں تم مبتلا ہو کہ وہ کس حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیا تم نہیں غور کرتے کسی ایسے شخص کے بارے میں جو تمہارے لئے تمہارے ربّ کے ہاں سفارش کرے۔ پس وہ ایک دوسرے کو کہیں گے۔ تمہارے والد آدمؑ ہیں۔ وہ سب ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم تُو سب انسانوں کا باپ ہے۔ تجھے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے روح پھونکی اور فرشتوں کو اس نے حکم دیا۔ پس انہوں نے تمہیں سجدہ کیا اور تمہیں جنت میں ٹھہرایا۔ کیا آپؑ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش نہیں کریں گے۔ کیا آپؑ اس تکلیف کو نہیں دیکھ رہے کہ جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ پس وہ فرمائیں گے' بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا سخت غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے ناراض ہوا اور نہ ہی بعد میں وہ اس طرح ناراض ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے روکا' پس مجھ سے نافرمانی ہو گئی۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم نوحؑ کے پاس جاؤ۔ پس وہ سب لوگ نوحؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح! آپؑ زمین پر پہلے رسول ہیں اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ فرمایا۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے' جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا آپؑ ہمارے لئے اپنے ربّ کے ہاں سفارش نہیں کرتے؟ وہ فرمائیں گے آج کے دن بے شک میرا ربّ اتنا غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے غضبناک ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔

وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

وَإِنِّي كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي: اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي: اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى - فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَفِي رِوَايَةٍ "فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا

اس نے مجھے دعوت دینے کے لئے کہا۔ میں نے وہ دعوت اپنی قوم کو دی۔ میری جان' میری جان' میری جان۔ تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ اور وہ ابراہیمؑ کے پاس جا کر کہیں گے۔ اے ابراہیمؑ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اہل زمین میں اس کا خلیل ہے۔ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش کر دو۔ کیا تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے' جس میں ہم مبتلا ہیں۔ وہ انہیں فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا غضبناک ہے کہ نہ وہ پہلے اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ میں نے تین باتیں ایسے کہی تھیں جو واقعہ کے خلاف تھیں۔ مجھے تو اپنی فکر ہے' اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ پس وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات اور کلام کے ساتھ آپؑ کو خاص کیا۔ آپ ہمارے لئے اپنے ربّ کے پاس سفارش کریں۔ کیا آپؑ اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ وہ فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا ناراض ہے نہ اس سے پہلے اتنا ناراض ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا۔ بے شک میں نے تو ایک جان کو مار دیا تھا جس کے قتل کا مجھ کو حکم نہ تھا۔ مجھے تو اپنی فکر ہے' اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے عیسیٰ! تو اللہ کا رسول اور کلمہ ہے جس کو اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے آئی ہوئی روح ہے تو نے پنگوڑے میں کلام کیا۔ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش کرو۔ کیا تم اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس میں آج ہم مبتلا ہیں؟ پس عیسیٰ فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا ناراض ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا ناراض ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ وہ کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے۔ مجھے تو اپنی پڑی ہے' مجھے تو اپنی پڑی ہے اور اپنی۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم محمدؐ کے پاس جاؤ۔ پس وہ محمدؐ کے پاس آئیں گے اور ایک

تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَانْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَارْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ، اُمَّتِيْ يَا رَبِّ، اُمَّتِيْ يَا رَبِّ - فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ - ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

روایت میں ہے کہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ پھر کہیں گے اے محمدؐ آپؐ اللہ کے رسول ہیں' انبیاء کے خاتم ہیں' اللہ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ آپؐ ہمارے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کریں۔ کیا آپؐ نہیں دیکھ رہے جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں؟ پس میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے ربّ کی بارگاہ میں سجدے میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ مجھ پر اپنی ایسی تعریفیں اور عمدہ ثنائیں کھولے گا جو آج تک مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولی گئیں۔ پھر کہا جائے گا اے محمدؐ! سر اٹھاؤ اور سوال کرو۔ سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کرو' سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے ربّ میری امت' میری امت' اے میرے ربّ۔ پس کہا جائے گا اے محمدؐ اپنی امت میں سے بلا حساب والوں کو دائیں جانب والے دروازے سے جنت میں داخل کر لو اور میرے امتی' لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ اللہ کی قسم! دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مکہ اور حجر کے درمیان۔ یا فرمایا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۹ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ بِاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ : يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا - قَالَتْ

۱۸۶۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے چل دیئے' جبکہ وہ دودھ پیتے بچے تھے' اور ان کو بیت اللہ کے نزدیک ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم اور مسجد حرام کے بالائی حصہ کی جگہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ ان جگہوں میں کوئی متنفس موجود نہ تھا اور نہ ہی وہاں پانی کا نام ونشان تھا۔ ان دونوں کو وہاں اتار کر ان کے پاس ایک کھجور کی تھیلی اور ایک مشک جس میں کچھ پانی تھا' ابراہیم علیہ السلام پیچھے مڑ کر چل دیئے۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا اے ابراہیمؑ کہاں جا رہے ہو کیا ہمیں اس وادی میں چھوڑے جا رہے ہو جس میں کوئی غم خوار ساتھی ہے اور نہ کوئی چیز؟ انہوں نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی لیکن ابراہیم

لَهُ: آللّٰهُ اَمَرَکَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ - قَالَتْ اِذًا لَا یُضَیِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِیْمُ ﷺ حَتّٰی اِذَا کَانَ عِنْدَ الثَّنِیَّةِ حَیْثُ لَا یَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَیْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ: رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ" حَتّٰی بَلَغَ "یَشْکُرُوْنَ" وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِیْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا فِی السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ یَتَلَوّٰی - اَوْ قَالَ یَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ کَرَاهِیَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِی الْاَرْضِ یَلِیْهَا فَقَامَتْ عَلَیْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِیَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰی اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِیَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْیَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْوَادِیَ، ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَیْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰی اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "فَلِذٰلِکَ سَعَی النَّاسُ بَیْنَهُمَا" فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَی الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهْ - تُرِیْدُ نَفْسَهَا - ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَیْضًا فَقَالَتْ: قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ غَوَاثٌ فَاَغِثْ، فَاِذَا هِیَ بِالْمَلَکِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ

علیہ السلام ان کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بالآخر ہاجرہ نے ان کو کہا کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔ تب ہاجرہ نے کہا پھر وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس کے بعد وہ واپس لوٹ آئیں۔ ابراہیم علیہ السلام چلتے رہے یہاں تک کہ ثنیہ کے پاس پہنچے۔ جہاں وہ ان کو نہ دیکھتے تھے تو آپ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعائیں کی۔ ''اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں ٹھہرایا جس میں کھیتی نہیں......'' اسماعیلؑ کی والدہ اپنے بیٹے اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور خود پانی پیتی رہیں یہاں تک کہ مشک کا پانی ختم ہو گیا۔ وہ خود بھی پیاس محسوس کر رہی تھیں اور یہ بھی دیکھ رہی تھیں کہ بیٹا بھی پیاس کی وجہ سے بلبلا رہا یا زمین میں لوٹ رہا ہے۔ وہ اس منظر کو ناپسند کرتے ہوئے چل دیں۔ انہوں نے اس جگہ سے سب سے زیادہ قریب صفا کے پہاڑ کو پایا پس وہ اس پر کھڑی ہو گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی انسان نظر آئے لیکن بے سود۔ وہ صفا سے اتری اور وادی تک پہنچیں۔ پھر اپنی قمیص کا کنارہ اٹھا کر ایک مصیبت زدہ شخص کی مانند دوڑ کر وادی کو عبور کیا پھر مروہ پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو گئیں اور دیکھا کہ کوئی انسان نظر آئے لیکن کسی کو نہ پایا۔ یہ انہوں نے سات مرتبہ دہرایا۔ انہوں نے یہ سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس لئے لوگ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں جب وہ مروہ پر چڑھ گئیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو اپنے آپ کو کہنے لگیں خاموش! پھر انہوں نے کان لگایا تو دوبارہ وہ آواز سنی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تو نے آواز تو سنا دی اگر تیرے پاس کوئی معاونت کا سلسلہ ہے (تو سامنے آ) پس اسی لمحہ فرشتہ زم زم کی جگہ کے پاس تھا۔ پس اس نے اپنی ایڑی یا پر سے کریدا۔ یہاں تک کہ پانی ظاہر ہو گیا ہاجرہ اس کے گرد حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگیں اور پانی کو چلو میں لے کر مشک

بِعَقِبِهٖ – اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ – حَتّٰى ظَهَرَ الْمَآءُ ،
فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا ،
وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ الْمَآءَ فِىْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ
بَعْدَ مَا تَغْرِفُ ، وَفِىْ رِوَايَةٍ : بِقَدْرِ مَا
تَغْرِفُ – قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ
تَرَكَتْ زَمْزَمَ – اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ
الْمَآءِ – لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا" قَالَ
فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا
الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتًا
لِلّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَهْلَهٗ ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْاَرْضِ
كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ
وَعَنْ شِمَالِهٖ ، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ
بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ
مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَآءَ ، فَنَزَلُوْا فِىْ اَسْفَلِ
مَكَّةَ ، فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ
لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِىْ وَمَا فِيْهِ
مَآءٌ ، فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ
بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاُمُّ
اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ فَقَالُوْا : اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ
نَّنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلٰكِنْ لَا حَقَّ
لَكُمْ فِى الْمَآءِ قَالُوْا: نَعَمْ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ النَّبِىُّ ﷺ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ ،
وَهِىَ تُحِبُّ الْاُنْسَ ، فَنَزَلُوْا فَاَرْسَلُوْا اِلٰى
اَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ

میں ڈالنے لگیں وہ پانی جتنا چلو سے لیتی اتنا ہی پانی نیچے سے جوش مارتا
اور ایک روایت میں ہے کہ جتنا وہ چلو میں لیتی اتنا وہ جوش مارتا۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ
اسماعیلؑ کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتی یا پانی کے
چلو نہ بھرتیں تو زمزم ایک بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ فرماتے
ہیں حضرت ہاجرہ نے پیا اور اپنے بیٹے کو پلایا۔ فرشتے نے اس کو کہا تم
ضائع ہونے کا خوف مت کرو۔ یہاں اللہ کا ایک گھر ہے جس کی تعمیر
یہ لڑکا اور اس کا والد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس گھر والوں کو
ضائع نہیں کرتے۔ بیت اللہ کی جگہ زمین سے ٹیلے کی طرف بلند
تھی۔ سیلاب آ کر اس کے دائیں اور بائیں جانب سے گزر جاتا
یہاں تک کہ بنو جرہم کا ایک گروہ وہاں سے گزرا یا ان کا ایک گھرانہ
کدا کے راستے ادھر سے ہو کر گزرا۔ وہ مکہ کی نچلی جانب اترے تو
انہوں نے ایک پرندہ منڈلاتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے کہا یہ پرندہ پانی
پر چکر لگا رہا ہے۔ ہمیں تو زمانہ گزر گیا اس وادی میں کوئی پانی نہیں۔
چنانچہ انہوں نے ایک یا دو قاصدوں کو بھیجا۔ پس انہوں نے پانی پا کر
لوٹ کر قافلے کو پانی کی اطلاع دی۔ وہ ادھر متوجہ ہوئے جبکہ اسماعیلؑ
کی والدہ پانی کے پاس تھیں اور کہنے لگے کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو
کہ ہم تمہارے قریب اتریں۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن پانی پر تمہارا
کوئی حق نہ ہوگا۔ انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا یہ
بات حضرت اسماعیل کی والدہ کی مرضی کے مطابق ہوئی وہ مانوسیت
پسند تھیں۔ وہ پانی کے پاس اتر پڑے اور انہوں نے اپنے اہل کی
طرف پیغام بھیجا پس وہ بھی ان کے پاس آ کر مقیم ہو گئے۔ یہاں تک
کہ جب وہاں کئی گھر ہو گئے اور لڑکا جوان ہو گیا اور ان سے عربی سیکھ
لی۔ آپ ان میں سب سے زیادہ نفیس اور جوانی میں عجیب دل پسند
تھے جب بالغ ہو گئے تو انہوں نے اپنے خاندان میں سے ایک عورت
سے ان کا نکاح کر دیا اور حضرت اسماعیلؑ کی والدہ فوت ہو گئیں

اَبْيَاتٍ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ ، فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ ، فَجَآءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ ، فَسَاَلَ امْرَاَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا – وَفِيْ رِوَايَةٍ : يَصِيْدُ لَنَا – ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ ، فَقَالَتْ : نَحْنُ بِشَرٍّ ، نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَشِدَّةٍ ، وَشَكَتْ اِلَيْهِ – قَالَ : فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ اقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ – فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ كَاَنَّهُ اٰنَسَ شَيْئًا فَقَالَ : هَلْ جَآءَكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ جَآءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَسَاَلَنِيْ : كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ : فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُقَارِقَكِ ، اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ – فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى ، فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهِ فَسَاَلَ عَنْهُ – قَالَتْ : خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا – قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ ، وَسَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ – فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ ، فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ – قَالَ : فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ : اَلْمَآءُ – قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ

پس ابراہیم علیہ السلام اسماعیل کی شادی کے بعد تشریف لائے تا کہ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھیں۔ اسماعیل کو نہ پا کر ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں۔ پھر اس سے ان کے گزراوقات اور عام حالت پوچھی۔ اس نے کہا ہم بری حالت' تنگی اور سختی میں ہیں اور ان کے پاس شکایت کی۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا خاوند آ جائے تو ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلے۔ جب اسماعیل آئے تو انہوں نے کوئی چیز گویا محسوس کی۔ پھر انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ کہنے لگی جی ہاں۔ اس اس شکل کے ایک بزرگ آئے تھے اور انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا۔ پس میں نے ان کو اطلاع دی پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا گزراوقات کیسا ہے؟ پس میں نے ان کو بتلایا کہ ہم مشقت اور تکلیف میں ہیں۔ تو اسماعیلؑ نے کہا کیا انہوں نے کسی چیز کی تمہیں نصیحت کی؟ اس نے کہا جی ہاں مجھے یہ حکم دیا کہ میں تمہیں سلام کہوں اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لئے تمہیں کہوں۔ اسماعیل نے کہا وہ میرے والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تم سے جدائی اختیار کروں۔ پس اس کو طلاق دے دی اور انہیں میں سے ایک دوسری عورت سے نکاح کیا۔ پس ابراہیمؑ جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر اس کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی کے پاس تشریف لا کر ان کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کس حال میں ہو اور تمہاری زندگی اور گزران کیسا ہے؟ تو اس نے کہا ہم خیریت اور وسعت میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی تو ابراہیمؑ نے سوال کیا' کیا چیز کھاتے ہو؟ اس نے کہا گوشت! تمہارا مشروب کیا ہے؟ کہا پانی۔ ابراہیمؑ نے دعا کی اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل

يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ" قَالَ:
فَهُمَا لَا يَخْلُوْا عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ
يُوَافِقَاهُ' وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَآءَ. فَقَالَ: اَيْنَ
اِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيْدُ'
فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: اَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ
قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ:
طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ - قَالَ: اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ - قَالَ:
فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ "بَرَكَةُ دَعْوَةِ
اِبْرَاهِيْمَ" قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ
عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ - فَلَمَّا
جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ: هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟
قَالَتْ: نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ
عَلَيْهِ' فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهُ' فَسَاَلَنِيْ
كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّا بِخَيْرٍ - قَالَ
فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ يَقْرَأُ
عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ
بَابِكَ - قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ' وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ
اَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَكِ' ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ
اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ
نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ' فَلَمَّا
رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ
وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ
اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ' قَالَ: فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ
رَبُّكَ؟ قَالَ: وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ: وَاُعِيْنُكَ -
قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا

فرما۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس دن ان کے پاس ایک دانہ بھی نہ تھا
اگر ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے۔ حضرت ابن عباس
فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں مکہ کے علاوہ ان دونوں پر کوئی گزر
نہیں کرسکتا اور نہ اس کو موافق آتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ
ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے فرمایا اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے
کہا وہ شکار کرنے گئے ہیں ان کی بیوی نے کہا آپ ہمارے پاس
تشریف نہیں رکھتے کہ کھائیں پئیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا پینا کیا
ہے تو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور مشروب پانی ہے۔ تو آپ نے
دعا فرمائی اے اللہ! ان کے کھانے اور مشروب میں برکت نازل
فرما۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابوالقاسمؐ نے فرمایا: ''یہ ابراہیمؑ کی دعا کی
برکت ہے''۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: ''جب تمہارا خاوند آجائے تو ان کو
میرا سلام کہنا۔ اور ان کو کہہ دینا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم
رکھے۔ حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا
ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہمارے پاس ایک خوبصورت شکل والے
شیخ آئے تھے اور ان کی تعریف بیان کی چنانچہ انہوں نے مجھ سے
تمہارے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو اس کی اطلاع دی پھر
انہوں نے مجھ سے پوچھا ہمارا گزران کیسا ہے۔ میں نے ان کو بتلایا
کہ ہم خیریت سے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا انہوں تمہیں کسی چیز کی
نصیحت فرمائی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ وہ تمہیں سلام کہتے تھے اور حکم
دیتے تھے کہ دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھو۔ اسماعیلؑ نے فرمایا وہ
میرے والد تھے اور تو چوکھٹ ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں
باقی رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ ان سے جتنا اللہ نے چاہا رکے رہے پھر اس
کے بعد تشریف لائے۔ اس حال میں کہ اسماعیل زم زم کے قریب
ایک درخت کے نیچے تیر بنا رہے تھے۔ جب ان کو دیکھا تو اٹھ کر ان
کی خدمت میں پہنچے اور اسی طرح کیا جس طرح والد کا بیٹا احترام کرتا
ہے اور انہوں نے اسی طرح شفقت کی جس طرح والد بیٹے کے ساتھ

وَاَشَارَ اِلَى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَآءٌ، فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ. فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَآءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَآئِهِ: يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ: اِلَى اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَآءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا - قَالَ - فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهِ كَاَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا

شفقت کرتا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا: اے اسماعیل اللہ نے مجھے ایک بات کا حکم دیا ہے۔ اسماعیلؑ نے جواب دیا۔ آپ وہ کر ڈالئے جو آپ کے ربّ نے آپ کو حکم دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: اس میں کیا تم میری اعانت کرو گے۔ جواب دیا میں آپ کی اعانت کروں گا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: پس اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر بناؤں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اپنے اردگرد کی زمین سے بلند تھا۔ پس اس وقت انہوں نے بیت اللہ کی بنیادوں کو بلند کیا۔ اسماعیل پتھر لاتے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیلؑ یہ پتھر لائے اور اس کو رکھا اور اس پر کھڑے ہوئے کر عمارت بنانے لگے۔ اسماعیلؑ ان کو پتھر پکڑا دیتے تھے اور وہ دونوں یہ دعا کرتے تھے: ''اے ہمارے ربّ ہم سے یہ قبول کر بے شک تو ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے''۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور ام اسماعیل کو لے کر چلے اس حال میں کہ ان کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ ام اسماعیل اس مشکیزہ میں سے پانی پیتی رہیں اور بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مکہ میں پہنچے تو ان کو درخت کے نیچے اتار کر ابراہیمؑ اپنے وطن فلسطین واپس لوٹنے لگے تو ام اسماعیل نے ان کا پیچھا کیا جب مقام کداء میں پہنچے تو ام اسماعیل نے ان کو آواز دی۔ اے ابراہیم! کس کے پاس آپ ہمیں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ تو ابراہیمؑ نے کہا اللہ کے۔ تو ام اسماعیل نے کہا میں اللہ تعالیٰ پر راضی ہوں۔ پس وہ لوٹ آئیں اور اس مشکیزہ سے خود پیتی رہیں اور بیٹے کو دودھ پلاتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہو گیا۔ میں جا کر دیکھتی ہوں اگر کوئی انسان نظر آ جائے! حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ جا کر صفا پر چڑھ گئیں اور خوب اچھی طرح دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟ مگر کسی انسان کو نہ پایا۔ جب وادی میں پہنچیں تو دوڑ کر مروہ پر آئیں اور کئی چکر انہوں نے اس طرح لگائے۔ پھر کہنے لگیں۔ میں بچے کو جا

فَنظَرَتْ ، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ ، فَقَالَتْ : اَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ ، فَإِذَا جِبْرِيْلُ ﷺ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا ، وَغَمَزَ بِعَقِبِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ اُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ - وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَكُلِّهَا.

"الدَّوْحَةُ" الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ - قَوْلُهُ "قَفّٰى" اَيْ : وَلّٰى - "وَالْجَرِيُّ" الرَّسُوْلُ - "وَاَلْفٰى" مَعْنَاهُ : وَجَدَ قَوْلُهُ "يَنْشَغُ" : اَيْ يَشْهَقُ.

١٨٧٠ : وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کر دیکھتی ہوں کہ اس کا کیا حال ہے۔ گئیں اور بچے کو دیکھا تو وہ اپنی اس حالت میں تھا گویا وہ موت کی تیاری میں ہے۔ پھر ان کے دل کو قرار نہ آیا اور کہنے لگیں اگر میں جا کر دیکھوں شاید کسی کو دیکھ پاؤں۔ پھر وہ گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور خوب غور سے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے سات چکر پورے کر لئے۔ پھر کہنے لگیں کہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اچانک اس نے ایک آواز سنی تو اس سے کہا اگر تمہارے پاس کچھ بھلائی ہے تو تعاون کرو! پس جبرائیلؑ نے اپنی ایڑی کی نوک زمین پر ماری جس سے پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل گھبرا گئیں اور پانی ہتھیلیوں سے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ (بخاری) بخاری نے ان روایات کو ذکر کیا ہے۔

الدَّوْحَةُ : بڑا درخت۔ قَفّٰى : منہ پھیرا۔ الْجَرِيُّ : قاصد۔ اَلْفٰى : پایا۔ يَنْشَغُ : موت کے لمحات میں سانس لینا۔

۱۸۷۰: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کھمبی بھی من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔

(بخاری و مسلم)

كِتَابُ الاستِغفَارِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ﴾ [محمد:١٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:١٠٦] وَقَالَ تَعَالٰى ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ [النصر:٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ...... وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ [آل عمران:١٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:١١٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:٣٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ بخشش مانگئے اپنی لغزش کی''۔ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سے استغفار کریں کہ بے شک اللہ بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تسبیح بیان کیجئے اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اور اس سے استغفار کیجئے بے شک وہ رجوع فرمانے والا ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں کے لئے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کے ربّ کے ہاں باغات ہیں'' ...... ''اور وہ سحری کے وقت استغفار کرنے والے ہیں'' (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو آدمی کوئی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر وہ اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا''۔ (نساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ آپ ان میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک کہ وہ بخشش مانگنے والے ہیں''۔ (انفال)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جب ان سے کوئی برائی ہو

ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ [آل عمران:١٣٥]

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

جائے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اور انہوں نے اصرار نہیں کیا جو کچھ انہوں نے کیا اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں''۔ (آل عمران)

آیات اس سلسلے میں بہت اور معروف ہیں۔

١٨٧١ : وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ ، وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٧١: حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے دل پر بھی بعض اوقات پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں''۔ (مسلم)

١٨٧٢ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٨٧٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ رجوع کرتا ہوں''۔ (بخاری)

١٨٧٣ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٧٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ لے آئے جو گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا''۔ (مسلم)

١٨٧٤ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ : "رَبِّ اغْفِرْلِىْ وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٨٧٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو مرتبہ استغفار شمار کرتے۔ ان الفاظ میں: ''اے میرے ربّ مجھے بخش دے مجھ پر رجوع فرما بے شک تو رجوع فرمانے والا مہربان ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٧٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ لَزِمَ

١٨٧٥: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے استغفار کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ فرما دیتے ہیں اور ہر غم سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا''۔ (ابوداؤد)

١٨٧٦ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۸۷۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کلمات کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ ...... ''میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

١٨٧٧ : وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَبُوْءُ" بِبَاءٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ وَمَعْنَاهُ اُقِرُّ وَاَعْتَرِفُ.

۱۸۷۷: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ...... ''اے اللہ! تو میرا ربّ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں آپ کے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں۔ میں آپ کی اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میرے عمل میں ہے اور میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو آپ نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تُو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو بخشنے والا نہیں''۔ جس نے یہ کلمات دن میں یقین کے ساتھ پڑھے اور وہ شام سے پہلے اسی دن فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یہ یقین کر کے ان کو پڑھا پھر صبح سے پہلے اس کی موت آ گئی تو وہ بھی جنتی ہے۔ (مسلم)

اَبُوْءُ : میں اقرار اور اعتراف کرتا ہوں

١٨٧٨ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

۱۸۷۸: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا

السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" قِیْلَ لِلْاَوْزَاعِیِّ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ - کَیْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ : یَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الجلال ...... "اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اے جلال و اکرام والے تو بڑی برکتوں والا ہے"۔ اس حدیث کے ایک راوی امام اوزاعی سے پوچھا گیا استغفار کس طرح تھا۔ انہوں نے کہا یوں فرماتے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (مسلم)

۱۸۷۹ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهٖ : "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۸۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت پڑھتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" (بخاری ومسلم)

۱۸۸۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے آدم کے بیٹے جب تو مجھے پکارتا اور مجھ سے اُمید لگاتا ہے تو میں تیرے سارے گناہ بخش دوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے خواہ تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرتا ہے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر زمین بھر گناہوں کے ساتھ تو میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے مجھے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا"۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

"عَنَانَ السَّمَآءِ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ قِیْلَ هُوَ السَّحَابُ، وَقِیْلَ هُوَ مَا عَنَّ لَکَ مِنْهَا، اَیْ ظَهَرَ - "وَقُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِیَ بِکَسْرِهَا وَضَمُّ اَشْهَدُ وَهُوَ مَا یُقَارِبُ مِلْئَهَا.

عَنَانَ السَّمَاءِ : نے عین کے فتح کے ساتھ بیان کیا گیا کہ اس سے مراد بادل ہیں اور بعض نے کہا ہے اس کا معنی ہے جو چیز تیرے سامنے ظاہر ہو جائے۔

قُرَابُ الْاَرْضِ : جو زمین کے بھرنے کی مقدار ہو۔

۱۸۸۱ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ، وَاَکْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ" قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ :

۱۸۸۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے عورتو! تم صدقہ کرو اور کثرت سے استغفار کرو۔ میں نے جہنم میں عورتوں کی کثرت دیکھی ہے"۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کے زیادہ

مَالَنَا اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ : "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ" قَالَتْ : مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ : "شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَا تُصَلِّيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٧٣ : بَابُ بَيَانِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ [الحجر:٤٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَّفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ [الزخرف:٦٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ، يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ، لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا

جہنم میں جانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: "تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو۔ خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو۔ میں نے کوئی نہیں دیکھا جو تمہاری طرح ناقصِ عقل و دین ہو کر عقل والوں پر غالب آ جاتی ہو"۔ ایک عورت نے کہا عقل و دین کے نقصان کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: "دو عورتوں کی گواہی کو ایک مراد کے برابر قرار دیا گیا اور کئی دن بغیر نماز کے رہتی ہو"۔ (مسلم)

باب: ان چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کے لئے جنت میں تیار فرمائی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک تقویٰ والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے (حکم ہوگا) تم داخل ہو جاؤ۔ سلامتی کے ساتھ اس حال میں کہ تم امن سے رہو گے اور ہم ان کے دلوں میں سے ایک دوسرے کے متعلق کینہ کھینچ لیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ان کو ان جنتوں میں نہ تھکاوٹ پہنچے گی اور نہ ان کو جنت سے نکالا جائے گا"۔ (الحجر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے میرے بندو! آج تم پر نہ خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہو گے۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ وہاں تمہیں خوشی کا سامان میسر ہوگا۔ ان پر سونے کی رکابیاں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور اس میں ان کو وہ ملے گا جو ان کے نفس چاہیں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت اندوز ہوں اور (ان کو کہا جائے گا) تم ان میں ہمیشہ رہو۔ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔ ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ تمہارے لئے اس جنت میں کثرت سے میوے ہوں گے۔ جن کو تم کھاؤ گے"۔ (الزحرف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک متقی لوگ امن والے مقام 'باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ وہ باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے' وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اس میں ہر قسم کے پھل امن و سکون سے

الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [الدخان: ١٥١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ، تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ [المطففين:٢٢]

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

١٨٨٢ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ - يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ، وَالتَّكْبِيْرَ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٨٣ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ - وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٨٤ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى

منگوائیں گے۔ اس جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے مگر وہ پہلی موت جو آچکی اور ان کو (اللہ) جہنم کے عذاب سے بچائیں گے۔ یہ (سب) تیرے ربّ کا فضل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک نیک لوگ نعمتوں میں تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ انکے چہروں پر تم آرام وراحت کی تروتازگی محسوس کرو گے اور ان کو مُہر شدہ خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مُہر ہو گی اور رغبت کرنے والوں کو ایسی ہی چیزوں کے بارے رغبت کرنی چاہئے اور اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہو گی یہ ایک شاندار چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔ (المطففین)

آیات اس باب میں معروف ومشہور ہیں۔

۱۸۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اہل جنت جنت میں کھائیں گے، پئیں گے اور نہ ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہ ہو گی، نہ ناک سے رینٹ نکلے گی اور نہ وہ پیشاب کی حاجت محسوس کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں ہضم ہوگا جو مشک کے پسینے کی طرح ہوگا۔ ان کی تسبیح وتکبیر ان کے دل میں ڈالی جائے گی جیسے کہ سانس ڈالا جاتا ہے"۔ (مسلم)

۱۸۸۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فلا ......﴾ کوئی نفس نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کیا کیا چھپا رکھا ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا"۔

۱۸۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چاند کی طرح ہوں گے جو چودھویں کی رات ہوتا

اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً : لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ - اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ - عُوْدُ الطِّيْبِ - اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ : اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمْ فِيْهَا الْمِسْكُ ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ - لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ : قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا"

قَوْلُهُ "عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَآءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ.

۱۸۸۵ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : "سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ ، مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ : هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ : اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ : اَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ ، وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ : اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ : رَضِيْتُ رَبِّ - فَيَقُوْلُ : لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَيَقُوْلُ فِي

ہے' پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہوں گے وہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمک رہا ہو۔ نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ کریں' نہ تھوکیں گے اور نہ ناک بہے گی۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری جیسا ہو گا۔ ان کی انگیٹھیاں عود جیسی خوشبودار لکڑی سے ہوں گی۔ ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور سب ایک ہی قد پر اپنے باپ آدم کی شکل وصورت کے ساٹھ (۶۰) ہاتھ بلند ہو گے''۔ (بخاری ومسلم)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ کستوری کا ہو گا اور ہر ایک کی کم از کم دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز حسن کے سبب گوشت سے نظر آئے گا' ان میں اختلاف نہ ہو گا' نہ باہمی بغض ہو گا اور ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ : بعض محدثین نے اس لفظ کو خا کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ اور بعض نے ان دونوں کے پیش کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۸۵ : حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''موسیٰؑ نے ربّ سے سوال کیا کہ جنت میں کمتر درجہ کا جنتی کیسا ہو گا؟ اللہ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اس وقت آئے گا کہ جنت والے جنت میں داخل کئے جا چکیں گے۔ پس اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں کس طرح داخل ہوں جبکہ لوگ اپنے مکانات میں جا چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا وہ لے چکے؟ پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ جتنا ملک دے دیا جائے؟ اس پر وہ کہے گا میں راضی ہوں۔ اللہ فرمائیں گے۔ تجھے اتنا اور اس کے چار مثل اور دے دیا وہ پانچویں میں مرتبہ کہے گا۔ اے میرے ربّ میں راضی ہوں۔ پھر اللہ

الْخَامِسَةِ : رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ وَلَکَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُکَ ، وَلَذَّتْ عَيْنُکَ - فَيَقُوْلُ : رَضِيتُ رَبِّ ، قَالَ: رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُ غَرَسْتُ کَرَامَتَهُمْ بِيَدِیْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فرمائیں گے یہ اور اس سے دس گنا اور دیا (مزید) تمہیں وہ بھی دیا جس کی تمہارے دل میں خواہش ہے اور تیری آنکھیں جس سے لذت اندوز ہوں۔ وہ کہے گا میرے ربّ میں راضی ہوں۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے ربّ جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ والا کیسا ہوگا۔ فرمایا: ''وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو اپنے بابرکت ہاتھ سے ثابت کیا اور اس پر مُہر لگادی۔ پس کسی آنکھ نے اس کو نہیں دیکھا' کسی کان نے نہیں سنا حتیٰ کہ اس کا خیال بھی کسی دل میں نہیں آیا''۔ (مسلم)

١٨٨٦ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا ' وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ : رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا - فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ : اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی ' فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ' فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی ' فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ : اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ' فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا- فَيَقُوْلُ : اَتَسْخَرُ بِیْ ' اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ" قَالَ : فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَکَانَ يَقُوْلُ : "ذٰلِکَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٨٦: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' بے شک میں اس آخری آدمی کو جو آگ سے سب سے آخر میں نکلے گا اچھی طرح جانتا ہوں یا جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے کو جانتا ہوں۔ وہ آدمی آگ سے گھٹنوں کے بل نکلے گا۔ پس اللہ فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا۔ پھر اس کو خیال پیدا ہوگا کہ جنت تو بھر چکی وہ واپس لوٹ کر جائے گا اور کہے گا اے میرے رب! جنت کو میں نے بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ اسے فرمائیں گے جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر جنت کے پاس آئے گا اور خیال کرے گا کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پھر لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا۔ اے ربّ! میں نے اس کو بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ فرمائیں گے: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' تجھے دنیا اور اس کے دس گنا برابر دے دیا یا بے شک تجھے دس گنا دنیا کے برابر دیا۔ پس وہ کہے گا کیا آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہیں حالانکہ آپ مالک الملک ہیں؟۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس مقام پر اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پس آپؐ فرماتے تھے یہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

١٨٨٧ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ: "اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً

١٨٨٧: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' بے شک مؤمن کے لئے کھوکھلے

مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِيلًا ' لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمِيلُ" سِتَّةُ آلَافِ ذِرَاعٍ.

موتی کا خیمہ ہوگا جس کی طوالت ساٹھ میل ہوگی اور اس میں مؤمن کے گھر والے ہوں گے جن پر وہ چکر لگائے گا اور وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے"۔ (بخاری و مسلم)

اَلْمِیْلُ: چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

١٨٨٨ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَـــرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَّا يَقْطَعُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَيَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِـــي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا.

١٨٨٨: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک درخت ہوگا اگر عمدہ، پتلی کمر والے تیز گھوڑے کا سوار سو سال بھی چلے تو اس کے سایہ کو سو سال تک طے نہ کر سکے"۔ (بخاری و مسلم)

ان دونوں نے اس روایت کو بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سوار سو سال اس کے سائے میں چلتا رہے گا پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔

١٨٨٩ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ" قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ: قَالَ : بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٨٩: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل جنت اپنے سے بلند درجہ والے بالانشینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرق و مغرب کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں۔ یہ فرق ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام کو ہی حاصل ہو سکیں گے۔ دوسرے لوگ تو ان تک نہ پہنچ سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: "کیوں نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' ان لوگوں کو بھی ملیں گے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے"۔ (بخاری و مسلم)

١٨٩٠ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٩٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ اس تمام جہاں سے بہتر ہے جس پر سورج کی شعاعیں طلوع ہوتی یا غروب ہوتی ہیں"۔ (بخاری و مسلم)

١٨٩١ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

١٨٩١: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ سُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ ہر جمعہ کو جایا کریں گے۔ پس شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں خوشبو بکھیر دے گی جس سے ان کے حسن و خوبصورتی میں اضافہ ہو جائے۔ پھر وہ لوٹ کر اپنے اپنے گھروں کو آئیں گے تو اس حالت میں کہ ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہمارے میں حسن و خوبی میں بڑھ گئے ہو‘‘۔ (مسلم)

۱۸۹۲ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَوْنَ الْغُرَفَ فِی الْجَنَّةِ كَمَا تَرَآءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِی السَّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۲: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک جنتی ایک دوسرے کے مکانات کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر ستارے کو دیکھتے ہو‘‘۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۳ : وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ : "فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، ثُمَّ قَرَاَ "تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۹۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپؐ نے جنت کی تعریف فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ گفتگو سے فارغ ہوئے۔ پھر اس حدیث کے آخر میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ’’اس میں وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ آیات پڑھی: ’’جنت میں وہ لوگ جائیں گے جن کے پہلو ...... کوئی جان نہیں جانتی جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ کی گئی ہے‘‘ تک پڑھی‘‘۔ (بخاری)

۱۸۹۴ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِیْ مُنَادٍ : اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۴: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک نداء دینے والا نداء دے گا۔ بے شک تم نے ہمیشہ جینا ہی جینا ہے‘ تم پر کبھی موت نہ آئے گی۔ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر کبھی بڑھاپا نہ آئے گا۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور کبھی تم پر تنگی نہ آئے گی‘‘۔ (مسلم)

۱۸۹۵ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰی وَيَتَمَنّٰی فَيَقُوْلُ لَهٗ : هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ، فَيَقُوْلُ لَهٗ : فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ادنیٰ جنتی کا مرتبہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا تمنا کرو۔ پس وہ تمنا کرے گا۔ پھر تمنا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پس بے شک تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جو تُو نے تمنا کی اور اتنا ہی اور بھی''۔ (مسلم)

۱۸۹٦ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ : فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ - فَيَقُوْلُ : هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : وَمَالَنَا لَا نَرْضٰی يَا رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ - فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹٦ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جنت والوں کو فرمائیں گے اے جنتیو! پس وہ عرض کریں گے: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ'' اے ہمارے ربّ ہم حاضر ہیں تمام بھلائی آپ کے دست قدرت میں ہیں''۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ دے دیا جو تیری مخلوق میں سے کسی کو نہیں ملا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دے دوں؟ پس وہ کہیں گے کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی لازم کر دی۔ پس میں تم پر کبھی اس کے بعد ناراض نہ ہوں گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۷ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ : اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ ، لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۷ : حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ آپؐ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بے شک تم اپنے ربّ کو کھلی آنکھوں سے اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو۔ کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت و تکلیف (بھیڑ وغیرہ) کی نہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۸ : وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : اَلَمْ

۱۸۹۸ : حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے''۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم کسی اور چیز کو چاہتے ہو جس کا میں اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے

تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

چہروں کو سفید نہیں کر دیا؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نہیں بچا لیا؟ پھر اللہ تعالیٰ حجابات کو ہٹا دیں گے پس لوگوں کو اب تک کوئی چیز نہیں دی گئی جو اتنی محبوب ہو جتنا اپنے ربّ کو دیکھنا''۔ (مسلم)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ ، وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے۔ ان کا ربّ ان کی رہنمائی ان کے ایمان کی وجہ سے ان جنات کی طرف فرمائیں گے جو نعمتوں والی ہیں۔ ان کی پکار اس میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ہوگی اور ان کا تحفہ اس میں سلام ہوگا اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ربّ العالمین کے لئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ - وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری اس کی طرف راہنمائی فرمائی اور ہم اس قابل نہ تھے کہ راہ پا سکیں اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتے۔ اے اللہ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو آپکے بندے اور رسول نبی اُمّی ہیں اور آل محمد اور ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں اور

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

برکتیں نازل فرما محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور ان کی آل اور ازواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح آپ نے برکت اتاری ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر جہانوں میں۔ بے شک آپ تعریفوں والے بزرگیوں والے ہیں۔

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ "فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَابِعَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ بِدِمَشْق.

امام نووی فرماتے ہیں میں سوموار ۴ رمضان المبارک ۶۷۰ ہجری کو دمشق میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوا۔

تَمَّتِ الْكِتَابُ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَمِيْلِ تَوْفِيْقِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

میں اس کتاب کے ترجمہ کی ان سطور سے لیلۃ الجمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۲۱ ہجری کو فارغ ہوا اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے اور ناشر خالد مقبول اور ان کے والدین دنیا وآخرت کی عظیم کامیابیاں عنایت فرمائے اور ان کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

۳۷: باب تراجم الرواۃ من الرجال و النساء

الاسماء

ملاحظات: یہاں ان تراجم کا تذکرہ کیا گیا ہے' امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جن کا تذکرہ سند میں کیا ہے۔ البتہ متن حدیث کے دوران آنے والے رواۃ کے حالات شرح حدیث میں ذکر کردیئے یا بعض کی طرف اشارہ کردیا اگر ان کے حالات بھی مل جائیں تو فبہا ونعمت۔

(الف)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ: زہرہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ نے تقریب میں فرمایا کہ بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت وسماع ہر دو ثابت ہیں۔ ان کی وفات ۹۵ھ میں ہوئی۔ امام بخاری' مسلم' ابوداؤد' نسائی اور ابنِ ماجہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ: بن قیس بن عبید' یہ خزرج قبیلہ کی شاخ بنونجار سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام سے قبل ہی پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو کاتبین وحی میں شامل فرمایا۔ یہ بدر و احد تمام لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہے۔ مدینہ منورہ میں ان کی وفات ۳۰ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ۱۶۴ روایات ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمنذر تھی۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما: بن حارثہ' یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان سے اور ان کے والد سے بہت پیار تھا۔ اسی لئے ان کو محبوبِ رسول کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام ایمن برکت حبشیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ آپ کی لونڈی تھیں اور انہوں نے آپ کی پرورش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کو اس لشکر کا امیر بنایا جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس لشکر کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا۔ جب آپ ؐ کی بیماری میں شدت آگئی تو آپ ؐ نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ کی وفات کے بعد اس لشکر کو روانہ کیا گیا۔ ان کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی اور مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے۔ احادیث کے ذخیرہ میں ان کی ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) روایات ہیں۔

اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ: یہ بصرہ کے رہنے والے صحابی ہیں۔ ان سے صرف سات روایات مروی ہیں۔ ان کے بیٹے ابوالملیح نے فقط ان سے روایت نقل کی ہے۔

اسلم مولیٰ رسول اللہ (ﷺ) رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابورافع تھی یہ اُحد و خندق اور ان کے بعد والے تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی سلمٰی رضی اللہ عنہا سے کردیا تھا۔ ان سے عبیداللہ بن

ابی رافع پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل انہوں نے مدینہ میں وفات پائی۔ ان کی مرویات کی تعداد ۶۸ ہے۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما: عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر یہ خاندان قریش کی فضیلت والی صحابیات میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باپ کی طرف سے بہن لگتی ہیں اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ محترمہ ہیں۔ یہ انتہائی فصیح و بلیغ، حاضر دماغ، صاحب عقل وفہم تھیں۔ یہ شعر کہتی تھیں۔ ان کے خاوند زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ پھر انہوں نے بقیہ ایام حیات اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزارے یہاں تک کہ وہ مقتول ہوئے۔ ان کے مقتول ہونے کے بعد ان کی نظر جاتی رہی۔ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ ان کا نام ذات النطاقین معروف ہوا کیونکہ انہوں نے اپنے پٹکے کو پھاڑ کر اس کھانے والے تھیلے کا منہ باندھا جو سفر ہجرت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت میں دو نطاق ملنے کی خوشخبری دی۔ ذخیرۂ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد چھپن (۵۶) احادیث ہیں۔

اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا: بن سکن بن رافع بن امرئ القیس، یہ بنو اشہل سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ عورتوں کی خطیبہ تھیں۔ یہ جنگ یرموک میں شریک ہوئیں اور بنفس نفیس انہوں نے نو کفار کو اپنے خیمے کی چوب سے ہلاک کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک سو اکیاسی (۱۸۱) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

اسود بن یزید رحمۃ اللہ: بن قیس نخعی ابو عمرو کوفی، یہ تابعی ہیں۔ ان کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا عمدہ پختہ راوی ہیں ان کے ثقہ اور صاحب عظمت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اسی حج کئے۔ یہ ہر دو رات میں ایک قرآن مجید ختم کرتے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عائشہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

اُسید بن ابی اُسید رحمۃ اللہ: یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد یزید جن کی کنیت ابو اسید ہے روایت نقل کی نیز عبداللہ بن ابی قتادہ سے بھی اور ان سے ابن جریج اور سلیمان بن بلال نے روایت لی ہے۔ ان کی وفات منصور عباسی کی خلافت کے اوائل میں ہوئی۔

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ: بن سماک بن عتیک، ان کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یہ ان معروف صحابہ میں سے ہیں جو زمانہ جاہلیت و اسلام میں شرفاء میں شمار ہوتے تھے۔ یہ عقلاء عرب میں سے ایک تھے، صاحب الرائے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر ستر صحابہ میں یہ بھی شامل تھے۔ بارہ نقباء میں سے تھے۔ اُحد کے میدان میں ان کو سات زخم آئے۔ میدان میں آخر تک ثابت قدم رہے۔ مدینہ منورہ میں ۲۰ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد اٹھارہ (۱۸) ہے۔

اُسید بن عمر رضی اللہ عنہ: ان کو ابنِ جابر بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن اثیر اُسد الغابہ میں رقم طراز ہیں کہ یہ ابن عمرو کندی سلولی ہیں اور بعض نے کہا دریکی ہیں اور بعض نے شیبانی بتایا۔ یہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حجاج کے زمانہ تک زندہ رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔

اُم کلثوم عقبہ رضی اللہ عنہا: بن ابی معیط' یہ مکہ میں اسلام لائیں اس وقت تک عورتوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ شروع نہ کیا تھا۔ انہوں نے ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کی اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿اِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ رسول اللہ ﷺ سے دس روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں قبیلہ بنو خزاعہ سے ان کا تعلق ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بسم اللہ کے متعلق انہوں نے نقل کی ہے۔ وہ روایت بخاری و مسلم دنوں میں موجود ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ: یہ انصار مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہیں۔ خدمت کی ذمہ داری دس سال کی عمر تک سنبھالی اور دس سال تک خدمت میں رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ابو حمزہ تجویز فرمائی۔ ان کی والدہ محترم مشہور صحابیہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ نے حضرت انس کے لئے دعا فرمائی ''اللھم اکثر مالہ و ولدہ و بارک لہ و ادخلہ الجنۃ '' اے اللہ اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما اور اس کو برکت عنایت فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ کثیر المال صحابہ میں سے تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی اولاد در اولاد در اولاد کی تعداد ایک سو بیس سے زائد تھی۔ انہوں نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ بصرہ میں ۹۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔

اَوس بن اوس رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں' جنہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ان کی مسجد اور گھر ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں جن کو ترمذی' ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

ایاس بن ثعلبہ ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ: یہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلسلہ نسب ثعلبہ بن حارث بن خزرج ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تین احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

ایاس بن عبداللہ رحمتہ اللہ: بن زیاب یہ دوس قبیلہ سے ہیں۔ یہ مکہ میں وارد ہو کر مقیم ہو گئے۔ ان سے عبداللہ یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فقط روایت لی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ نے کو ان ثقات تابعین میں شمار کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(الباء)

براء بن عازب (ابو عمارہ) رضی اللہ عنہ: بن حارث خزرجی' یہ ان قائدین صحابہ میں سے ہیں جن کے ہاتھ پر عظیم

فتوحات ہوئیں۔ چھوٹی عمر میں اسلام لائے اور پندرہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں شریک ہوئے وہ غزوہ خندق ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ نے ان کو اپنے زمانہ خلافت میں رے (فارس) کا حاکم مقرر فرمایا۔ انہوں نے ابہر پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا اور پھر قزوین پر قابض ہو گئے۔ پھر وہاں سے زنجان کی طرف کوچ کیا اور زور وقوت سے اس کو فتح کر لیا۔ ۷۱ھ میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی روایات ۳۰۵ ہیں۔

بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن حارث اسلمی۔ یہ بدر سے قبل اسلام لائے مگر بدر میں شرکت نہ کی۔ بعض نے کہا یہ بدر کے بعد اسلام لائے اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ ۶۲ھ میں مرو کے مقام پر وفات پائی۔ یہ خراسان میں فوت ہونے والے صحابہ میں آخری صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے ۱۷۷ روایات بیان کی ہیں۔

بشیر بن قیس تغلبی رحمۃ اللہ: یہ اہل قنسرین میں سے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ کثیر الصدق ہیں۔ ابوداؤد نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کرنے والوں میں سے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت کی ہے۔

بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابولبابہ اوسی ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پندرہ روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: یہ حبشی تیمی ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ یہ مؤذن رسول ﷺ ہیں۔ یہ قدیم اسلام والہجرات ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بے شمار تکالیف اٹھانی پڑیں اور انہوں نے ان تکالیف پر صبر کیا۔ یہ بدر واحد غرضیکہ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جہاد کے لئے شام تشریف لے گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ ان کی وفات ۲۰ھ میں واقع ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۴۴ ہے۔

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مزینہ کے وفد میں ۵ھ میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ میں شریک تھے۔ یہ مزنیہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی' ۶۰ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے آٹھ (۸) احادیث روایت کی ہیں۔

(التاء)

تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ: بن خارجہ' ان کی کنیت ابورقیہ ہے۔ ان کی نسبت دار بن ہانی کی طرف کی جاتی ہے۔ جو قبیلہ لخم سے تھے۔ یہ ۹ھ میں اسلام لائے۔ یہ مدینہ میں رہائش پزیر تھے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغ جلایا۔ فلسطین

میں ۴۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی ۱۸ روایات ہیں۔

تمیم بن اُسید رضی اللہ عنہ: بن عبدالعزیٰ' یہ بنوخزاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو حرم کی حدود کی تجدید کا حکم فرمایا تو انہوں نے حدود کے ان پتھروں میں سے 'جو اکھڑ چکے تھے' کو نئے سرے سے گاڑ کر درست کر دیا۔ یہ مکہ میں مقیم رہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اٹھارہ (۱۸) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

(الثاء)

ثابت بن اسلم بنانی رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد بصری ہے۔ یہ زیادہ تر حضرت انس سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مغفل اور بہت سارے تابعین سے روایت نقل کرتے ہیں۔ امام احمد اور نسائی اور عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۷ھ میں ہوئی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۲۵۰ احادیث نقل کیں ہیں۔

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوزید ہے۔ یہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے ہیں۔ یہ ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ میں تھے۔ قریباً ۷۰ھ فتنہ ابن زبیر کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور اصلی وطن مکہ اور یمن کے درمیان مقام سرات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا اور پھر یہ وفات تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لگے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ حمص چلے گئے اور وہاں مکان بنایا اور ۵۴ھ میں وہیں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) احادیث نقل کی ہیں۔

(الجیم)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن جنادہ السوائی' یہ بنوزہرہ کے حلیف ہیں۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے ۷۴ھ میں جب بشر کی عراق پر گورنری تھی تو ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۴۶ روایات لکھی ہوئی ملتی ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ: خزرجی سلمی ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی عمر چھوٹی تھی۔ صحیح مسلم میں خود ان کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں حصہ لیا۔ میں بدر و احد میں موجود نہیں تھا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک دیا۔ جب میرے والد احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا۔ یہ کثیر الروایات صحابہ میں سے ہیں۔ ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں ۷۴ھ میں انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ: جہمی' ان کی نسبت ہجیم بن عمرو بن تمیم بصری کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابوجری ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی روایات انہوں نے نقل کی ہیں' البتہ بخاری و مسلم میں ان کی کوئی روایت موجود نہیں۔

جبلہ بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ: تیمی کوفی' یہ تابعین میں سے ہیں۔ حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے روایات لی ہیں۔ شعبہ اور ثوری رحمۃ اللہ نے ان کی روایات لی ہیں۔ قطان بن معین ابوحاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۵ھ میں ہوئی۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی' ان کی کنیت ابوعدی ہے یہ قریش کے علماء اور سرداروں میں سے تھے۔ یہ قریش اور عرب کے ماہر نسبوں میں سے تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں ہوئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) احادیث نقل کی ہیں۔

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ: بن جابر' یہ قبیلہ جبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے یہ چالیس روز پہلے ایمان لائے۔ یہ انتہائی خوبصورت تھے۔ یہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ عراق کی لڑائیوں میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ۵۱ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن سفیان بن علقی' یہ عقلہ بجیلہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے ان کو رسول اللہ کی کچھ صحبت حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کوفہ میں پہلے رہائش اختیار کی پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے۔ یہ بصرہ میں معصب بن زبیر کے ساتھ آئے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ: بن سفیان بن عبید' یہ قبیلہ بنی غفار سے تعلق رکھتے ہیں جو کنانہ بن خزیمہ کی اولاد تھے۔ ان کی کنیت ابوذر ہے۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ خود ان کی روایت ہے کہ میں پانچواں مسلمان تھا۔ سچائی میں ان کی مثال بیان کی جاتی ہے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام والا اسلام کیا۔ ان کی وفات ۳۲ھ میں مقام ربذہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۲۸۱ روایات ان سے نقل ہو کر آئی ہیں۔

جرثوم بن ناشر خشنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوثعلبہ ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا جرثوم ہے بعض نے کہا جرثومہ ہے اور بعض نے کہا جرثم یا جرہم ہے۔ ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ بعض نے کہا امیر معاویہ کی خلافت کی ابتداء میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: ابن ابی ضرار مصطلقیہ' یہ ام المومنین ہیں اور ان سے کچھ روایات امام بخاری نے نقل کی ہیں جن میں دو حدیثیں بخاری کی منفرد ہیں اور مسلم نے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن سباق اور ایک جماعت نے روایات لی ہیں۔ ان کی وفات ۵۶ھ میں ہوئی۔

(الحاء)

حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ: انصار خزرجی سلمی' ان کی کنیت ابوقتادہ ہے۔ یہ فارس رسول اللہ ﷺ ان کی کنیت نام سے زیادہ معروف ہیں یہ احد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے کہا کہ انہوں نے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی۔

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک ہے۔ ان کی نسبت قبیلہ اشعر کی طرف ہے جو یمن کا معروف قبیلہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اشعریین کے ساتھ حاضر ہوئے۔ عام طور پر شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں طاعون کے ذریعہ شہید ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے ستائیس احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن عوف رضی اللہ عنہ لیثی: یہ اپنی کنیت ابوواقد کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کے اپنے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا عوف بن حارث ہے اور بعض نے کہا حارث بن مالک بتایا۔ غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں بنوضمرہ' بنولیث اور بنوسعد بکر بن عبد مناۃ کا جھنڈا تھا۔ ۶۸ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۲۴ احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ: یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ماں جائے بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت نقل کی اور ان سے عمران بن ابی انس نے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما: حسیل بن جابر العبسی الیمان حضرت حسیل کا لقب ہے۔ یہ بہادر' فاتح والیوں میں سے تھے۔ منافقین کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو وہ نام بتائے تھے جو اور کسی کو نہ بتائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا گورنر بنایا۔ وہیں ان کی ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ ذخیرہ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۵ ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ: بن یسار بصری' یہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اہل بصرہ کے امام تھے۔ اپنے زمانے کے اساطین علم میں سے تھے۔ ان کو بیک وقت قدرت نے علم' فقاہت' فصاحت' بہادری' زہد جیسی عمدہ صفات کو جمع کر دیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کی ولادت ہوئی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں پروان چڑھے۔ پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: الہاشمی القرشی' ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ یہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فرزند ہیں۔ پیدائش ان کی مدینہ منورہ میں ہوئی اور بیت نبوت میں پرورش پائی۔ یہ بڑے ذی عقل' حوصلہ مند' بھلائی کے خواہاں' انتہائی فصیح و بلیغ اور فی البدیہہ عمدہ گفتگو کرنے والے تھے۔ اہل عراق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

کے بعد ان سے بیعت کی۔ عرصہ چھ ماہ کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو باہمی خون ریزی سے بچانے کے لئے حضرت معاویہ سے صلح کرلی اور خلافت سے چند شرائط کے ساتھ دست برداری اختیار فرمائی۔ ۴۱ھ میں تمام مسلمانوں کا ایک خلیفہ پر اتفاق ہوا۔ اسی لئے اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ۵۰ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ انہوں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ سے ۱۳ احادیث روایت کی ہیں۔

حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ: یہ انصاری مدنی صحابی ہیں۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔ سعید انصار نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ علامہ ابن کلبی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ ان ہی سے طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کا واقعہ منقول ہے۔

حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: یہ قبیلہ بنوعدی سے ہیں۔ ان کی کنیت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام زینب بنت فطعون ہے۔ یہ مہاجرہ عورتوں میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل یہ خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں۔ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ۲ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا۔ ان کی وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔ انہوں نے ساٹھ (۶۰) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ' یہ قریشی الاصل ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ بعثت سے قبل اور بعد آپؐ کے مخلص رفقاء میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چالیس (۴۰) احادیث ان کی روایت سے آئی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد تھی۔

حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ: بن عوف الزہری المدنی' یہ جلیل القدر ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ اُم کلثوم بنت عقبہ اور اپنے ماموں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور بھتیجے سعد اور زہری نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: ان کو الکاتب اور ابو ربعی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے دادا صیف التیمی ہیں۔ ان کو حنظلہ کاتب اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں شامل تھے۔ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔ جنگ قادسیہ میں شرکت کی اور کوفہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

حیان بن حصین رحمۃ اللہ: ان کا لقب ابوالتیاح ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان کے دونوں بیٹے منصور' جریر اور شعبی رحمہم اللہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

(الجاء)

خالد بن عمیر عدوی رحمۃ اللہ: یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں انہوں نے عقبہ بن غزوان سے روایت کی ہے اور ان سے حمید بن ہلال نے روایت لی ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

خالد بن زید رضی اللہ عنہ: بن کلیب بن ثعلبہ انصاری' یہ بنی نجار سے ہیں۔ ابوایوب ان کی کنیت ہے۔ اسی سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ تمام غزوات میں بنفس نفیس حصہ لیا۔ یہ صابر' متقی' غزوات و جہاد کو پسند کرنے والے تھے۔ بنی امیہ کے زمانہ تک زندہ رہے اور یزید بن معاویہ کے ساتھ غزوہ قسطنطنیہ میں حصہ لیا۔ یہ ۵۲ھ کا زمانہ تھا اور وہیں وفات پا کر دفن ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو پچپن (۱۵۵) احادیث روایت کی ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ: بن مغیرہ مخزومی قرشی' ان کا لقب سیف اللہ ہے۔ یہ عظیم الشان فاتح صحابی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے اور ان کو گھوڑ سوار دستے کا ذمہ دار بنایا۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان کو قتال مرتدین کے لئے منتخب فرمایا۔ پھر ان کو عراق بھیجا پھر شام معرکہ یرموک کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ یہ ہمیشہ کامیاب' فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ انہوں نے حمص میں وفات پائی اور بعض نے کہا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کے ذخائر میں ان سے اٹھارہ (۱۸) روایات مروی ہیں۔

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ: بن جندلہ بن سعد تمیمی ان کی کنیت ابویحیٰی ہے۔ یہ سابقین اولین صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں سب سے قبل اظہار اسلام کیا تو مشرکین نے ان کو ضعیف سمجھ کر تکالیف دیں تا کہ یہ دین سے واپس لوٹ جائے۔ انہوں نے اس وقت تک ان مصائب پر صبر کیا تا آنکہ ہجرت کا حکم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہوں نے ۳۲ روایات نقل کی ہیں۔

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ: بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک یہ صحابی ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں رقہ کے مقام پر وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۱۰ روایات نقل کی ہیں۔ ان کی مرویات کو سنن اربعہ کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔

خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کی کنیت ام محمد ہے۔ یہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو انہوں نے نعمان بن عجلان انصاری زرقی رضی اللہ عنہ سے عقد کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ احادیث روایت کی ہیں۔

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا: بن امیہ سلمیہ' یہ حضرت عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں۔ ان کو ام شریک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اپنا آپ رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) روایات نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں انہوں نے ان سے ایک ہی روایت نقل کی ہے۔

خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو شریح ہے۔ نام میں اختلاف ہے بعض نے خویلد بن عمرو بعض نے عمرو بن خویلد بعض نے کعب بن عمرو بعض نے ہانی بن عمرو کہا ہے۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے بنی کعب خزاعہ کا ایک جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ یہ عقل مند ترین لوگوں میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۶۸ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

(الراء)

رافع بن معلٰی رضی اللہ عنہ: انصاری زرقی' ان کا لقب ابو سعید ہے۔ نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعد بن عمارہ اور بعض نے عمارہ بن سعید بعض نے عامر بن مسعود کہا ہے۔ یہ اہل حجاز صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مرہ اور مکحول نے روایت لی ہے۔

ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ: ان کی کنیت ابو مریم کوفی ہے۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت عاجزی کرنے والے تھے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ۱۰۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

ربیعہ بن کعب اور سلمی رضی اللہ عنہ: یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رفاقتِ جنت کا سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''کثرت سجود سے میری معاونت کرو''۔ یہ اصحابِ صفہ میں سے تھے۔ سفر و حضر میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۶۳ھ میں ہوئی۔

ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو شعیب دمشقی القصیر الایادی ہے۔ یہ بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے واثلہ اور عبداللہ دیلمی اور جبیر بن نضیر سے روایت لی ہے اور عبداللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں ۱۲۳ھ میں حادثۂ قتل سے اس دار فانی کو چھوڑا۔

رفاعہ تیمی رضی اللہ عنہ: یہ تیم بن عبد مناہ بن ادو یہ تیم الرباب کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو دمثہ ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں انہوں نے افریقہ میں وفات پائی۔ ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے ان کی روایت کو نقل کیا ہے۔

رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ: یہ انصار قبیلہ کے خاندان بنو زریق کی طرف منسوب ہیں۔ یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر' احد' خندق' بیعت رضوان بلکہ تمام غزوات میں حاضر رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ چوبیس (۲۴) روایات ان سے مروی ہیں۔

رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا: قرشیہ امویہ' یہ سابقات فی الاسلام میں سے ہیں۔ اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر وہ نصرانی ہو کر مر گیا۔ یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی

طرف نکاح کا پیغام حبشہ میں ہی بھیجا۔ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام نکاح اور مہر ادا کیا۔ مہر چار سو درہم تھے۔ پھر ان کو تیار کر کے مدینہ منورہ کی طرف ۷ھ میں روانہ کر دیا۔ ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی۔ ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

(الزاء)

زبیر بن عدی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو عدی ہے یہ رے (فارس) کے قاضی تھے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس، معرور بن سوید، ابو وائل رضی اللہ عنہم سے روایات لی ہیں۔ ان سے اسماعیل بن خالد، ابو اسحاق سبیعی اور ثوری رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ان کو امام احمد نے ثقہ قرار دیا۔ اسی طرح ابن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں کہ ان کی وفات رے میں ۱۲۱ھ میں ہوئی۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: بن خویلد اسدی قرشی، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ بڑے بہادر اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ یہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی تلوار سونتی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ یہ بدر، احد وغیرہ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ یہ جنگ یرموک میں گھڑ سواروں کے دستہ کے نگران تھے۔ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے میدان میں ثابت قدمی کے لئے بیڑیاں پہن لیں تھیں۔ ان کو ابن جرموز نے جنگ جمل کے دن ۳۶ھ میں شہید کر دیا۔ احادیث کی کتابوں میں اڑتیس (۳۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

زر بن حبیش رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت سنی۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی جبکہ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

زیادہ بن علاقہ رحمۃ اللہ: ثعلبی ابو مالک کوفی، یہ تابعی ہیں۔ اپنے چچا قطبہ بن مالک اور جریر بجلی، اسامہ بن شریک سے انہوں نے روایت لی ہے اور ان سے اعمش، معمر، شعبہ وغیرہم رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین، نسائی، نے ان کو ثقہ قرار دیا اور ابو حاتم نے صدوق کہا۔ ان کی وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: خزرجی انصاری، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سترہ غزوات میں شرکت کی۔ جنگ صفین میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۶۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ستر (۷۰) روایات ہیں۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: بن ضحاک انصاری بخزرجی، ابو خارجہ ان کی کنیت ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ میں پروان چڑھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی جبکہ ان کی عمر ۱۱ سال تھی۔ یہ دین کے عالم اور فقیہہ تھے۔ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ یہ انصار مدینہ میں سے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں موجود حفاظِ قرآن میں سے ایک تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کی

خدمت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں انجام دی۔ ۴۵ھ میں وفات پائی کتب احادیث میں بانوے (۹۲) روایات ان سے مروی ہیں۔ خط کشیدہ عبارت فہم سے بعید ہے یہ ناسخ کی غلطی ہے۔ حالات کی تصحیح بین القوسین لکھ دی گئی ہے۔

زید بن سہل رضی اللہ عنہ: بن اسود بن حرام بن عمرو بخاری المدنی' یہ بدر اور دیگر تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے حنین کے دن بیس کفار کو قتل کیا۔ اُحد کے دن بھی بڑی آزمائش سے گزرے۔ ان کا وہ ہاتھ شل ہو گیا جس کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کیا۔ یہ اپنی کنیت ابوطلحہ کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندگی گزاری۔ سوائے عیدین اور ایام تشریق کے کبھی روزہ نہیں چھوڑا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں غزوات میں مصروفیت کی وجہ سے روزہ نہ رکھتے تھے۔ کتب احادیث میں ان سے بانوے (۹۲) احادیث مروی ہیں۔

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ: یہ صحابی رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ جہینہ قبیلے کا جھنڈا فتح مکہ کے دن ان کے پاس تھا۔ مدینہ منورہ میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے اکیاسی (۸۱) احادیث ان کی روایت سے وارد ہیں۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: بن رئاب اسدیہ' یہ اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی ہیں یہ زید بن حارثہ کی زوجہ محترمہ تھیں ان کا نام برہ تھا۔ زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے شادی کی اور ان کا نام زینب رکھا۔ ۲۰ھ میں وفات پائی۔ نبی اکرم ﷺ سے گیارہ (۱۱) احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ام المومنین ہیں۔

زینب بنت ابی سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا: یہ صحابیہ ہیں۔ صحیح بخاری میں دو حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ صحیح مسلم میں ایک روایت ہے۔ ان کے بیٹے ابوعبیدہ بن عبداللہ اور علی بن الحسین نے ان سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

زینب بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے آٹھ (۸) احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک روایت پر بخاری و مسلم متفق ہیں اور ایک روایت پر دونوں منفرد ہیں ان سے ابوعبیدہ جو ان کے بیٹے ہیں' نے اور بسر بن سعید نے روایت لی ہے۔

(السین)

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ: بن حید بن ثمامہ کندی' امام زہری فرماتے ہیں کہ یہ ازد میں سے تھے۔ ان کا شمار کنانہ میں کیا جاتا ہے۔ یہ نمر کندی کے بھانجے ہیں۔ ان کی کئی احادیث ہیں۔

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ: یہ القرشی العدوی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ یہ بڑے فقیہ' امام' زاہد' عابد ہیں ان کی اقتدائیت وجلالت اور زہد و عالی مرتبت پر سب کا

اتفاق ہے۔ عبداللہ بن المبارک نے جن فقہاء کو شمار کیا یہ ان میں سے ایک ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوثریہ ہے۔ خندق اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انیس (۱۹) احادیث انہوں نے روایات کی ہیں۔ احادیث متعہ میں مسلم منفرد ہیں۔ ان کے ربیع نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی القرشی الزہری ابواسحاق ان کی کنیت ہے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو امیر بنائے گئے۔ یہ عراق اور مدائن کسریٰ کے فاتح ہیں۔ ان چھ صحابہ میں سے ہیں جن کو فاروق اعظم نے اپنے بعد خلافت کے لئے چنا۔ یہ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔ غزوات میں اکثر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت پر ان کی ڈیوٹی ہوتی۔ یہ معرکہ بدر اور اسلامی غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ ان کو فارس الاسلام کہا جاتا ہے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی "اللھم سدد رمیہ و اجب دعوتہ" اے اللہ ان کے نشانے کو درست فرما اور ان کی دعا کو قبول فرما۔ نبی اکرم ﷺ سے ۲۷۰ روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔ انہوں نے مقام عقیق میں اپنے محل میں وفات پائی۔ پھر آپ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ اس وقت ۵۵ھ کا زمانہ تھا۔

سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوسعید الخدری معروف ہے۔ خدرہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ ان کو نوعمری کی وجہ سے اُحد کے دن واپس کر دیا گیا۔ غزوہ اُحد میں ان کے والد شہید ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے بارہ غزوات رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کئے۔ یہ عالم اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ ان کی وفات ۶۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۱۷۰ احادیث مروی ہیں۔

سعید بن حارث رحمۃ اللہ: بن ابوسعید بن المعلی الانصاری' یہ مدینہ کے قاضی اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے ابوہریرہ' ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت لی اور ان سے عمرو بن الحارث اور فلیح بن سلیمان نے روایت لی ہے۔ یحییٰ بن معین نے ان کے متعلق مشہور کا لفظ لکھا ہے۔

سعید بن زید رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن نفیل القرشی العدوی' ابوالاعور کنیت ہے۔ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو جنت کی اکٹھی خوشخبری دی گئی۔ یہ عمر بن الخطاب کے چچا زاد بھائی ہیں۔ حضرت عمر کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی ہوئی۔ فاطمہ بنت خطاب نے اپنے والد زید کے ساتھ اسلام قبول کیا اور فاطمہ کا اسلام عمر کے اسلام لانے کا سبب بن گیا۔ سعید رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ بدر کے بعد تمام لڑائیوں میں حاضر رہے۔ جنگ یرموک اور محاصرہ دمشق میں بھی شامل تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی ۴۸ (اڑتالیس) احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ: بن ابی یحییٰ تنوخی ان کی کنیت ابومحمد الدمشقی ہے۔ یہ بڑے فقیہ ہیں۔ ابن معین اور ابو

حاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ حاکم نے کہا اہل شام میں ان کا وہی مقام ہے جو امام مالک کا اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی وفات بقول ابن سعد ۱۶۷ھ میں ہوئی۔

سعید مقبری رحمۃ اللہ: بن ابی سعید کیسان' ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ ثقہ ہے اور مدینہ منورہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کی ہے۔ ان سے حدیث کے ۶ ائمہ نے روایت لی ہے۔

سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی طائفی' یہ صحابی ہیں اور ان سے روایات بھی آئی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے طائف کے عامل تھے۔

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ: بن اوس ظبی بصری' یہ صحابی ہیں اور ان سے کئی احادیث ہیں۔ بخاری نے ان کی ایک روایت منفرد ذکر کی ہے۔ ان سے محمد ابن سیرین اور ام ہزیل نے روایت لی ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ اصل میں یہ اصفہان کے مجوسی ہیں۔ بڑی لمبی عمر پائی۔ پہلے پہل غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ انہیں نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے۔ یہ زاہد عالم فاضل صحابہ میں سے تھے۔ عراق میں رہائش اختیار کی اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں کی چیزیں بناتے اور اسی پر گزارا کرتے۔ مدائن میں انہوں نے ۳۶ھ میں وفات پائی جبکہ یہ مدائن کے گورنر تھے۔ احادیث کی کتابوں میں ساٹھ (۶۰) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ: یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع بن سنان اسلمی' ان کی نسبت دادا کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر حدیبیہ میں موجود تھے۔ یہ بہادر تیر انداز احسان کرنے والے اور فضیلت والے تھے۔ سات غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے۔ مدینہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ حدیث کی کتابوں میں ستتر (۷۷) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلیم بن اسود رحمۃ اللہ: بن حنظلہ محاربی کوفی' ان کی کنیت ابو سعثاء انہوں نے حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود' حذیفہ' ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے اشعث ابراہیم نخعی نے روایت لی ہے۔ ابن معین اور عجلی اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ: بن جون بن ابی جون عبدالعزیٰ بن منقذ سلولی خزاعی' ان کی کنیت ابو مطرف ہے۔ یہ قائدین سردار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین و جمل میں شامل تھے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے خط و کتابت کی مگر ان سے پیچھے رہے اور ان

کے خون کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے خروج کیا اور التوابین نامی جماعت کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ ان توابین کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ ان کو توابین اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت حسین کو بلا کر خود ان کی مدد نہ کی مگر ان کے قتل کے بعد جب احساس ہوا تو بدلے کے لئے اٹھے اور سابقہ غلطی سے توبہ کر لی۔ چنانچہ سلیمان اور عبید اللہ بن زیاد کے درمیان کئی معرکے پیش آئے جن میں سلیمان عین الوردہ کے معرکے میں کام آئے یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ: فزاری' ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ چھوٹی عمر میں ان کے والد فوت ہو گئے۔ ان کی والدہ ان کو مدینہ لے آئیں اور ایک انصاری نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ ان کی کفالت میں رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہوئے۔ کہا گیا کہ ان کو اُحد میں شرکت کی اجازت دی گئی۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابن سیرین اور فضلاء بصرہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ۵۹ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے سو (۱۰۰) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ: عبداللہ بن ساعدہ' ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ بعض ابو محمد بتلاتی ہے۔ یہ مدنی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی رسول اللہ ﷺ سے کئی باتیں انہوں نے یاد کیں احادیث کی کتابوں میں پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ: بن وہب انصاری' ان کی کنیت ابو سعد ہے۔ یہ سابقین صحابہ میں سے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں ثابت قدم رہنے والی جماعت میں سے تھے۔ تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کرا دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ جمل کے بعد بصرہ کا حاکم بنایا۔ پھر یہ صفین میں ان کے ساتھ تھے۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی' ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کا نام حزن تھا۔ حضور ﷺ نے ان کا نام سہل رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ طویل العمر صحابی ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف ثقفی کا زمانہ پایا۔ ۸۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر سو سال سے متجاوز تھی۔

سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ: یہ ابن الحنظلیہ کے نام سے معروف ہیں۔ بعض نے کہا کہ نام سہل بن ربیع بن عمرو انصاری المعروف بابن الحنظلیہ ہیں۔ یہ بیعت رضوان میں شامل صحابہ میں سے ہیں۔ بہت زیادہ ذکر اور نفلی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں سے الگ رہتے۔ انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی

زمانہ میں وفات پائی۔ ان کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ یہ کہا کرتے تھے کہ میری اولاد کا ہونا تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔

سوید بن قیس رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ انہوں نے تین روایتیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔ سماک نے ان سے ایک روایت صحیحین میں روایت کی ہے۔

سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعلی مزنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔ ایک حدیث میں مسلم منفرد ہے۔ ان سے ان کے بیٹے معاویہ اور ہلال بن یساف و دوسروں نے روایت لی ہے۔

(الشین)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ: بن ثابت خزرجی انصاری ان کی کنیت ابویعلیٰ ہے۔ یہ فاروق اعظم کے امراء اور والیوں میں سے تھے۔ حمص کے امیر رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر علیحدگی اختیار کر لی اور عبادت کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ بڑے فصیح، حوصلہ مند اور عقل مند تھے۔ بیت المقدس میں ۵۸ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ: ثقفی یہ بیعت الرضوان میں شامل افراد میں سے تھے۔ ان کی کئی احادیث جن میں سے دو کو مسلم نے منفرداً بیان کیا اور ان سے ان کے بیٹے عمرو اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت لی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی نے ان کی احادیث کی تخریج کی ہے۔

شریح بن حصائی رحمۃ اللہ: بن مذحجی ان کی کنیت ابوالمقدام یمنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اسی طرح حضرت عمر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی۔ ان سے ان کے بیٹے المقدام اور شعبی اور حکم بن عتبہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین نے ان کو ثقہ کہا اور ابوحاتم بجستانی نے کہا یہ ۷۸ھ میں قتل ہوئے۔

شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ یہ آل خضرمی کے مولا ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور بیان کی اور حضرت ابوبکر، عمر و عثمان، و معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں ان کے متعلق پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی۔

شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ: جلیل القدر تابعی ہیں۔ آل خضرمی کے مولا ہیں۔ حضرت انس سے روایت نقل کی ہیں اور ان سے یحییٰ قطان اور وکیع نے روایت لی ہے اور ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان کے باعظمت ہونے پر اتفاق ہے۔

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ: عبسی کوفی، یہ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک روایت بیان کی ہے۔

شہر بن جوشب رحمۃ اللہ: یہ اسماء بنت یزید بن سکن کے مولیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید شامی ہے۔ انہوں نے تمیم داری اور سلمان سے مرسل روایات بیان کی ہیں اور اپنے موالی اسماء، ابن عباس، ام سلمہ و جابر رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کی ہے۔ ابن معین اور احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

(الصاد)

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ: لیثی حجازی، یہ صحابی ہیں ان کی وفات خلافت صدیقی میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ روایت نقل کی ہیں۔

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ: مرادی کوفی، یہ صحابی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی۔ ان کی عظمت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت لی ہے۔ کتب احادیث میں ان سے ۲۱ روایات منقول ہیں۔

صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا: اسرائیلیہ، ام المومنین ان کی کئی احادیث ہیں ان میں سے ایک پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ ان سے علی بن حسین رحمۃ اللہ اور اسحاق بن عبدالحارث سے روایت لی ہیں۔ ۳۵ھ میں خلافت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

صفیہ بنت ابی عبید رحمہما اللہ: یہ ابوعبید وہی ابن مسعود ثقفی ہیں۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ ہیں۔ یہ ثقہ اور اکابر تابعین میں سے ہیں، ان سے بخاری نے باب الادب میں، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت لی ہے۔

صحیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ: بن مالک، یہ بنی نمر بن قاسط سے ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ ان کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ رومیوں نے ان کو بچپن میں گرفتار کرلیا۔ پس ان میں پرورش پائی زبان میں لکنت تھی۔ ان سے بنی کلب کے ایک آدمی نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آیا۔ اس سے عبداللہ بن جد مال تیمی نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ مکہ میں مقیم ہو گئے، تجارت کرتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تو اسلام لے آئے۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ اور عمار ایک ہی دن مسلمان ہوئے۔ ان کا اسلام لانا تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد تھا۔ یہ ان کمزور لوگوں میں سے تھے۔ جن کو تکالیف پہنچائیں گئیں۔ (کیونکہ ان کی کوئی قبائلی حمایت نہ تھی) انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ ان کی وفات ۳۸ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۳۰۷ روایات ان سے مروی ہیں۔

صخر بن حرب رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف، یہ ابوسفیان کی کنیت سے معروف ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جو دولت امویہ کے بانی ہیں۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد اس کی خاطر خوب مشقتیں برداشت کیں۔ غزوہ حنین اور طائف میں موجود

تھے۔ایک آنکھ طائف کے دن تیر لگنے سے جاتی رہی اور یرموک کی لڑائی میں دوسری آنکھ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلی گئی۔ان کی وفات ۳۱ھ میں مدینہ منورہ یا شام میں ہوئی۔

صخر بن وداعہ الغامدی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت ازدقبیلہ کی شاخ غامد کی طرف کی جاتی ہے۔یہ حجازی ہیں طائف میں رہائش اختیار کی ان سے عمار بن حدید نے روایت نقل کی اور سنن اربعہ کے مصنفین نے ان کی روایات کی تخریج کی ہے۔رسول اللہ ﷺ سے دو (۲) احادیث مروی ہیں۔

صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ: بن وہب الباہلی' ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔یہ صفین کی جنگ میں علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں تھے۔شام میں سکونت اختیار کی حمص کی سرزمین میں ۸۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اڑھائی سو (۲۵۰) روایات نقل کی ہیں۔

(الطاء)

طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ: بن مسعود اشجعی کوفی' یہ سعد بن طارق اور ابو مالک کے والد ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ: بن عبد شمس بن سلمہ البجلی' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔یہ غازیوں میں سے ہیں۔انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو بچپن میں پایا۔خلافت صدیقی و فاروقی میں ۳۳ غزوات میں شرکت کی۔کوفہ میں رہائش اختیار کی۔انہوں نے دیگر صحابہ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم سے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔ان کی وفات ۸۳ھ میں ہوئی۔

طارق بن علی رضی اللہ عنہ: بن منذر بن قیس شحیمی' یہ صحابی ہیں اور قیس بن طلق کے والد ہیں۔ان کی کنیت ابوعلی ہے۔یہ ان لوگوں میں سے تھے' جو یمامہ سے آنے والوں میں شامل تھے اور اسلام لے آئے تھے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو چودہ (۱۱۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ: بن قیس' ان کے نام میں اختلاف ہے۔ایک حدیث ان سے مروی ہے جس کی سند میں ناقدین نے اضطراب بتایا۔وہ حدیث پیٹ کے بل سونے کی ممانعت کے سلسلہ میں ہے۔

طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ: بن عثمان بن عمرو بن کعب تیمی' ان کی کنیت ابو محمد ہے۔یہ مکی و مدنی صحابی ہیں۔یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کو طلحۃ الخیر کا لقب دیا۔یہ اُحد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔یوم جمل میں شہادت پائی ۳۶ھ تھا۔احادیث کی کتابوں میں ان کی اڑتیس (۳۸) احادیث مروی ہیں۔

طلحہ بن براء بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: بن وبرہ بلوی انصاری' یہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ان کی مرض وفات

میں حضور ﷺ ان کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے اور ان کے دفن کے بعد ان کے لئے دعا فرمائی۔ اللھم ال
طلحة وانت تضحک الیه و هو یضحک الیک ''اے اللہ طلحہ تجھ سے ملے اس حال میں کہ وہ آپ سے خوش
اور آپ اس سے خوش ہوں''۔

طفیل بن ابی بن کعب رحمۃ اللہ: یہ مدنی تابعی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالبطن تھی کیونکہ ان کا پیٹ بڑا تھا۔ انہوں نے
اپنے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور عجلی اور ابن حبان نے ان کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔

(الظاء)

ظالم بن عمرو: یہ ابوالاسود الدیلی کی کنیت سے زیادہ معروف ہیں بعض نے ان کا نام عمرو بن سفیان ذکر کیا ہے۔ یہ بصرہ
کے قاضی رہے۔ بڑے جلیل القدر فاضل ثقہ تابعی ہیں۔ ان کی وفات ۶۹ ھ میں ہوئی۔ تمام نے ان سے روایت لی ہے۔
(یہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں) انہوں نے جاہلیت واسلام دونوں
زمانے دیکھے ہیں۔

(العین)

عائذ بن عمرو مدنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوہبیرہ ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے
رسول ﷺ حدیبیہ کے دن بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں گھر بنایا۔ عبیداللہ بن زیاد کی حکومت کے زمانہ
میں وفات پائی۔ یہ بلند آواز والے صحابہ میں سے تھے۔

عائذ بن عبیداللہ بن عمر رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوادریس خولانی ہے۔ جلیل القدر فقیہ تابعی ہیں۔ یہ اہل دمشق کے
واعظ اور قصہ گو تھے۔ یہ عبدالملک کی خلافت کا زمانہ تھا۔ عبدالملک نے دمشق میں ان کو قضاء کا ذمہ دار بنایا۔ علامہ ذہبی
فرماتے ہیں کہ یہ اہل شام کے علماء میں سے تھے۔ ان کی وفات ۸۰ ھ میں ہوئی۔

عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا: ام المؤمنین یہ عورتوں میں سب سے زیادہ علم والی اور فقیہ تھیں۔ رسول اللہ
ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان سے شادی کی جبکہ ان کی عمر ۶ سال تھی اور شوال ۲ ھ میں حضور ﷺ کے گھر آ بسیں جبکہ ان کی عمر
۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندہ رہیں
اور ۵۷ ھ میں وفات پائی۔

عابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ: بن عامر غطفی نخعی کوفی' یہ عبدالرحمان بن عابس کے والد ہیں۔ یہ اکابر تابعین میں سے
ہیں انہوں نے جاہلیت واسلام کا زمانہ پایا۔

عاصم احول رحمۃ اللہ: یہ ابن سلیمان ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمان ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ثقہ تابعین میں سے

ہیں۔ یہ درمیانہ درجہ کے تابعی ہیں۔ ۱۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔ ان سے تمام نے حدیث لی ہے۔

عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابوعبیدہ سے زیادہ معروف ہیں۔ الفہری قریشی ہیں۔ قائدین امراء میں سے ہیں۔ شام کے علاقہ کو انہوں نے فتح کیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ سابقین فی الاسلام میں ہیں۔ تمام لڑائیوں میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ آپ ﷺ نے ان کو امین ھذا الامۃ کا لقب عنایت فرمایا۔ طاعون عمواس میں شہید ہوئے اور غور بیان میں ۱۸ھ میں تدفین ہوئی۔ کتب احادیث میں ان سے چودہ (۱۴) احادیث مروی ہیں۔

عامر بن اسامہ ہذلی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوالملیح ہے۔ بعض نے کہا کہ نام عمر بن اسامہ ہذلی ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اسامہ بن ہذلی سے روایات لی ہیں۔

عامر بن ابوموسیٰ رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو بردہ ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض حارث اور بعض نے عامر بتلایا۔ انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت علیؓ زبیر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ یوسف سعید اور بلال وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے۔ اکثر نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ۱۰۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: بن قیس انصاری خزرجی ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت عقبہ کی۔ یہ نقباء میں سے ایک تھے۔ یہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ یہ بڑے طاقتور بہادر بہت زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بے باک تھے۔ ان کی وفات ۳۴ھ میں بیت المقدس میں ہوئی۔

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: بن ہاشم بن عبد مناف ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ جاہلیت و اسلام میں اکابر میں شامل تھے۔ خلفاء عباسین کے جد امجد ہیں۔ جاہلیت میں بیت اللہ میں سقایہ کی خدمت ان کے ذمہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ان کو برقرار رکھا۔ ہجرت سے قبل اسلام لائے۔ اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ مکہ میں اقامت اختیار کی اور مشرکین کی اطلاعات رسول اللہ ﷺ کو لکھتے رہے۔ پھر فتح مکہ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ حنین اور غزوہ فتح مکہ میں ہم رکابی کا شرف ان کو حاصل ہوا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں ہوئی۔ ۳۵ احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنے لقب ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ اشعر یمن کا ایک معروف قبیلہ ہے۔ یہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ اشعریین کے ایک وفد میں خیبر کے بعد مدینہ منورہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکرام و احترام فرماتے۔ آپ نے فرمایا: ((او تیت مزمارا من مزامیر)) داؤد ''اے ابوموسیٰ تمہیں داؤد کی سروں میں

سے ایک سردی گئی ہے"۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۶۶۰ روایات نقل کی ہیں۔ ۴۴ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب الہاشمی ان کی کنیت ابوالعباس ان کا لقب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے تین قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمان اور رسول اللہ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی **اللھم فقھہ فی الدین و علمہ التاویل** کہ اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عنایت فرما اور بات کو ٹھکانے لگانے کا علم عنایت فرما"۔ عمر بن خطاب ان کو اپنی مجلس میں قریب بٹھاتے اور ان کے کثیر علم اور بڑی عقل سے فائدہ اور مشورہ میں مدد لیتے۔ ان کی وفات ۷۱ھ طائف میں پیش آئی وہیں ان کی تدفین ہوئی۔

عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی یہ بعثت کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ چھوٹی عمر میں اسلام قبول کیا جبکہ ابھی بلوغت کو بھی نہ پہنچے تھے اور اپنے والد اور والدہ کے ساتھ ہجرت کی جبکہ ان کی عمر گیارہ برس تھی۔ احد و بدر میں حضور ﷺ نے شفقت کے طور پر چھوٹی عمر کی وجہ سے واپس کر دیا اور پندرہ سال کی عمر سے قبل جہاد میں قبول نہ فرمایا۔ یہ غزوہ خندق میں پہلے پہل حاضر ہوئے۔ پھر کسی غزوہ میں پیچھے نہ رہے یہ ان چھ صحابہ کرام میں سے ہیں جن کی روایات بہت کثرت سے ہیں۔ ابوہریرہ' ابن عمر' انس' ابن عباس' جابر' عباس' عائشہ رضی اللہ عنہم ان سے ۱۶۳۰ روایات مروی ہیں۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

عبداللہ بن کعب: بن مالک انصاری اسلمی۔ علامہ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ذکر کیا کہ ان کو احمد عسکری نے ان لوگوں میں لکھا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے ملے ہیں۔ یہ کعب کے مسجد کی طرف لے جانے والے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے بیٹے عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بھی تھے کیونکہ کعب رضی اللہ عنہ کی نظر ختم ہوگئی تھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: ہزلی' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ سات میں سے چھٹے اسلام لانے والے تھے۔ یہ بڑے علماء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے پہلے حبشہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں آپ کی معیت میں رہے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے بہت قربت رکھتے تھے۔ خلافت فاروقی میں کوفہ کے قاضی القضاۃ اور بیت المال کے افسر تھے اور خلافت عثمانی کے ابتدائی زمانہ میں بھی۔ پھر مدینہ واپس لوٹے اور وہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما: ابواوفی کا نام علقمہ بن خالد اسلمی اور کنیت ابوابراہیم ہے۔ عبداللہ اور اس کے والد دونوں صحابی ہیں۔ عبداللہ نے بیعت رضوان میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ خیبر اور اس کے بعد والی ساری لڑائیوں میں حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کوفہ میں آئے اور وہیں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں پچانوے (۹۵) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما: ابوقحافہ کا نام عثمان بن عامر بن کعب التیمی القریشی ہے۔ یہ خلفاء راشدین میں پہلے شخص ہیں اور پہلی ہستی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ پر سب سے پہلے ایمان قبول کیا۔ یہ اپنی کنیت ابوبکر صدیق کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے اور سادات قریش کی حیثیت سے ہی پرورش پائی۔ قبائل عرب کے انساب حالات اور سیاست سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ نبوت کے زمانہ میں بڑی عظیم وجلیل خدمات سرانجام دیں۔ تمام لڑائیوں میں حاضر رہے اور بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں اور اپنے تمام مال اشارۂ نبوت پر صرف کر دیئے اور اپنی مدت خلافت جو کہ دو سال تین مہینے رہی۔ مرتدین سے سخت لڑائیاں لڑیں اور شام کے علاقے کو فتح کیا اور عراق کا بہت بڑا حصہ فتح کر لیا۔ مدینہ منورہ میں ۱۳ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بیالیس (۱۴۲) روایات آپ سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ بعض کہتے ہیں ابوبسر ہے۔ یہ بنی مازن بن منصور سے ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ۸۸ھ حمص میں وفات پائی۔ شام میں سب سے آخری صحابی وفات کے لحاظ سے یہی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) روایات ان سے آئی ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سہمی قریشی: یہ اپنے باپ سے قبل اسلام لائے۔ یہ بہت زیادہ عبادت اور علم والے صحابہ میں سے تھے۔ یہ جاہلیت میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپؐ کے ارشادات لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ تمام غزوات وحروب میں شامل ہوتے اور دو تلواروں سے لڑتے تھے۔ یرموک کے دن اپنے والد کا جھنڈا بلند کیا۔ صفین کی لڑائی میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تھوڑی مدت کے لئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر بنایا۔ ان کی وفات ۶۵ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں سات صد (۷۰۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: یہ مزینہ قبیلہ سے تھے۔ یہ بیعت رضوان والے صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی پھر یہ ان دس میں سے ایک تھے۔ جن کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں دین کے احکام سکھانے بھیجا۔ یہ بصرہ میں منتقل ہو گئے اور وہیں ۵۷ھ میں وفات پائی۔ رسول ﷺ سے انہوں نے ۴۳ روایات بیان کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما: بن عوام قرشی اسدی' ان کی کنیت ابوخبیب ہے۔ اپنے زمانہ میں قریش کے شہسوار تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں یہ پیدا ہوئے۔ افریقہ کی فتح میں شامل تھے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ کی خلافت میں ہوئی۔ ۶۴ھ میں ان سے بیعت خلافت لی گئی نو سال تک خلافت رہی۔ پھر ان کے اور حجاج بن یوسف کے درمیان کئی معرکے پیش آئے۔ جن میں بالآخر ۷۳ھ میں عبداللہ مکہ میں شہید ہو گئے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۳۳ روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ: بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی الاسدی' یہ اشراف قریش میں سے تھے۔ یہ

پیغمبر علیہ السلام سے اجازت لے کر حاضر ہوئے۔ عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دوران شہید ہو گئے۔ انہوں نے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن قرشی عدوی ہے۔ یہ عمر بن خطاب کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر اور انس اور ایک کثیر جماعت صحابہ سے حدیث سنی خود ان کے بیٹے عبدالرحمان اور یحییٰ انصاری اور سہیل اور ربیعہ رای اور موسیٰ بن عقبہ وغیرہم نے سنا۔ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کی وفات ۱۲۷ھ میں ہوئی۔

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ: بن عوف بن کعب عامری شعمی جرشی بصری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۶ احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں بخاری سے منفرد ہیں۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ: بن عاصم انصاری مدنی' یہ صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد والے تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے انہوں نے مسیلمہ کذاب کو یمامہ کے دن قتل کیا۔ بعض نے کہا یہ اور وحشی اس کے قتل میں شریک ہیں۔ حرہ کے دن شہید ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ: بن حارث اسرائیلی' ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ مدینہ منورہ میں آپؐ کی تشریف کے بعد اسلام لائے تو ان کا نام حصین تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ بیت المقدس کی فتح میں یہ فاروق اعظم کے ہم رکاب تھے اور جابیہ میں بھی شریک تھے۔ جب علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہوا تو انہوں نے علیحدگی اختیار کی۔ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پچیس (۲۵) احادیث روایات کی ہیں۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب القرشی الہاشمی: ان کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں۔ یہ اپنے والد کے ساتھ حدیبیہ سے مدینہ میں آئے۔ یہ اور محمد بن ابی بکر اور یحییٰ بن علی ماں کی طرف سے حقیقی بھائی ہیں۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ: مزنی' ان کی نسبت مزینہ کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ ان کی احادیث کو صحاح ستہ والوں نے تخریج کیا۔ سترہ (۱۷) احادیث ان سے مروی ہیں اور ان سے عثمان بن حکیم اور عاصم الاحول اور قتادہ نے روایت لی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ رحمۃ اللہ: مازنی انصاری' جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور محمد نے بیان کیا۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان سے بخاری' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایات لی ہیں۔

عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن مخزومی ہے۔ یہ اہل مکہ کے قاری ہیں۔ ذہبی کہتے ہیں کہ ان کو صحبت حاصل ہے۔ انہوں نے ابی بن کعب سے پڑھا ان سے مجاہد' عطاء نے روایت لی ان کی وفات قتال عبداللہ بن الزبیر کے دوران ہوئی۔ سات (۷) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہما: جہنی، یہ انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹوں معاذ اور عبداللہ نے روایت بیان کی ہے۔

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ: ابن الصمہ انصاری ان کی کنیت ابوالجہیم ہے۔ یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں بیان کیں جو کہ دونوں بخاری و مسلم میں ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوحمید ہے۔ اس سے یہ معروف ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے منذر بن سعد بتلایا۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ: بن عوف بن الحارث، ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ القرشی الزہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ ان چھ افراد میں سے ہیں جن کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو دائر فرمایا تھا۔ بدر، احد اور تمام لڑائیوں میں حاضر رہے۔ احد کے دن ۲۱ زخم آئے۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ان کے پاس بہت سال مال تھا۔ یہ بہت سخی تھے۔ انہوں نے ایک ہی دن میں ۳۰ غلام آزاد کئے اور ایک دن وہ قافلہ جو ستر اونٹوں پر مشتمل تھا گندم، آٹا، غلہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ ایک ہزار گھوڑے، پچاس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راستہ میں صرف کئے جائیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انہوں نے ۶۵ احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن صخر الدوسی رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابوہریرہ کے ساتھ معروف ہیں۔ یہ محبوب صحابی ہیں۔ خیبر والے سال اسلام قبول کیا اور اس میں شرکت کی۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت کو لازم کر لیا۔ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے یہ صحابہ کرام میں بڑے حافظہ والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو علم اور حدیث کی طرف بہت راغب پایا اور اس کی اپنی زبان مبارک سے گواہی دی۔ ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۵۳۷۴ روایات مروی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن حبیب بن عبدشمس القرشی، کنیت ابوسعید ہے۔ قائدین امراء صحابہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ غزوہ موتہ میں حاضر تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ بجستان اور کابل وغیرہ کے علاقے فتح کئے اور بجستان کے گورنر رہے۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی۔ ۵۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ ان سے ۱۴ روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ انصاری، ان کی کنیت ابوعبس ہے۔ جلیل القدر صحابی

ہیں بدر میں موجود تھے۔ پانچ روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری مسلم سے منفرد ہیں۔ ان سے عبابہ بن رفاع نے روایت لی ہے۔ ۳۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ: مہری' ان کی کنیت ابوعمرو المصری ہے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے زید بن ثابت اور ابوذر سے روایت لی ہے۔ ان کو علامہ بجلی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔ ابن بکیر کہتے ہیں کہ سو سال کی عمر کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

عبیداللہ بن زیاد: بن ابیہ' یہ فاتح والی ہیں اور عرب کے بہادروں میں سے ہیں۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ ہی تھے جب کہ وہ عراق میں فوت ہوئے۔ انہوں نے شام جانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۵۳ھ میں خراسان کا گورنر بنا دیا۔ یہ خراسان میں دو سال تک رہے۔ پھر ۶۰ھ میں ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا۔ ان کو موصل کے علاقہ خازر میں ۶۷ھ میں ابن اشتر نے قتل کیا۔

عبیداللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ: انہوں نے پیغمبر ﷺ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے اور ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت لی ہے۔

عثمان بن مالک بن عمر بن عجلان انصاری کزرجی سالمی رضی اللہ عنہ: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بدر میں شرکت کی۔ ابن اسیر کہتے ہیں کہ ابن اسحاق کے علاوہ باقی تمام نے ان کو بدری شمار کیا۔ بخاری و مسلم نے ان کی روایت لی۔ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ یہ اپنی قوم کی دیتوں کے معاملے کے وفات تک ذمہ دار تھے۔

عتبہ بن غزوان بن جابر وہیب حارثی مازنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ بصرہ کے بانیوں میں سے ہیں۔ یہ سابقین بالاسلام میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر بدر میں شرکت کی۔ پھر قادسیہ میں شرکت کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا والی بنا دیا۔ ۱۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ سے چار (۴) احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: اموی قرشی' خلفاء راشدین میں سے تیسرے خلیفہ ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ ان بڑی شخصیتوں میں سے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کو ظہور کے بعد عزت ملی۔ یہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ بعثت کے بعد جلد اسلام لائے۔ جاہلیت میں شریف اور مالدار تھے۔ ان کا عظیم الشان عمل اپنے خاص مال سے جیش عسرہ کی تیاری ہے۔ ان کے زمانہ خلافت میں بہت سارے علاقے فتح ہوئے۔ مدینہ منورہ میں ان کا باغیوں نے محاصرہ کیا اور قرآن پڑھنے کی حالت میں ۳۵ھ میں ان کو شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ایک سو چھیالیس (۱۴۶) احادیث روایت کی ہیں۔

عثمان بن ابی العاص ثقفی الطائفی رضی اللہ عنہ: یہ مشہور صحابی ہیں۔ وفد ثقیف کے ساتھ اسلام لائے۔ پیغمبر ﷺ نے ان کو طائف کا عامل بنایا۔ حضرت امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث نقل کی ہیں۔

عدی بن ابی حاتم طائی رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں ۹ھ شعبان میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ارتداد کے زمانہ میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم میں شریف سخی اور قابل احترام تھے اور دوسرے بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ یہ انہی سے ہی روایت ہے :مادخل علی وقت صلوٰۃ الا نا مشتاق علیھا ۔ کہ مجھ پر جب بھی نماز کا وقت آتا ہے تو میں پہلے سے اس کا مشتاق ہوتا ہوں ان کا انتقال ۶۷ھ میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں چھیاسٹھ (۶۶) روایتیں ان سے مروی ہیں۔

عدی بن عمیرہ بن فروہ کندی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوزرارہ ہے۔ یہ کوفہ میں مقیم ہوگئے پھر وہاں سے حران میں منتقل ہوگئے۔ پھر ۴۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۰ روایتیں ان سے آئی ہیں۔

العرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابونجیم ہے۔ ان سے عبداللہ بن عمرو اور جبیر بن نفیل اور خالد بن معدان نے ان سے روایت لی ہیں۔ شام میں انہوں نے رہائش اختیار کی ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔

عروہ بن زبیر رحمتہ اللہ علیہ: بن عوام اسدی' ان کی کنیت ابوعبداللہ مدنی ہے۔ مدینہ کے سات فقہاء میں سے ہیں اور تابعین علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے والد' والدہ سے روایت لی ہے اور اپنی خالہ عائشہ ام المؤمنین اور علی اور محمد بن مسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہم ابن سعد نے کہا یہ ثقہ عالم ہیں۔ بہت زیادہ احادیث جاننے والے' فقیہ اور قابل اعتماد ہیں۔ ہررات قرآن کا چوتھا حصہ پڑھتے ۔۹۲ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ: بن ابی جعد اسدی' یہ صحابی کوفہ میں مقیم ہوگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی رہے۔ یہ کوفہ کے اولین قاضی تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیاری کے طور پر گھوڑے پالنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) روایات نقل کی ہیں۔

عروہ بن عامر رحمتہ اللہ: یہ مکی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ ان کی (طیرہ) شگون کے متعلق روایات ہیں۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ تمام اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔

عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ: یہ ابومحمد قرشی ہیں۔ یہ قریش کے مولیٰ ہیں' مکی ہیں۔ بڑے علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ خود ان سے امام اوزاعی' ابن جریج' ابوحنیفہ اور لیث بن سعد نے روایت لی ہے۔ اصحابہ ستہ نے ان سے حدیث نکالی ہے۔ ان کی عمر اسی (۸۰) برس ہوئی۔ وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی۔

عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ: یہ شام میں اقامت اختیار کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تین روایات لی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ خزرجی بدری: یہ عقبہ ثانیہ میں ستر افراد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ یہ عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے۔ بدر میں رہائش اختیار کی اور بدر میں شرکت کی۔ اُحد اور اس کے بعد والے معرکوں میں شرکت کی۔ پھر کوفہ میں اقامت اختیار کر کے وہیں مکان بنایا۔ ۴۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابومسعود مشہور ہے۔ ان سے احادیث کی کتابوں میں ایک سو دو (۱۰۲) احادیث مروی ہیں۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: بن عامر قرشی نوفلی' ان کی کنیت ابوسروعہ ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور یہی وہ شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دیں کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ دودھ پیا ہے۔

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ: بن عباس القضاعی یہ عظیم الشان صحابی ہیں۔ شریف امراء میں سے تھے۔ بڑے قاری فرائض کے ماہر اور شاعر تھے۔ غزوہ بحر کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی۔ براہِ راست فتح شام میں شریک ہوئے۔ فتح دمشق کی خوش خبری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہی لے کر گئے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے والی بن کر مصر منتقل ہو گئے۔ ۵۸ھ میں وہیں وفات پائی۔ پچپن (۵۵) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: بن عامر کنانی مذحجی عنسی قحطانی' ان کی کنیت ابوالیقظان ہے۔ یہ صاحب رائے بہادر حکام میں سے تھے۔ یہ سابقین فی اسلام میں ہیں۔ انہوں نے اسلام کو اپنے والد یاسر اور والدہ سمیعہ کے ساتھ ظاہر کیا۔ پھر بدر' احد' خندق' بیعت رضوان میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ جمل اور صفین میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۳۷ھ صفین میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے باسٹھ (۶۲) روایتیں نقل کی ہیں۔

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ ثقفی: یہ بن خشم بن ثقیف سے ہیں۔ ان کے بیٹے ابوبکر و ابواسحاق السبیعی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث روایت کی ہیں۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: جزاعی کعبی' ان کی کنیت ابونجیر ہے۔ خیبر والے سال اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ میں تعلیم دینے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے۔ فتنہ میں یکسو رہے۔ بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو اسی (۱۸۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زاح بن عدی بن کعب بن غالب قرشی عدوی' ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ یہ خلیفہ ثانی ہیں' امیر المومنین ان کا لقب ہوا۔ ان کا اسلام لانا کفار پر بڑی کامیابی تھی۔ مسلمانوں کو بڑی تنگیوں سے کشادگی دی۔ یہ بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ انہوں نے سر عام ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۱۳ھ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کے مطابق ان کی بیعت خلافت ہوئی۔ ان کے زمانہ میں عظیم الشان فتوحات ہوئیں۔ ۲۳ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ابولؤلوء مجوسی نے ان کو نیزہ مارا جب کہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ: بن عبد اللہ بن عبد الاسعد قرشی مخزومی' ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ ان کی والدہ ام سلمہ ام المومنین ہیں۔ یہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے زیر پرورش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بحرین وفارس کا حاکم بنایا۔ ۸۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں بارہ (۱۲) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بن جعفر بن کلاب الجشمی الکلابی۔ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ بقول ابو عمر یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ان کی نسبت کلاب جشم کی طرف نہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد ثابت ہے۔ احوص بن جعفر بن کلاب نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم کے حلیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان سے روایت لی ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی دو روایات ملتی ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔

عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص وائل سہمی: ان کی کنیت ابو ابراہیم مدنی ہے۔ یہ طائف میں مقیم ہوئے۔ یہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں۔ طاؤس اور ربیع بنت معوذ سے روایت بھی لیتے ہیں۔ ان سے عمرو بن دینار اور قتادہ اور زہری اور ایوب وغیرہ نے روایت لی ہے۔ نسائی نے ان کو ثقہ کہا ان کی وفات ۱۱۸ھ میں ہوئی۔

عمرو بن عبسی سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو نجیح ہے۔ یہ صالح صحابی ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ خندق کے بعد آئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔ پھر شام میں منتقل ہو گئے۔ حمص میں رہائش

پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی ۔ انہوں نے اڑتیس (۳۸) روایات آپ ؐ سے نقل کی ہیں۔

عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ: یہ بنی عامر بن توی کے معاہد ہیں۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ ان سے ایک روایت مروی ہے ان سے مسور بن مخرمہ نے روایت نقل کی ہے۔

عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن ابی ضرار خزاعی مصطلقی' یہ ام المومنین جویریۃ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ یہ بہت کم بات کرنے والے تھے۔ ۵۰ھ تک باقی رہے۔ بخاری نے ان کی حدیث نکالی اور ایک میں مسلم منفرد ہیں۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ: نمری' ان کی نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے۔ العبدی بعض نے کہا گویا عبد القیس کی طرف نسبت ہے۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث انہوں نے روایت کی جن کو بخاری نے نکالا۔ ان کی صفات اس سے خود ظاہر ہوتی ہیں کہ زبان نبوت نے ان کی تعریف فرمائی۔ ان میں کامل ایمان' پختہ یقین' غنا' نفس خیر کی خواہش کثرت سے پائی جاتی تھی جبکہ ان کے بارے میں کہا گیا واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنی الخیر فیھم عمرو بن تغلب.

عمرو بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو کبشہ ہے۔ یہ شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس روایات نقل کی ہیں۔ جن کی علامہ مزی نے ''الاطراف'' میں ذکر کیا ہے۔ البتہ بخاری و مسلم میں ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔

عمرو بن حدیث رضی اللہ عنہ: عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن مخزوم کوفی' ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ روایات نقل کی ہیں۔ دو احادیث میں مسلم منفرد ہیں۔ بخاری نے کہا ان کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابن ام مکتوم سے معروف ہیں۔ بعض نے ان کا نام عبد اللہ بتایا۔ نووی کہتے ہیں کہ ان کا اصل نام عمرو ہے۔ یہ مؤذن رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ مدینہ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مختلف غزوات کے موقع پر تیرہ مرتبہ مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ قادسیہ میں شریک ہو کر شہادت پائی۔ یہی وہ نابینا ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی﴾ ان سے تین روایات مروی ہیں۔

عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ: بن ابی جوار' یہ تابعی ہیں۔ صدوق ہیں۔ مسلم و ابو داؤد نے ان کی روایت لی ہے۔

عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ: جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کی کنیت ابو اخطب ہے۔ تیرہ غزوات میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ ان سے چار احادیث مروی ہیں۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی۔ ان کے سر میں چند سفید بال تھے۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی۔ ''اللھم جملہ'' مسلم اور اصحاب سنن اربعہ نے ان سے روایت لی ہیں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ: بن وائل سہمی قرشی' یہ عبداللہ کے والد ہیں۔ صحابی اور مصر کے فاتح ہیں۔ صلح حدیبیہ کے دوران مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں ان کو امیر بنایا۔ پھر عمان کا ان کو والی بنایا۔ پھر یہ ان امراء میں سے تھے جنہوں نے شام میں حصہ لیا۔ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے فتنہ میں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۳۸ھ میں مصر کا والی بنایا۔ وہیں ۴۲ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ کتب احادیث میں ۳۹ روایات ان سے مروی ہیں۔

عمرو بن مرہ بن عبس جہنی رضی اللہ عنہ: ان کو اسدی بھی کہا جاتا ہے۔ بعض ازدی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اکثر معرکوں میں آپؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ سے ایک روایت مروی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب ہاشمی قرشی' کنیت ابوالحسن ہے۔ خلیفہ رابع ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور داماد ہیں۔ بڑے بہادر' عظیم الشان خطیب' قضاء کے ماہر۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی اور اس کو دارالخلافت بنایا۔ ۴۰ھ تک دارالخلافہ رہا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے ان پر تلوار کا وار کیا جبکہ یہ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ وہ وار آپؓ کی پیشانی پر کاری ضرب سے لگا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

علی بن ربیعہ رحمتہ اللہ: بن نضلہ ابوالبیؒ ان کی کنیت ابومغیرہ کوفی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ بڑے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے علی و سلمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان سے حاکم اور ابواسحاق نے روایت کی ہے۔ بخاری و مسلم میں ان کی روایت سے ایک حدیث ہے۔

عوف بن مالک طفیل رحمتہ اللہ: بن سنجر زروی' یہ وسط درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضیع ہیں۔

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ: غطفانی' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ صحابی ہیں' فتح مکہ میں شرکت کی۔ یہ اپنی قوم کا جھنڈا اٹھاتے تھے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سرسٹھ (۶۷) احادیث روایت کی ہیں۔

عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو درداء ہے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ تھوڑے سے بعد میں اسلام لائے جبکہ گھر والے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اسلام پر ثابت قدم رہے۔ یہ فقیہہ عالم اور عقل مند تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا عویمر میری امت کا حکیم ہے۔ احد کے بعد والے تمام معرکوں میں شرکت کی۔ خلافت عثمانی میں دمشق کے قاضی رہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ایک سو نواسی (۱۷۹) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ تمیمی مجاشعی: یہ بصرہ میں مقیم ہونے والے صحابی ہیں۔ یہ بصرہ والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ۳۰ روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

(الفاء)

فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا: قرشی ہاشمیہ' یہ صحابیہ ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ ان کی روایت کو جماعت نے کیا ہے۔ بخاری و مسلم میں دو روایتیں ہیں۔ ان کے بیٹے جعدہ اور پوتے جعدہ اور عودہ نے روایت لی اور ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ: بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ فہری قرشی' یہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ اول مہاجرات صحابیات میں سے ہیں۔ یہ وافر عقل اور کمال والی ہیں۔ ان سے چونتیس (۳۴) احادیث مروی ہیں۔ ان سے کبار تابعین نے روایات نقل کی ہیں۔

فضالہ بن عبید انصاری: الاوسی' ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ اُحد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ دمشق کے والی بنے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ۵۳ھ میں وفات پائی۔

(القاف)

قاسم بن محمد رحمتہ اللہ: بن ابو بکر صدیق قرشی تیمی' حافظ ابن حجر نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔ مدینہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن شداد عامری' یہ صحابی ہیں۔ وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ان سے چھ (۶) احادیث مروی ہیں۔ بصری میں رہائش اختیار کی اور مسلم' ابو داؤد اور نسائی نے ان سے روایت لی ہے۔

قتادہ بن ملحسان رضی اللہ عنہ: قیسی' بصرہ میں مقیم ہوئے ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت لی ہے۔ رسول

اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں کی ہیں۔

قتادہ بن عامہ دوسی رحمتہ اللہ: کنیت ابوالخطاب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ نابینا تھے۔ اسلام کے عظیم ائمہ میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب اور ابن سیرین وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ابن مسیب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس قتادہ میں سے زیادہ حافظہ والا کوئی عراقی نہیں آیا۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ تعلبی ' یہ صحابی ہیں۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے زیادہ بن علاقہ نے فقط روایت لی ہے۔

قیس بن بشیر تغلبی رحمتہ اللہ: یہ شامی ہیں۔ ابن حجر تقریب میں فرماتے ہیں کہ یہ مقبول ہیں۔ یہ صغار تابعین کے ہم عصر تھے۔ ان سے ابوداؤد نے ان سے روایت لی ہے۔ ابوحاتم نے کہا کہ یہ اس کی روایت لینے میں حرج محسوس نہیں کرتا۔

قیس بن حازم رحمتہ اللہ: بجلی' احمسی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ کوفی ہے۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپؐ کی وفات ہو چکی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر' عمر' عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ابن معین اور یعقوب بن شیبہ نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۹۸ھ میں ہوئی۔

قیسلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا: عنبریہ' یہ صحابیہ ہیں۔ مہاجرات سے ہیں۔ ان کی بھی روایت ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ یہ حبیب بن ازہر کی بیوی تھیں۔ اس کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ خاوند فوت ہو گیا تو ان کی بیٹیوں کو عمر بن ایوب بن ازہر نے چھین لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔

(الکاف)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: بن کعب انصاری سلمی' بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے۔ دیگر معرکوں میں بھی شامل ہوئے۔ مگر بدر و تبوک میں حاضر نہ تھے۔ احد میں گیارہ زخم کھائے۔ یہ پیغمبر ﷺ کے شعراء میں سے ایک تھے۔ زبان و ہاتھ سے جہاد کرنے والے مجاہد تین ہیں۔ حسان بن ثابت' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ رسول اللہ ﷺ سے ایک سو اسی (۱۸۰) روایات نقل کی ہیں۔ بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی بعض نے کہا ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ ان سے ترمذی اور نسائی نے روایت لی ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث قضاعی بسلوی' یہ قواقل کے حلیف ہیں۔ ابومحمد مدنی

ان کی کنیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سینتالیس (۴۷) احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے بیٹے محمد' اسحاق' عبدالملک نے ان سے روایت لی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ ۵۱ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہما: یہ ام ثابت ہیں۔ حسان بن ثابت کی بہن ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے شعراء میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ایک روایت لی ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے روایت لی ہے۔

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ: یا ابن عبداللہ بن حنبل یمانی' یہ صفوان بن امیہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بھتیجے نے ان سے روایت لی ہے اور عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے۔

کناز بن حصین رضی اللہ عنہ: ابومرثد ان کی کنیت ہے۔ یہ ابن یربوع غنوی ہیں۔ بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں۔ یہ بدری ہیں اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ ۱۲ھ میں وفات ہوئی۔ دو حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ ان سے مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے روایت لی ہے۔

(اللام)

لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ: بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ابورزین' عقیلی ان کی کنیت ہے۔ بنو منتفق کے وفد کے ساتھ آئے اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم اور بھتیجے وکیع بن عدس' عمرو بن اوس وغیرہ سے روایت لی۔ ان کو لقیط بن صبرہ کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت دادا کی طرف ہے۔

(المیم)

مالک بن ربیعہ ساعدی: ان کی کنیت ابواسید ہے۔ ان کا نام عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرجی ساعدی ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں اٹھائیس (۲۸) روایات ان سے منقول ہیں۔

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ: ان کو ابن حارث کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسلیمان لیثی ہے۔ یہ اہل بصرہ میں سے تھے۔ یہ اپنی قوم کے نوجوانوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو نماز کی تعلیم دی۔ ۹۴ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ پندرہ (۱۵) احادیث آپؓ سے روایت کی ہیں۔

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ: بن خالد بن مسلم کوفی کندی' یہ صحابی ہیں۔ مصر میں اقامت اختیار کی۔ حمص کے حاکم بنے۔ مروان بن حکم کے زمانہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے چار (۴) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

مالک بن عامر رحمتہ اللہ: ان کی کنیت ابوعطیہ ہے یا ابن ابی عامر وداعی ہمدانی' یہ تابعی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابواسحاق' اعمش نے روایت نقل کی ہے۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ۷۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم اور ابوداؤد و ترمذی نے ان سے روایت لی ہے۔

مجیبۃ باہلیہ رحمتہ اللہ: اس نے اپنے والد سے روایت کی یا اپنے چچا سے۔ اس کا نام مذکور نہیں۔ مجیبہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ نام مذکر ہے یا مونث کا۔

محمد بن سیرین رحمتہ اللہ: انصاری ان کے موالی ہیں' ان کی کنیت ابوبکر بصری ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے مولیٰ انس بن مالک' زید بن ثابت' عمران بن حصین' ابو ہریرہ' عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ یہ کبار تابعین سے ہیں۔ ان کے متعلق ابن سعد نے کہا یہ ثقہ' مامون و محفوظ بلند و عالی' امام فقیہہ بہت علم والے ہیں۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار فرماتے وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

محمد بن زید رحمتہ اللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم: یہ تابعی' ثقہ' حافظ اور اوساط تابعین میں سے ہیں۔

محمد بن عباد رحمتہ اللہ: بن جعفر مخزومی مکی' یہ ثقہ ہیں اوساط تابعین ان سے صحاح ستہ کے مصنفین نے روایات لی ہیں۔

مجرمہ عبدی رحمتہ اللہ: عبدالقیس کی طرف ان کی نسبت ہے۔ بن ربیعہ بن نزار حالات والی کتب میں ان کا تزکرہ نہیں ان کے بارے میں وضاحت نہیں کہ صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔

مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ یہ بہت کم روایات بیان کرنے والے ہیں۔ بخاری میں ان کی ایک روایت ہے۔ ان سے صرف قیس بن حازم نے روایت لی ہے۔

مرثد بن عبداللہ یزنی رحمتہ اللہ: ان کی کنیت ابوالخیر مصری ثقہ فقیہ ہیں۔ کبار تابعین سے ہیں وفات ۹۰ھ میں ہوئی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

مسروق بن اجدع رحمتہ اللہ: بن مالک ہمدانی وداعی' ابوعائشہ کوفی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ مخضرمی فقیہ عابد ہیں۔ اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن حنبل بن الاحب قرشی فہری' ان کی والدہ وعد بنت جابر بن حنبل بن الاحب ہیں جو کہ کرز بن جابر کی بہن ہیں۔ بقول واقدی وفات نبوی کے وقت یہ بچے تھے۔ ان کے علاوہ نے کہا کہ انہوں نے

رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کو محفوظ کیا۔ پہلے کوفہ اور پھر مصر میں اقامت اختیار کی۔ سات روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری کی بجائے مسلم منفرد ہے۔

مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: زہری ان کی کنیت ابوزرارہ لمدنی ہے۔ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد، حضرت علی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت لی۔ ان سے ان کے بھتیجے اسماعیل بن محمد اور طلحہ بن مصرف اور ایک جماعت نے روایت لی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ ثقہ اور بہت روایات والے ہیں۔ وفات ۱۰۳ھ میں ہوئی۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: جہنی، یہ صحابی ہیں مصر میں رہائش اختیار کی۔ ان سے ان کے بیٹے سہل نے روایت کی ہے۔ اس کا بہت بڑا نسخہ ہے۔ اس سے احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایات لی ہیں۔ اسی طرح ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر ائمہ نے اپنی کتابوں میں روایات لی ہیں۔ انہوں نے ۳۰ روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی، کنیت ابوعبدالرحمٰن، امام مقدم ہیں حرام وحلال کے ماہر ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعلم امتی بالحلال و الحرام معاذ بن جبل '' یہ خوبصورت نوجوان تھے۔ حوصلہ، سخاوت حیاء میں انصار کے افضل ترین نوجوانوں سے تھے۔ ۱۸ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ عقبہ، بدر اور تمام معرکوں میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کا والی مقرر فرمایا۔ ۱۸ھ میں عین جوانی میں طاعون عمواس میں شہادت پائی۔ ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک سوستاون (۱۵۷) روایات مروی ہیں۔

معاذہ بن عدویہ رحمہا اللہ: بنت عبداللہ، یہ صلہ بن الیثم کی بیوی ہیں۔ یہ اہل بصرہ سے تھیں ان کی کنیت ام الصہباء تھی۔ اوساط تابعین سے تھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے پاس آمد ورفت تھی اور ان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔ اصحاب ستہ نے ان کی روایات لی ہے۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما: صخر بن حرب بن امیہ قرشی اموی، شام میں دولت امویہ کے بانی ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ۸ھ مکہ کی فتح کے دن اسلام لائے۔ کتابت اور حساب کا علم سیکھا تو آپ ﷺ نے اپنا کاتب وحی بنا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علاقہ اردن پھر دمشق کو جمع کر دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام کا علاقہ بھی سپرد کر دیا۔ ۴۱ھ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری اختیار کی۔ پھر خلافت ۱۹ سال تک ان کے پاس رہی۔ دمشق میں ۶۰ھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سوبیس (۱۲۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت بنوسلیم کی طرف ہے۔ جو عرب کا معروف قبیلہ ہے۔ مدینہ میں اقامت

اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے تیرہ (۱۳) روایات مروی کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں۔ نووی کہتے ہیں ابوداؤد اور نسائی نے ان سے روایات لی ہیں۔

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ: بن معاویہ بن قشیر بن کعب القشیری بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی اور وہیں وفات پائی۔ یہ صحابی ہیں' جن سے کئی روایات مروی ہیں۔ بہز بن حکیم کے یہ دادا ہیں۔ ان سے ابن حکیم نے روایت لی۔ ابوداؤد نے کہا بہز بن حکیم بن معاویہ کی احادیث صحیح ہیں۔

معرور بن سوید رحمتہ اللہ: اسدی ابوامیہ کوفی' ان کی کنیت ہے۔ ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر' ابن مسعود اور صحابہ کی جماعت رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ان سے واصل احدب' اعمش نے روایت لی اور ابو حاتم نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ انہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی۔

معن بن یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہم: ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ یہ خود اور ان کے والد اور دادا تمام صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا مقام تھا' فتح دمشق میں موجود تھے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی پھر مصر میں داخل ہوئے۔ پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں حاضر ہوئے اور واقعہ راہط میں ضحاک بن قیس کے ساتھ شریک ہوئے اور وہاں شہید ہوئے۔ اس وقت ۵۴ھ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بن عبداللہ مزنی: ابویعلی کنیت ہے۔ حدیبیہ سے قبل اسلام لائے۔ یہ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کندہ سے حاضر ہوئے جو شام میں ہے۔ ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چونتیس (۳۴) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بن ابی عامر ثقفی' ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ خندق کے زمانہ میں اسلام لائے۔ یمامہ' یرموک اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ بڑے عقل مند' ذہین و فطین' ادیب' سمجھدار گہری سوچ والے تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک سو چھتیس (۱۳۶) احادیث مروی ہیں۔

مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو کریمہ ہے۔ یہ کندہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شام کے مقام کندہ سے آئے تھے (کندہ درحقیقت قبیلے کا نام ہے) ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چار سو سینتالیس (۴۴۷) احادیث روایت کی ہیں۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن ثعلبہ بہرانی کندی' ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ یہ مقداد بن عمرو

ہیں۔نووی نے کہا یہ مقداد بن اسود ہیں کیونکہ وہ اسود بن عبد یغوث زہری کی گود میں زیر پرورش تھے۔اس نے ان کو متبنیٰ بنا لیا۔وہ سابقین فی الاسلام میں سے تھے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور تمام لڑائیوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔وفات ۳۳ھ میں ہوئی۔بیالیس (۴۲) احادیث رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

میمون بن ابی حارث رحمۃ اللہ: ربعی ان کی کنیت ابونصر کوفی ہے۔حافظ ابن حجر نے تقریب میں ان کو صدوق کہا اور کہا یہ بہت ارسال کرنے والے تھے۔طبقہ ثالثہ کے تابعی ہیں۔۸۳ھ میں واقعہ جماجم میں وفات پائی۔

میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: بن حزن بن بجیر بن ہرام بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال عامریہ ہلالیہ' یہ ام المومنین ہیں۔ان سے ابن عباس' یزید بن الاصم اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی۔زہری نے کہا کہ انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہبہ پیش کیا۔۵۱ھ میں وفات پائی۔چھیالیس (۴۶) احادیث ان سے مروی ہیں۔

(النون)

نافع غدوی رحمۃ اللہ علیہ: ابوعبداللہ مدنی' عظیم الشان تابعین سے ہیں۔اپنے مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما' ابی لبابہ' ابوہریرہ' عائشہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بھی بہت سے اصحاب سے روایت کی ہے۔بخاری نے کہا ان کی سند سب سے زیادہ صحیح ہے۔مالک عن نافع عن ابن عمر ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور عمر اور ایوب اور ابن جریج و مالک وغیرہم نے روایت لی ہے۔وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ: بن مطعم' یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔شریف اور فتویٰ دینے والے ہیں۔اصحاب کتب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔

نزال بن سبرہ رحمۃ اللہ عامری: ہلالی' یہ جلیل القدر تابعین سے ہیں۔بعض نے کہا یہ صحابی ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر' عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے اور ان سے شعبی اور ضحاک نے روایت لی ہے۔عجلی نے کہا کہ یہ ثقہ ہیں۔

نسیبہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام نسیبہ تصغیر کے ساتھ ہے۔بعض نے فعلیہ کا وزن مانا ہے۔یہ مدینہ کی رہنے والی ہیں پھر بصرہ میں اقامت اختیار کی۔یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (میتات) میت عورتوں کو غسل دیتی تھیں۔ام عمارہ اور ان کا نسب ایک ہے۔ام عطیہ لقب معروف ہے۔چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوبرزہ ہے۔یہ اپنی کنیت میں منفرد ہیں۔صحابہ میں اور کسی کی یہ کنیت نہیں تھی۔شروع میں اسلام لائے۔رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح مکہ میں شرکت کی۔بصرہ میں اقامت اختیار کی ان کے

بیٹے وہیں تھے۔ پھر غزوہ خراسان میں شمولیت اختیار کی۔ بعض نے کہا یہ بصرہ واپس لوٹ آئے۔ ۶۰ھ میں وہیں وفات پائی۔ چھیالیس (۴۶) روایات رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی ہیں۔ ان کے والد اور والدہ بھی صحابہ ہیں۔ شام کے مقام نعمان میں رہائش اختیار کی۔ کوفہ کی امارت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر ہوئے۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو حمص میں منتقل کر دیا۔ ۶۴ھ میں وہیں شہید ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو چودہ (۱۱۴) روایات ان سے مروی ہیں۔

نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ: بن عائذ مزنی' ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بعض نے کہا ابو حکیم ہے۔ یہ معروف صحابی ہیں۔ ۲۱ھ میں نہاوند کے مقام پر شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔

نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ: یہ اہل طائف میں سے ہیں اور صحابیٔ رسول ہیں۔ ان کو ابو بکرہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے طائف کے قلعہ سے ایک جوان اونٹ نبی اکرم ﷺ کی طرف لٹکایا۔ یہ یوم جمل وصفین میں الگ تھلگ رہے۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بتیس (۱۳۲) روایات ان سے منقول ہیں۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ: بن خالد بن عمرو عامری کسلابی' یہ صحابی ہیں۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ نواس رضی اللہ عنہ نے سترہ (۱۷) روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

(الہاء)

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد قرشی اسدی' یہ صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں معروف تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسی بات پہنچتی جو حکیم کو ناپسند ہوتی تو وہ فرماتے جب تک میں اور حکیم باقی ہیں یہ کام نہ ہوگا۔ ۱۵ھ کے بعد وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں منفرد ہے۔

ہند بن امیہ رضی اللہ عنہا: قرشیہ مخزومیہ' ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ یہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ ۴ھ میں ان سے شادی ہوئی۔ یہ عورتوں میں اخلاق و عقل کے اعتبار سے کامل تھیں۔ ۶۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کئی کتابوں میں تین سو اٹھتر (۳۷۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

ہمام بن حارث رحمۃ اللہ: بن قیس بن عمرو نخعی کوفی' یہ عابد اور ثقہ عالم ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۶۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت لی ہے۔

(الواؤ)

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوہنیدہ ہے یہ حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں سے ہیں۔ ان کے والد وہاں کے بادشاہوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کو مرحبا کہی اور اپنی چادر مبارک ان کے لئے بچھادی اور اپنے ساتھ بٹھایا اور دعا فرمائی: اللھم بارک فی وائل وولدہ ''اے اللہ وائل اور اس کی اولاد میں برکت عنایت فرما'' حضرموت کے سرداروں پر آپؐ نے ان کو نگران مقرر فرمایا اور ان کو قطعہ زمین عنایت فرمایا۔ یہ فتوحات میں حاضر ہوتے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ ۵۰ھ میں وہاں وفات پائی۔ اکہتر (۷۱) احادیث ان سے مروی ہیں۔

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ: بن مالک بن عبید اسدی' یہ صحابی ہیں۔ ۹ھ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بہت زیادہ رونے والے تھے ان کے آنسو رکتے نہ تھے۔ رقہ میں رہائش اختیار کی اور وہاں وفات پائی۔ گیارہ (۱۱) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابواسقع ہے۔ یہ کنانی لیثی ہیں۔ یہ اس وقت اسلام لائے جب آپؐ تبوک کے لئے پابہ رکاب تھے۔ یہ آپؐ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شامل ہوئے۔ پھر فتح دمشق وحمص میں شامل تھے۔ یہ مدینہ کے اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ ۸۶ھ میں دمشق کے مقام پر وفات ہوئی۔ ان سے ایک سو چھپن (۱۵۶) احادیث مروی ہیں۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: یہ حبشی ہیں' کنیت ابودسمہ ہے۔ بنی نوفل کے مولی ہیں۔ یہ مکہ کے سیاہ فام لوگوں میں سے تھے۔ یہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں۔ اہل طائف کے وفد کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قتل مسیلمہ کذاب میں بھی شریک تھے۔ یرموک میں موجود رہے۔ پھر حمص میں سکونت اختیار کی۔ ۲۵ھ میں وہاں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۴۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوجحیفہ ہے۔ یہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے تھے۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیت المال کا نگران بنایا یہ علی رضی اللہ عنہ کے بڑے ساتھیوں میں سے تھے۔ ۷۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۴۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وارد کاتب مغیرہ رحمۃ اللہ: مغیرہ بن شعبہ کے مولی اور کاتب ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت مغیرہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے قاسم بن مغیرہ اور رجاء بن حیوۃ سے روایت لی ہے۔ ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔

(الیاء)

یزید بن شریک بن طارق رحمۃ اللہ: تیمی کوفی ہیں۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ یہ عبدالملک کی خلافت میں فوت ہوئے۔ تمام نے ان سے روایات لی ہیں۔

یزید بن حیان رحمۃ اللہ: تیمی کوفی' حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ ثقہ ہیں۔ چوتھے طبقہ کے تابعین سے ہیں۔ تابعین میں ان کا درجہ درمیانہ ہے۔ ان سے مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے روایت لی ہے۔

یعیش بن طخفہ رحمۃ اللہ علیہ: غفاری' ان کی نسبت بنوغفار کی طرف ہے۔ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ تابعی ہیں۔ اپنے والد طخفہ سے انہوں نے پیٹ کے بل سونے کی ممانعت والی روایت نقل کی ہے۔

کنیت کے لحاظ سے جو تراجم ذکر کیے گئے وہ مندرجہ بالا ناموں کے تحت درج ہو چکے ہیں۔

فیمن عرف بابن فلان

ابنِ شماسہ: ان کا نام عبدالرحمٰن بن شماسہ ہے۔ ترجمہ حرف ع میں دیکھیں۔

ابن الحنظلیہ: ان کا نام سہل بن عمرو ہے۔ ان کے حالات س میں دیکھیں۔

ابنِ عمر: ان کا نام عبداللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں۔ حالات حرف ع میں ملاحظہ ہوں۔

ابنِ مسعود: نام عبداللہ ہے' حالات حرف عین میں ملاحظہ ہوں۔

تراجم المخرجین

احمد بن حسین بن علی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوبکر بیہقی ہے۔ یہ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ یہ حردوجرد میں پیدا ہوئے۔ نیشاپور کے شہر بیہق کی ایک بستی ہے۔ سن ولادت ۴۵۸ھ ہے۔ پھر جشمانہ جو ان کا شہر تھا وہاں منتقل ہوئے۔ ان کی تصانیف میں السنن الکبری اور دلائل النبوۃ اور الجامع المصنف فی شعب الایمان۔

احمد بن محمد بن احمد بن طالب ابوبکر المعروف بالبرقانی: یہ وائلی عالم ہیں۔ یہ مسلک حنبلی کے عالم تھے۔ یہ مرو کے رہنے والے ہیں۔ بغداد میں پیدا ہوئے اور طلب علم میں پرورش پائی۔ علم کے لئے بڑے سفر کئے۔ ۲۸ ماہ تک معتصم نے ان کو اپنے ساتھ رکھا کیونکہ یہ خلق قرآن کے قائل نہ تھے۔ انہوں نے حدیث میں مسند تصنیف کی جو تیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

احمد بن محمد بن احمد بن غالب ابوبکر المعروف بالبرقانی: یہ خوارزمی عالم حدیث ہیں۔ بغداد کو وطن بنایا اور وہاں ۴۲۵ھ میں وفات پائی۔ ان کی بھی ایک مسند ہے۔ اس میں وہ احادیث بھی ہیں جو بخاری و مسلم میں ہیں۔ نیز انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور ایوب اور دیگر ائمہ احادیث کی روایات جمع کی ہیں۔ وفات تک تصنیف میں مشغول رہے۔

احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزاز ابوبکر: اہل بصرہ میں سے حافظ الحدیث ہیں۔ رملہ میں ۲۹۲ھ میں وفات پائی۔ ان کی دو مسندیں ہیں۔ ایک کا نام البرالزاکر اور دوسرے کا نام البحر الصغیر ہے۔

حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی ابوسلیمان الخطابی: یہ بڑے فقیہہ محدث ہیں۔ یہ اہل بست سے ہیں جو کابل کے علاقہ میں ہے۔ یہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ ان کی کتاب معالم السنن ہے جو سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ وفات ۳۸۸ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی بجستانی ابوداؤد: اپنے زمانہ کے امام المحدثین ہیں۔ یہ بجستان کے رہنے والے ہیں۔ وفات ۲۷۵ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ ان کی کتاب ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ہے۔ اس میں ۴۸۰۰ احادیث ذکر کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر حمیدی اسدی' ابوبکر المعروف حمیدی: حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے ہیں۔ وہاں سے امام شافعی کے ساتھ مصر کی طرف سفر کیا اور وفات تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر مکہ میں واپس آئے اور فتویٰ دینے لگے۔ یہ امام بخاری کے شیخ ہیں۔ بخاری نے ان سے پچھتر (۷۵) روایات لی ہیں۔ مسلم نے ان کا تذکرہ اپنے مقدمہ میں کیا ہے۔ ۲۱۹ھ مکہ میں وفات ہوئی۔ ان کی مسند الحمیدی کے نام سے معروف ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام تمیمی دارمی: یہ سمرقندی ہیں اور ابومحمد کنیت ہے۔ یہ حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ عاقل' فاضل مفسر اور فقیہہ ہیں۔ انہوں نے سمرقند میں علم حدیث و آثار کو نمایاں کیا۔ ان کی تصانیف میں السنن الدارمی ہے۔

علی بن عمر بن احمد بن مہدی' ابوالحسن دارقطنی شافعی: یہ اپنے وقت کے امام حدیث ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے قراءت پر تصنیف کی اور اس کے ابواب بنائے۔ بغداد کے محلہ دارقطن میں ان کی پیدائش ہوئی۔ وفات ۳۸۵ھ میں پائی تصانیف میں سنن دارقطنی ہے۔

مالک بن انس بن مالک اصبحی حمید امام مالک: ابوعبداللہ کنیت' امام دارالہجرت ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ مالکیہ کی نسبت ان کی طرف ہے۔ ولادت و وفات مدینہ میں ہوئی۔ دین میں مضبوط اور امراء سے دور رہنے والے تھے۔ منصور نے ان سے سوال کیا کہ وہ ایک کتاب لکھ دیں جو لوگوں کو عمل پر آمادہ کرے۔ انہوں نے الموطا تصنیف فرمائی۔

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم مغیرہ بخاری: ابوعبداللہ کنیت ہے۔ یہ اسلام کے عالم ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ بخارا میں پیدا ہوئے۔ طلب حدیث میں طول طویل اسفار کیے۔ خراسان' عراق' مصر' شام گئے۔ ایک ہزار مشائخ سے چھ لاکھ احادیث سنی اور ان سے صحیح بخاری کا انتخاب کیا اور جس روایت کو پختہ پایا۔ ان کی کتاب حدیث کی سب سے زیادہ قابل اعتماد کتاب ہے۔ بخاری نے خرتنگ جو سمرقند کی بستی ہے' ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔

محمد بن عیسیٰ بن سورہ اسلمی بوعی ترمذی: ابوعیسیٰ کنیت' حدیث میں جامع کتاب کے مصنف ہیں۔ علماء وحفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ ترمذ کے رہنے والے ہیں جونہر جیجوں پر واقع ہے۔ بخاری کے شاگرد ہیں۔ حفظ میں ضرب المثل تھے۔ ترمذ میں ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

محمد بن یزید ربعی قزوینی ابوعبداللہ ابن ماجہ: علم حدیث کے ایک امام ہیں۔ اہل قزوین میں سے ہیں۔ انہوں نے بصرہ' بغداد' شام' مصر اور حجاز اور رے کا سفر کیا تا کہ حدیث حاصل کریں۔ اپنی کتاب سنن ابن ماجہ تصنیف کی۔ یہ صحاح ستہ میں سے ہے۔

مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری ابوحسین امام مسلم: ابوحسین کنیت ہے یہ حافظ الحدیث ہیں۔ ائمہ محدثین سے ہیں۔ نیشاپور میں پیدا ہوئے اور حجاز' مصر' شام' عراق کے سفر کئے۔ نیشاپور کے مضافات میں ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی مشہور کتاب صحیح مسلم ہے۔ اس میں بارہ ہزار احادیث کو جمع کیا۔ حدیث میں جن کتابوں پر دارومدار ہے یہ ان میں سے ایک ہے۔ امام نووی اور دیگر بہت سے علماء نے اس کی شروح لکھی ہیں۔

یحیٰ بن بکیر بن عبدالرحمٰن تمیمی خنظلی ابوزکریا حاکم نیشاپوری: حدیث کے امام ہیں۔ پرہیزگار ثقہ ہیں۔ اپنے زمانہ کے عظیم علماء میں سے تھے۔ بڑے عبادت گزار پختہ یقین والے تھے۔ وفات ۲۲۶ھ میں ہوئی۔

الحمدللہ اولا و اخراً

تمت التراجم لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تابعیھم رحمھم اللہ علیھم

اللھم احشرنا فی زمرتھم یوم القیامۃ لیلۃ الجمعہ ۲۷ من شھر ذی الحجۃ ۱۴۲۱ھ آمین